فہرس البصائر العشرۃ الجلیّہ ؛ لناظر الجزء الاوّل من العقائد الخیوریّہ

اور یہ جزو مُسمّٰی ہی بدرج الدرر البہیّہ ؛ فی ایمان الاباء والاُمّہات المصطفویّہ

بصیرتِ اولی مین نام اون کتابونکا آشکارہی ؛ جو ماخذ جلدِ اوّلِ عقائد خیوریّہ بلا انکار ہے ؛ اور یہی جلد دُرج الدرر البہیّہ پُرانوار ہی ؛ ۳

بصیرتِ ثانیہ اون بعض فوائد سدائد مین مسطور ہے ؛ کہ جنسے ماہر ہونا منصفین کو قبل مطالعۂ کتاب ہذا ضرور ہے ؛ ۶

بصیرتِ ثالثہ اس بیان مین نگار ہے ؛ کہ یہہ کتاب نافع محبین اولی الابصار ہے ؛ نہ ہادیئے منکرین پُر اشرار ہے ؛ ۸

بصیرتِ رابعہ مین اسماء اون ائمۂ اہل سُنّہ کے مذکور ہین ؛ جو معتقدان طہارتِ نسبِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بلا فتور ہین ۹

بصیرتِ خامسہ مین چند شبہات ضروریات نگار ہین ؛ اور اس ضرورت سے حضراتِ منصفین لاریب ماہرین بلا انکار ہین ؛ ۱۲

بصیرتِ سادسہ مین بیان تصدیق حضرت ابوطالب عمِ شفیع الانام ہے ؛ اور ردّ شبہاتِ منکرانِ سیّد الکائنات با اہتمام ہی ؛ ۱۳

۱

بعض عبارات حضرت شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز کہ اون سے بعض فوائد آشکار ہین دلائل استمداد مین وہ درکار ہین ۷۴

بیان حلت جانور منذور بنام اولیاء ایزد منان از تحریر مولوی اسماعیل صاحب تقویۃ الایمان و تصرف مقربان ذو الجلال و لزوم محبت مرشد بالاستقلال ۷۸

ذکر چند فوائد از عبارات مولوی اسمعیل صاحب تقویۃ الایمان اور عبارات اوسکے بزرگون سے بتصریح التبیان ۸۶

فائدہ پہلا بیچ رد اس عقیدہ وہابیہ کی آشکار ہے کہ محض اعمال پر ایمان و کفر کا مدار ہے تصدیق و اقرار کا اوسمین نہین اعتبار ہے ۸۶

جسطور کلمہ طیبہ سے مذہب مشرکین مردود ہے اوسیطور مذہب فرقہ وہابیہ خارجیہ ہندیہ بھی کلمہ طیبہ سے نابود ہے۔ ۸۹

فائدہ دوسرا اس بیان مین آشکار ہے کہ طلب حاجات اولیاء اللہ سے جائز بلا انکار ہے اور یہ جواز صراط المستقیم اور عزیزیہ مین نگاہ ہے ۹۴

فائدہ تیسرا استمداد بالاستقلال و غیر استقلال مین مسطور ہے اور فائدے چوتھے مین خوبی فاتحہ مرسومہ اور نذر بزرگان بھی مذکور ہے ۹۵

فائدہ پانچوان اس بیان مین کہ اولیاء اللہ کے لیئے نذر جانور جائز لاکلام ہے تشبیہ بنام اولیاء اللہ سے نہ ہرگز وہ حرام ہے نہ لفظ نذر سے حرمت کا اوسمین کچھ مرام ہے ۹۶

بصیرتِ سابعہ اس بیان مین معہود ہی کہ طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کتبِ متداولۂ ہند مین بھی موجود ہے پس انکار منکر بہر طور مردود ہے ١١٦

بصیرتِ ثامنہ اسمین کہ مسئلۂ وحدۃ الوجود اور مثل اسکے جو اس کتاب مین نگارش ہوا تو اوسپر اعتراض کرنا منکرین کو ہرگز نہین سزاوار ہے ١١٩

بصیرتِ تاسعہ مین وہ شرائط مسطور ہین جو منکرین پر پیش از تحریر اعتراض ملزوم الفہم بامعان نظر ضرور ہین ١٢٨

بصیرتِ عاشرہ مین اسطور ردِّ منکرانِ پر اشرار ہی کہ محبتِ سیدِ مختار و آلِ اطہار کو نسبتِ رفض کرنا نہین سزاوار ہے ١٥١

فہرستِ بصائرِ مسطورہ در بیانِ بعض فوائدِ مبرورہ

بیانِ محبت و مودّت حضرت ابوطالب عمّ شفیع الانام در بارہ جناب حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام ٢٤

ردِّ چند شبہاتِ منکران پر اشرار در بارۂ حضرتِ ابوطالب عمّ حبیبِ پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار ٤٢

کثرتِ عذاب بعض جا موجب شرافت ہے عند اولی الابصار نہ ہر جا سبب رذالت ہی نزد پروردگار ٥٧

اصلِ اصولِ فرقۂ وہابیۂ پر شرور یہ ہے کہ خارج کرنا مومنین کو ایمان سے حتی المقدور الزام شرک سے در ہمہ امور ٦٢

دعائے حصولِ سداد؛ برائے منکرانِ محبتِ حبیبِ ربّ العباد؛ علیہ الصّلوٰۃ الی یوم التناد؛ ۱۶۷

چند اشعار لطافت شعار؛ در فضیلتِ صلوٰۃ بر سیّد مختار؛ صلے اللّٰہ وسلّم علیہ و آلہ ذوی الافتخار؛ ۱۶۶

معذرتِ مؤلّفِ مسکین اناؔ فہ اللّٰہ رحیق المحبّین بحضرتِ علمائے منصفین ۱۷۰

بعد تحمیدِ ایزدِ غفّار؛ و درود و ثنا معدودِ سیّدِ مختار؛ و منقبتِ حضراتِ آلِ اطہار؛ خاطرِ عاطرِ ناظرِ اِس کتاب دُرج الدّرر البہیۃ؛ فی ایمان الاباء والامّہات المصطفویۃ؛ وہذا ہوالجزء الاوّل مِن العقائد الخیوریۃ؛ لاہل السّنۃ والجماعۃ المرضیۃ پر آشکار ہو؛ یہ مضمونِ صدق مشحون صفحۂ قلبِ محبّین منصفین پر نگار ہو؛ کہ بعض مقام اس کتاب مین بعد طبع نزدِ معانِ نظر نہایت موجز و پر اختصار مفہوم ہوا؛ کہ افہامِ عوام مین ادراک اوسکا بے غایت دشوار معلوم ہوا؛ تو اُس مقام کو ضیقِ اختصار سے رہائی دیا؛ موافق ہر ایک مقام کے قدری تفصیل مزید کیا؛ لہٰذا شمارِ اعدادِ صفحات مین فرق نمودار ہوا؛ حتّاکہ بعض جائے اعدادِ اوراق مین تکرار رہوا؛ اور لفظِ مزید مع اعدادِ زائدہ تحریر کرنا سزاوار ہوا؛ پس فہرست مین جس جائے لفظِ مزید مع عدد مسطور ہے؛ تو کتاب مین بھی وہی عدد مع لفظِ مزید دیکھنا ضرور ہے؛

واللّٰہ المستعان وعلیہ التکلان؛

فائدہ چھٹا یہ کہ مقربانِ الٰہی کے اقوال اور اونکے انفاس و مکان و افعال اور اونکے ہم صحبت و زائرین مظاہر خیر و برکت ہین بالیقین ۱۱۱

فائدہ ساتوان اِس بیان مین کہ صراطِ مستقیم طریقِ انبیا و اولیائے کرام ہے اور آغاز باقی فوائد بھی اسی صفحہ سے لاکلام ہے ۱۱۴

بیانِ لغزش بعض حضراتِ علمائے کبار در طہارتِ نسب جناب سید مختار بسببِ عدم ادراک معانیئے لفظِ اب عند اولی الابصار ۱۳۸

بیانِ ہفت براہین قاطعہ بروشن ترین مضامین ساطعہ اس مدعا پر کہ آزر عم خلیل ہے نہ انکا پدر حقیقی نزد نبیل ہے ۱۴۱

بیانِ اعتراض بعض ملحدانِ لئام بر قرآن شریف در نسبِ خلیل علیہ السلام اور چند جوابِ علما کہ موجب مغالطہ ہین نزد فہام ۱۴۶

احادیث مین جو مضمونِ طہارتِ نسبِ رسول مقبول ہے تو لاریب وہ حدِ تواتر پر موصول ہے اور اس طہارت سے مراد ایمان بر صوبول ہے ۱۴۹

قصیدہ سدیدہ در مدحِ خلفائے راشدین وحضرات حسنین قرۃ اعین سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ۱۵۶

قصیدہ رشیدہ در طہارتِ نسبِ جنابِ شفیع الانام علیہ وعلی آبائہ صلوات اللہ الملک العلام ۱۵۹

وصل پانچوان حضرتِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ایمان مین ÷ اور اصحاب فیل اور ابرہ ذلیل کے شمہ بیان مین ÷ ۱۶۸

وصل چھٹا در ردِ بعض شبہاتِ اہلِ شین وبیانِ ایمانِ والدین سید الثقلین ÷ صلے اللہ وسلم علیہ رغماً للمنافقین ÷ ۱۹۷ مزید

وصل ساتوان اس بیان مین کہ بول وخونِ سید الانام ÷ جسکے شکم مین گیا اوسپر نارِ جہنم حرام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ÷ ۲۱۹

وصل آٹھوان اسمین کہ نام نامی عبد اللہ اور آمنہ زنہار ÷ کسی کافر وکافرہ کا روئے زمین پر نہین ہوا در میانِ کفار ÷ ۲۲۴

وصل ناوان اسمین کہ والدہ ماجدہ سید الانام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام نزدِ ائمہ اتقہ لاریب مومنہ ہین علے الدوام ۲۵۰

وصل دسوان در ردِ شبہاتِ بقیہ منکران سید الانام ÷ دلائلِ نقلیہ وعقلیہ سے جو ثابت ہین نزدِ ائمۂ اعلام ÷ ۱۷۱

وصل گیارھوان اسمین کہ اگر نہ آوے نزدِ بندگان کوئی رسول ÷ اور یہ اپنے خالق سے ناہر نہون دائم رہین جہول تو وہ معذب نہین ای فحول ۳۹۹

وصل بارھوان اسمین کہ اہل فترت کے مشرکین اس اعتقاد پر سداد پر تھے بالیقین کہ ہم سب مخلوقِ خدا ہین اور آسمان وزمین ÷ ۳۲۹

فہرستِ دُرج الدّرر البہیّہ ؛ فی ایمانِ الآباء والامّہات المصطفویّہ اور یہی ہے جلدِ اوّل عقائدِ خیوریّہ

حمد حضرتِ احدیّت کبریا ؛ بر نعمتِ ذاتِ نبی الانبیاء ؛ ورنعت وعظمتِ سلطان الاولیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والثناء ؛ ۲

شمۂ نعوتِ حمیدہ واوصافِ پسندیدہ سیّد الکائنات علیہ اطیب الصلوات وازکی التحیّات وعلےٰ آلہٖ ذوی الخیر والبرکات ۱۳

بابِ اوّل اوسمین باران وصل ہین مستبین ؛ وصل پہلا اِس آیت کے معنے مین کہ حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْن ۶۳

وصل دوسرا بعض احادیث مین کہ جنسے یہ ثابت ہے بالیقین کہ جملہ آباؤ امّہاتِ رسول مقبول لاریب ہین مومنین ؛ ۸۶

وصل تیسرا اون آیاتِ منصوصہ مین کہ جنسے ثابت ہے بالیقین کہ ہمہ آباؤ امّہاتِ رسول کریم لاریب ہین مومنین ؛ ۱۰۸

وصل چوتھا دربیانِ نسب نامۂ رسول کریم ؛ اور یہ نسب نامہ متحقق ہے بشہادت اربابِ قلب سلیم ؛ علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم ؛ ۱۴۳

حدیث قدسی لولا محمدؐ لما خلقت آدم ولا الجنۃ
ولا النار ؛ ولولاک لما خلقت
الدنیا یا حبیبے المختار ؛
علیہ صلوٰۃ
الغفار ؛
۵۲

پنج انبیا کو برادرِ امت ٹھہرایا جناب پروردگار
اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کو جانِ امت
فرمایا بصد عزو
وقار ؛
۵۷

مناقب حضراتِ خلفائے راشدین
و دیگر مرضیۂ آل طٰہٰ و یٰسین
صلوات اللہ و سلامہ
علیہ و علیہم
اجمعین ؛
۶۱

منقبتِ اولیائے امتِ مرحومۂ خیر الانام
کہ انبیا سے زیادہ ہے اونکے
لیئے انعام بطفیل رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ
والسلام
۷۶

تعظیم حکام ظاہر و باطن رعایا پر علی الدوام
لازم و الزم ہے مثل تعظیم ایزد علام ؛
یہ جائیکہ اون سے
سرکشی کریں صبح
و شام ؛
۸۸

طلب مغفرت بسبقتِ رحمتِ کردگار ؛
و بوسیلۂ جمیلۂ شفاعتِ سید
مختار ؛ صلی اللہ
وسلم علیہ و آلہ
الاطہار ؛
۹۴

استدعائے اجرائے فیوض اساتذہ و
مشائخ مولفِ مسکین ؛ و خواہش
اعزاز شاگردان و مریدین
از جناب رب
العالمین ؛
۹۵

تعوذ بجناب ارحم الراحمین از شر حسد
حاسدین کہ لاریب یہ وتیرہ ابلیس
ہے بالیقین یہی اول
گناہ در آسمان
و زمین ؛
۹۷

فہرست درج الدرر البہیہ ؛ دربیان بعض فوائد ضروریہ

بیان جواز اطلاقِ لفظ ربّی بر غیر خدا ؛ بدلیل نص قرآنی و حدیثِ شفیع الورا و بہ اتفق علیہ ائمۃ الائمہ ؛ من المفسرین و سائر اہل السنۃ ۱۳

تتمہ معنائے ماقال اللہ ذوالجلال ؛ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال ؛ بطور ملخص از کتب اہل کمال ؛ ۲۵

اندک معنائے خلافتِ سیدنا آدم علیہ السلام و تتمہ بیان وحدۃ الوجود تلخیص کلام ؛ و تمثیلِ عالم کبریٰ و صغریٰ بقلب و مع بیت الحرام ؛ ۲۷

جواب اس اعتراض کا کہ اصل ہمہ را ؛ نور نبی ہے علیہ الصلوۃ والثنا ؛ اور سگ و خوک ناپاک اور حرام ؛ اور نور نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام ؛ ۳۴

تتمہ معنائے حدیثِ نفیس سید الانام ؛ اخی یوسف اصبح وانا املح منہ علیہما السلام ؛ و بیان اتحاد السرین ؛ و رفع الاین من البین ؛ ۳۶

ظاہر مین مخلوق تقید ساجد علیہ الصلوۃ والسلام باطن مین مطلق مسجود حق عند الفہام ؛ باطن مین نور قدیم سے ہے ظاہر مین صاحب خلق عظیم ہے ؛ ۴۳

اول و آخر ہر چیز نمک چشی کرنا موجب شفا ہے تین سو ساٹھ بیماری کی لاریب یہ دوا ہے ؛ از انجملہ برص و جذام ہیضہ درد گلو و شکم لاکلام ہے ۴۷

اشارہ بسوئے ماقال الملک الالہ ؛ ان الذ[ین] یبایعونک انما یبایعون اللہ او[ر] موافق ہیں کے یہ حدیث صدق من رانی فقد رای الحق ۵۱

حضرت عبد المطلب آلِ خدا ہین بالیقین ؛ فلا ریب فی ایمانہ عند المنصفین رضی اللہ عنہم اجمعین ؛ ۱۹۴

ردِّ شبہ منکرانِ طہارتِ نسب شفیع المذنبین کہ مذکور ہے فقہ اکبر مین عدم ایمان والدین سید المرسلین ؐ ۱۹۸

کُل چار شخصکو زندہ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور وہ یہ ہین عازر و ابن عجوزہ و عاشہ و سام بن نوح علیہما السلام ۲۰۰

بیان تجلیئ ذاتِ سید الکائنات ؛ کہ وہ معلق غیر مقید ہے بالبینات اوسکے ظہور کا مقام ؛ دار بقا ہے نہ دار فنا و آلام ؛ ۲۰۳

ردِّ شبہ منکرانِ طہارتِ نسب شفیع الانام ؛ کہ بعدِ مرگ زندہ ہونے سے کیونکر نفع بخشے ایمان و اسلام ؛ کہ ایمانِ باس و یاس غیر مقبول ہے عند الاعلام ؛ ۲۱۰

حق تعالیٰ کو منظور نہ ہوا یہ امر زینہار ؛ کہ وجود و ثوب نبی پر بیٹھے مگس نجاست خوار تو کیونکر اصلاب و ارحام مشرکین مین ہو وہ نور انوار ۲۳۲

چند آیاتِ قرآنیہ اصل اصول ؛ کہ دلیل صریح ہین نزد علمائے فحول ؛ عدم عذاب اوس شخص پر کہ نہ پہنچے اوسکو دعوتِ رسول ؐ ؛ ۱۴۰

بیانِ اہلِ جنانِ قس بن ساعدہ و زید بن عمرو بن نفیل والد سعید بن زید احد العشرۃ المبشرۃ بالجنان علیہم رضوان اللہ المنّان ؛ ۲۴۲

بیانِ سبب تالیف اس رسالے کا بطور اختصار اور شور وزور کلِ وکور بہ ذکرِ طہارتِ نسب جناب سید مختار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار ؛ صفحہ ۱

معنائے وتوکل علی العزیز الحکیم الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین انہ ہو السمیع العلیم ؛ الآیۃ - ۶۶

بیان آزر کہ وہ عم سید نا خلیل آشکار ہے اور یہ امر اخبار صحیحہ اور آثار ملیحہ سے ازبسکہ ثابت بلا انکار ہے ؛ ؛ ؛ ؛ مزید ۸۸

زمین گاہے خالی نہ تھی بعد نوح علیہ السلام ؛ سات یا زیادہ مسلمانون سے علی الدوام اور یہ امر احادیث سے ثابت ہے بلا کلام ۱۰۴

وجہ تقدیم لا الہ الا اللہ بر قول محمد رسول اللہ کیونکہ آیۃ وابتغوا الیہ الوسیلہ مقتضیئے تاخیر ہے بالصراحۃ الجمیلہ ۱۲۲

بیانِ خوابِ حضرتِ عبد المطلب قدس اللہ سرہ المبین ؛ کہ اونکی پشت سے ظاہر ہونگے جناب سید المرسلین صلعم ۱۷۲

جواب اعتراض منکر کہ جناب سید مختار ؛ بیانِ نسب مین معد بن عدنان سے تجاوز نکرتے زینہار ؛ ۱۶۱

قصہ اصحاب فیل ایک دلیل جمیل ہے آشکار حضرت عبد المطلب کے اعتقاد توحید پر عند اولی الابصار ؛ ۱۸۴

ردِّ اعتراضِ منکرانِ رسول کریم ÷ کہ شانِ نزول ولا تسئل عن اصحاب الجحیم جو درحقِ اُمِّ النبی مذکور ہے تو کیونکر نہ مانے ہم اوسکو کیا وہ زور ہے
۳۲۵

بیانِ احاطۂ علم جناب رسول کریم ÷ اور شاہد ہونا اونکا بنصِّ کلام قدیم علیہ اطیب الصلوات وازکی التسلیم ÷
÷ ÷ ÷
۳۲۸

شمہ تفسیر کلامِ قدیم ÷ ولا تُسئل عن اصحاب الجحیم ÷ کہ اوس سے مردود و مطرود ہین جملہ وساوس لعین رجیم ÷ -
۳۳۷

جواب اس ادّعا کا کہ آیت وما کان للنبی والذین نازل ہوئی ہے درحق اُمّ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین ÷
۳۴۲

بیانِ اختلافِ حضراتِ علمائے کرام ÷ در اقرارِ حضرتِ ابو طالب عمِّ شفیع الانام ÷ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ÷
۳۴۶

بیانِ تصدیقِ حضرتِ ابو طالب عمّ سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین
۳۴۷
مزید

نارِ عشقِ دلِ عاشقانِ صادقین ساتسو مرتبہ حرارت مین زیادہ ہے بالیقین نار جہنم سے جوافروختۂ جہان آفرین ÷
۳۴۷

شمہ حقیقت ایمان ÷ کہ وہ دراصل تصدیق جنان اور اقرار لسانی اس کا ترجمان پس ترکِ اقرار باوجود اقتدار ÷ مثل ترک نماز ہے آشکار ÷
۳۵۱

شمه از معنائے ما قال الله الصمد: لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد: و بیان فضل انسان بر کعبه بیت الرّحمان: ۲۵۱

بیان انشائے چند ابیات حضرت آمنه اُم رسول کریم: علیه اطیب الصلوة والتسلیم وقت انتقال ازین دار فانی قلب سلیم: ۲۵۶

بیان گریه و مرثیه جنیان: بر وفات اُم حبیب الرحمان: عَلَیه وعلیها اطیبُ الصلوات وازکی التحیة من رب البریات: ۲۵۸

جواب پُر اسرار از سرہائے بسیار: در عدم اذن پروردگار: حبیب خود را در دعائے استغفار: برائے حضرت آمنه ایمان شعار راضی ہوا اُنسے کردگار ۲۷۵

جواب حدیث ان رجلا قال یا رسول الله این ابی قال فی النار فلما قفا دعاه فقال ان ابی واباک فی النار وفی الحدیث ان امی مع امکما ۲۸۹

تشبث بآیاتِ قرآن: بطور تمثیل در پند حضرت لقمان اَنعم پسر خود را که بود از نو مسلمانان که حق والدین بیان نفرمودند دران: ۲۹۱

بیان وفور شفقتِ جناب شفیع الانام: بر گنهگارانِ اُمتِ خویش بصد اهتمام علیه اطیب الصلوات وازکی السلام: ۲۹۸

جواب اعتراض مُریدانِ رجیم: که نازل ہوئی یه آیت بحق ام رسول کریم علیه الصلوة والتسلیم که ولا تسئل عن اَصحابِ الجحیم: ۳۱۶

عمر شریف والد و والدۂ حضرت شفیع الانام اٹھارہ اور بیس ۲۰ برس کی تھی لاکلام ؛ لاریب وہ اشرف اقسام موحدین خدائے علام

۴۴۲

ردِّ اعتراض منکرانِ لئام کہ درمیان حضرت عیسٰی و سید الانام دین خلیل و عیسٰی تہا مدام تو کیونکر وہ زمان فترت ہوا نزد فہام ؛

۴۴۳

بیانِ عمرو بن لحی و ہو اول من غیّر دین الخلیل علیہ السلام و اظہر فی مکۃ المکرمۃ عبادۃ الاصنام فکان البیت بیت الصنم الف عام ؛-

۴۴۶

بیانِ امتحان روز قیامت درمیان اہل فترات اور دخولِ بعض مشرکین در جنّات ؛ اور مشرکین کو اخذ کرے نار درکات

۴۴۸

کلام ملّا علی القاری در حق والدین شفیع المذنبین خود اونکی تحریر و تحبیر سے مردود و مطرود ہے عند المنصفین

۴۵۱

عبارتِ فقہ اکبر جو مدسوسہ ہے درحق والدین ؛ تو الحاق اوسکا خود ظاہر و باہر ہے شرح فقہ اکبر سے ای نور عین ؛

۴۵۴

کلام ماہر فن لاریب مقبول ہے ؛ اور قول غیر ماہرِ فن معزول ہے ؛ اگرچہ یہہ از علمائے فحول ہے ؛ لہذا قضا مین قولِ ابویوسف بر قول امام مقدم و معمول ہے

۴۵۹

خاتمہ در بعض احوالِ پُرکمال حضرتِ والد خیر البریۃ علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیۃ از کرامات باہرہ و خارقِ عادات زاہرہ ؛

۴۶۰

چند ابیات قصیدۂ حضرتِ ابوطالب عم شفیع الانام کہ متضمن تصدیق انیق ہین بحبیب ملکِ علام ؛ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام ؛ ۳۵۳

عدم ثبوتِ کفر حضرتِ ابوطالب عم حبیب خدا از آیت انک لاتہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء وتطبیق انور باآیت دیگر ۳۵۸

ردِ اعتراض منکرانِ سید الانام ؛ کہ رضا اپنے حبیب کی نہین چاہتا ایزد علام اور اسمین تمسک فرقہ وہابیہ ایک فقرہ مواہب لدنیہ ۳۶۰

بیانِ فرق درمیانِ حبیب وکلیم ؛ علیہما افضل الصلوات و التسلیم ؛ بتسعہ وجہ حسب فرمودۂ حضرت ربِ قدم ؛ ۳۶۴

شانِ نزول آیتِ ماکان للنبی مین اختلاف ہے آشکار ؛ کہ کس کے حق مین نازل کیا اوسکو پروردگار اور شمہ تفصیل اسکی بصائر مین ہے نگار ؛ ۳۷۳

مختصر جواب ہمہ شبہات منکرانِ لئام ؛ در طہارت نسب وایمان اصول جناب شفیع الانام علیہ اجمل الصلوٰۃ والسلام ۳۸۵

بیان نسخ تعذیبِ اطفالِ مشرکین ؛ ونسخ تعذیبِ اہلِ فترت ای امین ؛ بنص کتاب الملک العزیز الحکیم المتین ؛ ۳۹۵

بیان تیرہ[۱۳] اقسام اہلِ فترات ؛ شش ازان اہلِ سعادات اور چار اہلِ شقاوت بالبینات اور سہ تحت مشیئۃ رب البریات ۴۱۷

قد جاءكم بصائر من ربكم

فمن أبصر فلنفسه ومن عمي فعليها وما أنا عليكم بحفيظ

البصائر العشرة الجليه

لناظري الجزء الأول

من العقائد الحيويه

اللهم احفظها من عين الحاسد الشرير كما حفظت الروح في الجسد انك على كل شيء قدير

مطبع فیضی حقیقی نسق طبع رسید

در زندی تو به تحقیق و توثیقی گرد

نفع دنیا باعثِ مضرت ہے عند اولی الابصار ؛ چنانچہ نعلین موسوی موجب مضرت ہوئی آشکار فاعتبروا یا ذوالافکار

٤٧٤

فائدہ جلیلہ ضمناً اس بیان مین ہے آشکار کہ موسیٰ علیہ السلام طالب آتش تھے بصد اختیار ؛ تو جلوہ الٰہی ہی ظاہر ہوا بصورت نار

٤٧٧

شنیدنِ موسیٰ علیہ السلام آواز از حضرت ملکِ علام و شناختنِ حضرت کلیم ؛ کہ یہی ہے لاریب کلام ربِّ قدیم ؛؛

٤٨٠

حق تعالیٰ نے ظاہر کیا پیش حضرت موسیٰ فضیلت جناب سید المرسلین اور فرمایا کہ خذ ما آتینک وکن من الشاکرین ؛ ۔

٤٨٢

بیانِ تزویج حضرت عبد اللہ والد سید الانام ؛ علیہ و علےٰ آبائہ و اولادہ اطیب الصلوات وازکی السلام

٤٨٤

شب استقرار حمل جناب خیر الانام افضل شب قدر سے ہے نزد ائمۂ اعلام ؛ و اختلاف در تاریخ و شہر و عام ؛

٤٨٧

جسوقت مین تولد ہوئے جناب سید الانام تو لاریب وہی وقتِ قبولیتِ دعائے مومنین ہے علی الدوام ؛

٤٩٠

قصیدۂ رشیدہ و عقیدۂ سدیدہ کہ درج الدرر البھیہ اول جلد عقائد جیوریہ اوسکے ایک بیت کی شرح ہے لاکلام اور وہ یہ ہے بامضمون تام

٤٩٥

شعر

نور اونکا جب ہوا مسجود جملہ کائنات ؛
تب تو صلب ساجدین مین وہ تقلب زا ہی

فرض علینا حبہ و ثناءہ — فی مذہبی یا نعم ھذا المذہب

ولاجلہ حسدوا علی وکلھم — ثمّ بنیران الحسود یعذب

فبقال لی یا خیر دین محمدٍ — زلت الخیول وخیر دینک اطیب

یا رب صل علی حبیبک احمد

وعلی جمیع الآل عندک اقرب

اللّٰھم ضمیر منیر خاطر خطیر ناظرین جلد اوّل لعقائد الخیوریہ لاھل السنۃ السنیہ وساوس نفسانی وہواجس حسودانی سے محفوظ ہر زمان ہو۔ اور یہ امر وثیق از بسکہ انیق بتوفیق رفیق ملحوظ جان ہو۔ کہ اول کحل الجواہر ان چند بصائر پرسرائر سے چشم جہان ودیدہ انسان کو منور فرماوین۔ بعدہ براہین قاطعہ ومضامین ساطعہ تحریر سدائد نوریہ تحبیر عقائد خیوریہ سے حظ وفیر لا کثیر حصول مین لاوین۔

واللّٰہ الہادی وعلیہ اعتمادی وللّٰہ المتعال دروما فی ھذا المقال شعر

اذا لم یعنک اللّٰہ فیما تریدہ — فلیس لمخلوقٍ الیہ سبیل

فان ھو لم یرشدک فی کل مسلکٍ — ضللت ولو انّ السماء دلیل

البصیرۃ الاولیٰ اے عزیز وافر تمیز ماخذ جلد اول عقائد خیوریہ بلا انکار یہ کتب معتبرہ دینیہ ہین آشکار کہ کلام اللّٰہ الجلیل ومن تفاسیرہ لباب التاویل ومعالم التنزیل ودرۃ التاویل واسرار التنزیل والکواشی ومدارک التنزیل وحقائق التاویل وانوار التنزیل والتحریر والتحبیر والجامع الکبیر والسراج المنیر وتفسیر ابن الجریر ومفاتیح الغیب وفتوح الغیب فی الکشف عن قناع الریب وروح البیان فی غایۃ التبیان وتفسیر السمان وعرائس البیان وروح المعانی وتفسیر السبع المثانی والتفسیر

حمد ذات خدا نعت حبیب مصطفا — علیه اطیب الصلوة وازکی الثنا

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
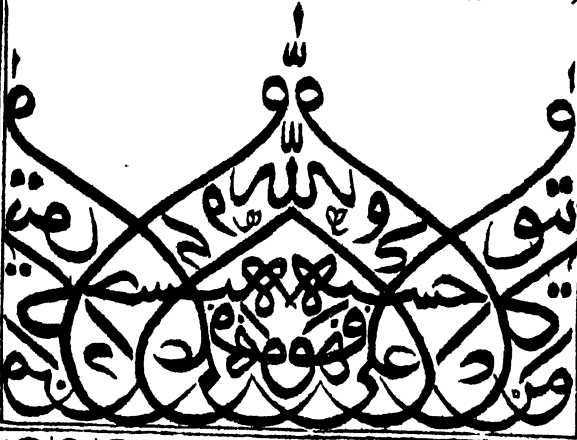
بسم الله الرحمن الرحيم

نمس تقادم قبل آدم طلعها — ابدا على افق البقا لا تغرب

الله اعطاها النعيم باسرها — اعلى واعلاها الهاهي تنسب

يا حبذا فضلاً الينا رحمة — الله ارسله به نتقرب

خير الورا نور الاله نبينا — نلنا به الخير الذي لا يسلب

نوابه الرسل الكرام وانه — ملك عليه ما لاحد يغلب

اذن الشفاعة في يديه مفوض — ها لا نصيب لمن به هو يكذب

طلب الاله رضائه ورضاء من — دن حبه شرب الكؤس ويشرب

مطلوبا اسنى المطالب حبه — ذخر الفلاح فنعم هذا المطلب

نال الورى بمحمد كل المنى — والقرب من كل الاماني اعذب

حاز السيادة كلها بكماله — واليه اقسام المحاسن تجذب

محبوب مناغيث الخلائق كلها — ابدا عليها بالمآرب يسكب

والباطنہ ومسند الحافظ ابی بکر البزار ومعجم الذہبی وفردوس الاخبار ومحل الحافظ ابی عبداللہ
وحدائق الابرار وکتاب البعث والنشور وخزینۃ الاسرار وسنن البیہقی ولواقح الانوار و
شامل امام الحرمین ونکات الاسرار والشرح الکبیر للعلامۃ الرافعی والتکملۃ للمحقق الیافعی
وروض السہیلی واشرف الوسائل وعیون ابن سید الناس وزہر الخمائل وسبل النجاۃ والغایۃ
السندسیہ ومسالک الحنفاء والفتوحات المکیہ والتعظیم والمنۃ والبریقۃ المحمودیہ والمنن
الکبریٰ والاشراقات الالہیۃ والیواقیت والجواہر وشرح الحاوی وتنویر البصائر والبحر
المورود وقلائد الجواہر وبدیع المثال ومرآۃ الیقظان والتمہید والخیرات الحسان
والقواطع والبرہان والتعلیق والمنخول والمستصفی والحصول واللفظ المکرم وتحفۃ
المرید والہدی النبوی والدر الفرید والامتاع والدر النضید ومنح الروض الازہر
والکبریت الاحمر وفتح المبین فی انواع کرامات الصالحین ومورد الصادی للحافظ
شمس الدین والنکت البدیعات وریاض الذکرین ودرر الغوص واحیاء
علوم الدین والانس الجلیل والابریز لسیدی وسندی عبد العزیز قدس اللہ سرہ
وافاض علینا برہ وشرح سفر السعادت ومدارج النبوہ وشرح التعرف لاصحاب الفتوہ
وحجۃ اللہ البالغہ وشرح المقاصد والصواعق المحرقہ لاہل المفاسد وعقد الفرائد
شرح العقائد وفتاوائی سیدی ابن حجر وکتاب الاصنام للحافظ عمر وشرح المنسک
المتوسط والفتاوی العتابیہ والبحر الرائق ودرج الدرر السنیہ والدر المختار ورد المحتار
وشرح الوہبانیہ والطحاوی والتتارخانیہ اور سوا انکے دیگر زبر اصحاب الاتقان
جزاہم اللہ باللطف والاحسان اور جس جائے پر کتب مرقومہ سے عبارت مسطور ہے
وہاں پر حوالہ بھی کتب ماخذ کا مذکور ہے ؛ ومن اللہ توفیق السداد ومنہ الہدایۃ والرشاد

الاصفہانی و غایۃ الامانی و کشف الاسرار و جامع الانوار و بحر الدرر و درج الغرر و الفواتح الالٰہیہ و المفاتیح الغیبیہ و المواہب العلیہ و التفسیر المسترضی و بحر الحقائق و تفسیر ابی السعود و ابل الدقائق و تفسیر مولانا عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز و من الاحادیث صحیح البخاری و الارشاد الساری و فتح الباری و الفیض الجاری و الصحیح لمسلم بن الحجاج و من شروحہ المنہاج و الاکمال لوہاج و صحیح الترمذی و عارضۃ الاحوذی و سنن ابن ماجہ و مصباح الزجاجہ و سنن الحافظ ابی داؤد و مرقات الصعود و النسائی و الموطا و کشف المغطا و مسند الامام احمد رحمہ اللہ الملک الاحد و المشکات و اشعۃ اللمعات و المرقات و المفاتیح شرح المصابیح و مبارق الازہار شرح مشارق الانوار و سنن البیہقی و معجم الطبرانی و المواہب و الشرح الزرقانی و الشفاء للقاضی عیاض و نسیم الریاض و السنوسی و التلمسانی و الشرح الرابع للعلی القاری علیہم رضوان اللہ الباری و الصفوی و الحفوی و حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء و التدریب و شرح التقریب و السابق و اللاحق للخطیب و الخصائص الکبریٰ و الوسیلۃ العظمیٰ و المستدرک و ملخصہ المدرک و الاصابہ فی تمییز الصحابہ و منہل الصفا و شرف المصطفٰے علیہ الصلوٰۃ و الثناء و جامع عبد الرزاق رحمہ اللہ المتین و طبقات ابن السبکی تاج الدین و الاستیعاب و النہر لابن حیان و طبقات ابن سعد علیہم الرضوان و الآثار للامام الطحاوی و الطبقات للعلامۃ المناوی و انسان العیون فی سیرۃ الامین المیمون و کشف الغمہ عن جمیع الامۃ و انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب و دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصفہانی قدس اللہ سرہ النورانی و تذکرۃ العلامۃ القرطبی نور اللہ سرہ الزکی و منہج السؤل فی معجزات الرسول و تاریخ ابن عساکر و ابکار الافکار و غیرہا من کتب الاخیار کالفوائد البارزۃ و الکامنۃ فی النعم الظاہرۃ

کا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمایا ہے ؛ چنانچہ فلان فلان تفسیرین وہ بیان خوش تبیان بالتصریح آیا ہے ؛ اور وہ تفاسیر متداولہ معتبرہ اکثر علما کے نزدیک موجود ہین ؛ مگر قلوب معاندین و حاسدین سے انوار ایمان و اسرار عرفان اسقدر مفقود ہین ؛ کہ چند سال سے تا این زمان باستیلائے حسد حبان تفاسیر مذکورہ کو ملاحظہ نہین فرماتے ہین ؛ اور سطور اشتہار واجب الاظہار مین جابجا چھپواتے ہین ؛ کہ وہ بیان سراسر بہتان وایجاد زور ہے ؛ اون تفاسیر مین ہرگز وہ نہین مذکور ہے ؛ اور حالانکہ جب وہ معاندین کل و کور ؛ کرتے تھے کوچہ و بازار مین شور و زور ؛ تب اس فقیر الی رحمۃ ربہ القدیر نے بر سر منبر تفاسیر مذکورہ سے عبارت مسطورہ حرفاً حرفاً مع ترجمہ حاضران مجلس وعظ کو سنایا ؛ اور بعض سرگروہ معاندین نے بھی سقف مسجد پر بطور نشست کمین گاہ مقابل منبر بیٹھکر سماعت فرمایا ؛ اما سماعت مذکور سے حسّاد واہل فساد نے کچھ حظ ہدایت نہ اوٹھایا ؛ بلکہ کانون سینہ مین آتش حسد و کینہ کچھ اور ہی سلگایا ؛ کیف لا وقد قال اللہ عز برھانہ تبارک و تعالیٰ شانہ فی کتابہ المیمون ؛ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

شعر

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ	باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

فیا ایتہا النفس اللوامہ ؛ ان ھذہ البلیۃ العامہ ؛ صبت علی اھل الوداد ؛ علی وفق رسوخہم فی الاستعداد ؛ الا تری من کل بالصدق والسداد ؛ ابتلی من بین العباد ؛ بشماتۃ الاعداء وملامۃ الاصدقاء ؛ وطعن الجہلاء ؛ وحسد العلماء ؛ فاصبری علی ما اصاب ؛ وانظری الی ما ھو المآب

قبلی من الناس اھل الفضل قد حسدوا	ان یحسدونی فانی غیر لائمہم

والبصیرۃ الثانیۃ اے عزیز پر تمیز مقصود اس کتاب سے افہام عوام اہل
اسلام ہے نہ تفہیم حضرات خواص کرام ہے آما واسطے اطمینان جنان مومنان
محبان عبارت عربیہ وفارسیہ کتب معتبرہ دینیہ سے ہر جائے پر مسطور ہے اور
طوال موجب ملال و اختصار از بسکہ مختار اور یہی منظور ہے لہذا جو مضمون کسی
جائے دو کتاب یا زیادہ مین باتحاد آشکار ہے اور تعبیر مین مختلف الحال از روئے
تفصیل واجمال ہر دو جائے مین نگار ہے یا بعض جائے بعض عبارت مین
کچھ اختلاف ہے کہ ایک تعبیر مغلق اور دوسری سریع الفہم وصاف ہے تو اس
حالت مین صراحت و وضاحت کو اختیار کیا اور اتحاد مضمون فیض مشحون
پر اعتبار کیا اور جسقدر کتب مین وہ مضمون متحد پایا اونمین سے دو چار کا حوالہ
معرض اظہار مین آیا پس اگر وقت رجوع بسوئے ماخذ اصل و نقل مین کسی جائے
تعبیر مین کچھہ اختلاف پاوین تو اوس مقام کے جملہ کتب حوالہ کو ملاحظہ فرماوین
اور بلادید جملہ ماخذ ہذیانات و خرافات جاہلانہ زبان خوش بیان پر نہ لاوین
اور گریبان پیراہن ایمان کو دست افترا و بہتان سے دریدہ و چاک نکرین دنیا روزے
چند آخر کار بخداوند کچھہ بھی غضب الٰہی سے ڈرین وَقَدْ قَالَ اللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ
وَعَمَّ نَوَالُہٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ فِیْ کِتَابِہٖ قَوْلًا رَصِیْنًا : وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا عرصہ چند سال و بانقضا
ہوا کہ معاندین کا یہ جور و جفا ہے کہ اس داعی بالخیر صانہ اللہ عن الضیر
کی زبان عجز عنوان پر اثنائے وعظ مین ایکبار یہ بیان جاری ہوا گوش ہوش
محبین و مبغضین مین ساری ہوا کہ بعض مفسرین نے آیۃ الکرسی مین فاعل یعلم

کا اونکو قرار نہین ؛ اور ملتِ کفر و اسلام مین مباینت آشکار ہے ؛ کفار کو دینِ اسلام مین قیل و قال کرنا کب سزاوار ہے ؛ پس اس مقام مین اسوقت جنان و لسان سے یہی پڑھنا مختار ہے ؛ کہ لکم دینکم و لی دین جو فرمانِ واجب الاذعانِ پروردگار ہے ؛ اے خدا کے حبیب وے گنہگارونکے طبیب تو ہی نورِ مقدسِ کردگار ہے ؛ تو ہی باعثِ عرشیات و فرشیات و ہر نورو نار ہے ؛ آپکے فیوضات سے آپکی ذات منزہ صفات کے لیئے جملہ کائنات کا ظہور و اظہار ہے ؛ دُرجِ دُرَرِ صلواتِ سنیہ و حقۂ غررِ تسلیمات بہیہ از کنوزِ قدیمۂ الٰہیہ دائم آپکے فرق پر نثار ہے ؛ اور آپکے اہلِ بیتِ عظام اور ہمہ صحابۂ فخام پر جو آپ کی آلِ اطہار ہے ؛ شعر

ترا نوالِ دمادم زخوانِ یطعمنی	ترا پیالہ مدام از شرابِ یسقینی
مرا تو قبلۂ دینی ازان سبب گفتم	بمرومان کہ لکم دینکم و لی دینی

والبصیرۃ الرابعہ اے عزیز باسرِ عزیز لبِ لبابِ ہذا الکتاب یہ ہے کہ ہمہ آباؤ اجدادِ جنابِ سید المرسلین ؛ اور جملۂ امہاتِ حضرتِ حبیبِ رب العالمین ؛ صلی اللہ و سلم علیہ و آلہ الطاہرین ؛ اہلِ ایمان و اہلِ جنان ہین بالیقین ؛ سیدنا آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبد اللہ کوئی فرد اونمین نہین از مشرکین ؛ بعض حضرات اُن مین رُتبہ نبوت سے فائزین ؛ اور باقی ہمہ ساداتِ حضراتِ اولیائے متقین صلوات اللہ و سلامہ علی نبینا و علیہم اجمعین ؛ اور یہ اعتقادِ مذکور نورٌ علیٰ نور صریحاً بے فتور اسیطور کتاب اللہ سے آشکار ہے ؛ اور ایسا ہی اخبارِ نبویہ احادیث و آثارِ مصطفویہ مین نگار ہے ؛ اور یہی پر اجماعِ ائمہ حضراتِ اہلِ سنہ اولی الابصار ہے ؛ اور یہ اعتقادِ پرسداد جو اس کتاب مین مذکور ہے ؛ تو وہ ان ائمۃ الامۃ اہل السنہ

فدام ربی و ربھم مابی ومابھم	ومات اکثرھم غیظا بمایجد

البصیرۃ الثالثۃ اے عزیز اہل سر حریز یہ کتاب صدق مآب ہادیئے عاشقان صادقین سید المرسلین ہے ÷ رہنمائے محبانِ واثقین رحمۃ للعالمین ہے ÷ جو شخص طالبِ وصالِ حبیبِ ذوالجلال ہے ÷ فدائے جمالِ محبوبِ ایزدِ متعال ہے ÷ وہی اِس کتاب سے حظ بردار ہے ÷ وہی پسندیدہ و برگزیدہ پروردگار ہے ÷ سزاوارِ دیدارِ سیدِ مختار ہے ÷ اور جو شخص منکرِ جنابِ مستطابِ سید الابرار ہے ÷ مبغضِ حسنین قرۃ العینین سید الثقلین صلی اللہ علیہ ملأ الخافقین وعلے آلہ انوار الدارین آشکار ہے اوسکو لاریب اِس کتاب نایاب سے دائم فرار ہے ÷ بلکہ وہ اسکی مذمت پر آمادہ لیل و نہار ہے ÷ کیونکہ اوسکے سینہ پرکینہ میں عداوتِ حبیبِ کردگار ہے ÷ وہ ہیم اہلِ جحیم موذیئے خالق نور و نار ہے ÷ تحقیرِ بشیر و نذیر حبیبِ ربِ قدیر اُسے درکار ہے ÷ اعزاز و اکرام سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام سے اوسکو انکار ہے ÷ شرافت و نجابتِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اوسکو ناگوار ہے ÷ حسب و نسبِ پاک صاحبِ لولاک اُسکے نزدیک نجاستِ ناک از بسکہ ذلیل و خوار ہے ÷ اوسکے حق میں لاریب صادق ہی یہ فرمانِ خدائے علیم ÷ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ **حاصل الکلام فی ہذا المقام** جبکہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید ہدًی لِلْمُتَّقِیْنَ ہے ÷ تو کب یہ کتاب ہادیئے گروہ مضلین ہے ÷ پس یہ کتاب ہدایت مآب مخصوص برائے اہلِ سنت و جماعت ہی ÷ نہ برائے موذیانِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جو فرقۂ وہابیۂ نجدیۂ اہلِ شناعت ہے ÷ پس ونکو اِس کتاب کے عقائد پر سدائد میں چون و چرا کرنا سزاوار نہیں ÷ کیونکہ اُنکے عقائد پر مکائد کا اِس کتاب پہ دار و مدار نہیں ÷ طہارتِ نسبِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

الطبرانی ؛ والمحقق العلامہ والمدقق الفہامہ ابوبکر بن سعد السمانی ؛ وقاموس الصحاح
وناموس الصراح سیدی ابوالبقاء الرضوانی ؛ والعارف الاجل والواصل الاکمل قدم سماعیل
الحقانی ؛ العلامۃ الراغب الحبر الشہرستانی ؛ وابن المنیر احمد بن محمد بن منصور الاسکندرانی ؛
والحافظ الامام الکبیر والغیث المدرار المطیر ؛ سیدی ابن النقیب المقدسی الشہیر صاحب
التفسیر التحریر والتحبیر ؛ وحجۃ الاسلام ابوحامد الغزالی ؛ وامام الحرمین عبدالملک ضیاء الدین
ابوالمعالی ؛ والحافظ ابوالحسن علی السبکی شیخ الاسلام تقی الدین ؛ والامام ابومحمد سفیان
بن عیینہ وابن شاہین ؛ والعلامۃ السنوسی شارح الشفاء ؛ والسمیدع صاحب التفسیر
المسترضی ؛ والحافظ ابوالفضل عیاض بن موسی القاضی ؛ واللہ سبحانہ وتعالی
شانہ عنہم الراضی ؛ والمحقق العلامہ صاحب تحفۃ المرید ؛ وابومحمد الدمیاطی صاحب
المعجم الفرید ؛ والفقیہ النبیہ محمد المرعشی الوحید ؛ والحافظ محمد بن احمد بن سید الناس
فتح الدین ؛ وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ؛ کہ ہر ایک اپنی جائے پر مسطور ہے
اونکا فیض جاری الی یوم النشور ہے ؛ صدّرھم اللہ صدّ رجزاھم خیر الجزاء ؛
ونوّر بدرا استرضائہم بضیاء اللقاء ؛ **شعر**

اللہ ابقاھم وعظم قدرھم ‏ ‏ ‏ ‏ بالعز والعلیا واجری امرھم

اے محب حبیب ؛ وے منصف لبیب ؛ واسطے مقرین صادقین اہل سنت وجماعت کے
ایک حرف کافی ووافی بصد اعتبار ہے ؛ اور واسطے منکرین کاذبین اہل شناعت کے
ہزار طومار بیکار ہے ؛ پس کلام خیوری ومرام نوری با محب منصف مختار ہے ؛
نہ با مبغض متعسف کالحمار ہے ؛

بر مرد نادان نریزم علوم ‏ ‏ ‏ ‏ کہ ضایع کنم تخم در شورہ بوم

اصحاب و وداد سے مسطور ہے: بابُ علم المدینہ معدنُ العرفانِ والسکینہ مظہر العجائب والغرائب: سیدنا علی ابن ابی طالب: غسل اللہ المنّان: وجہہٗ بماء الرضوان و حبر الامۃ رأس الائمۃ سیدنا عبد اللہ ابن عباس علیہما رضوانُ اللہ ملک الناس: و سیدتنا خیر النسا فاطمۃ الزہراء و امّ المومنین الحمیرا و پیشوائے سالکانِ مسالک: حضرتِ انس ابن مالک: و حاملِ علم نبوی والوارث: حضرتِ ربیعہ ابن حارث: والحضرۃ المکرمہ: ابن محیص و عکرمہ: و معدن الحقائق: والمحامد: ابنِ جریج و سدی و مجاہد: و حافظ علوم الباری: محمد بن اسماعیل البخاری: والحافظ ابو عیسی الترمذی والحافظ ابو بکر صاحب عارضۃ الاحوذی: والامام ابو عبد اللہ محمد بن خلیفۃ الوشتانی والحافظ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی: والامام محمد بن عبد الباقی بن یوسف الزرقانی والشیخ الجلیل مظہر الدین بن محمود الزیدانی: و سیدی و سندی عبد الوہاب الشعرانی: والشیخ عبد الحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری: والامام شمس الدین محمد بن احمد الانصاری: والمشہور بالقرطبی رحمہم اللہ الباری: والشیخ الکبیر والغیث المطیر عبد الرؤف المناوی: قدس اللہ سرہ الارضی والسماوی: و معدن الحقائق مخزنُ الدقائق باجنانِ وردی: الامام ابو الحسن علی بن محمد المعروف بالماوردی: والامام عبد الرحمن بن محمد بن ادریس المنذر: والشیخ شہاب الدین الہیتمی المکی ابن الحجر: والحافظ عبد الرحمن السیوطی ابو الفضل جلال الدین: والامام مصباحُ الظلام والفخر الرازی محمد فخر الدین: و نبراس الحفاظ العظام قسقاس النقاد الفخام بالجنان الوادی ابو بکر احمد بن علی ابن ثابت الخطیب البغدادی: والحافظ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الشریف الحسنی التلمسانی: والامام الہمام ابو جعفر محمد بن الجریر

یا ایک جائے دوسرے بیان مین ضمناً بطور سند بلا ترجمہ مذکور ہی؛ اور دوسری
جائے مین اصالۃً برمحل خویش باترجمہ مسطور ہے؛ یا اوسکا ذکر اردو عبارت مین
مرقوم ہے؛ اور بغیر اعادہ پارۂ تعبیر سند غیر مفہوم ہے؛ تو ان صورتون مین اوس
تعبیر سند کا تکرار ہے؛ اور یہ ضرورت نہ مخل سا بن اختصار ہے؛ اور بعض جائے
ایک مسئلہ اردو مین بلا تعبیر سند آشکار ہے؛ تو ضرور دوسرے مقام مین اوسکی
تعبیر سند بھی نگار ہے؛ پس اوس مقام بلا سند مین ناظرین کو اضطراب نہین سزاوار
ہی؛ بلکہ ماقبل و مابعد تفحص و تجسس کرنا شایان حضرات کبار ہے؛ نعم اگر وہ مسئلہ
نزد علمائے دین و ماہران صادقین معروف و مشہور ہے؛ تو اوسکی تعبیر اسناد
برائے اہل سداد تجبیر و تسطیر مین لانا کیا ضرور ہی؛ کہ وہ حشو کلام لاکلام نزد ارباب
شعور ہے؛ اے پروردگار روے خالق نور رونا حاسدین و معاندین کو خود بینی
اور عیب چینی سے محفوظ فرما؛ اور دائم اونکو عین عنایت اور بصیر ہدایت سے ملحوظ
فرما آمین یارب العالمین

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تَسْبِيحَ شَاكِرٍ	لِمَعْرُوفِكَ الْمَعْرُوفِ يَا ذَا الْمَرَاحِمِ
وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْبَرَايَا نَبِيِّنَا	مُحَمَّدِنِ الْمَنْعُوتِ صَفْوَةِ آدَمِ

والبصیرۃ السادسۃ اے محب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم شرح اللہ
صدرک بوفور انوارہ؛ وطہر فلبک بظہور اسرارہ؛ تصدیق جنان حضرت
ابوطالب عم شفیع الانام؛ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اطیب الصلوۃ والسلام؛ ثابت
بلا انکار ہے؛ اور یہی تصدیق رکن ایمان عند اولی الابصار ہے؛ اور اونکے اقرار
لسان مین اختلاف علمائے کبار ہی؛ اور اجرائے احکام شریعت کا اقرار پر مدار ہی؛

چو در روی نگیرد عدو دو اندم		بر نجند بجان و بر نجاندم
	وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی	

البصیرۃ الخامسۃ اعلم ایّہا المحبّ الصمیم بالحبّ الوفیّ والقلب السلیم

کہ بعض جائے عبارتِ عربی و فارسی مسطور ہے ؛ اور اوسکا ترجمہ وہان نہین مذکور ہے ؛ تو اسکا یہ باعث کہ اُردو مین جو مطلب مختصر وہان آشکار ہے ؛ تو اوسکی سند محض واسطے اطمینانِ جنانِ اہلِ علم و عرفان کے وہان نگار ہے ؛ کیونکہ اُردو خوان کو اوسقدر دلیلِ طویل درکار نہین ؛ پس اوسکے ترجمہ سے طوال موجبِ ملال و ردرازیے قیل وقال سزاوار نہین ؛ چنانچہ معنے آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ کا اُردو مین حسبِ تفاسیرِ نحاریر عیان ہے ؛ اما ترجمۂ تعبیرِ تفاسیرِ مشاہیر کا ہرگز نہین بیان ہے ؛ کہ مراتِ ضمیرِ منیرِ اہلِ علم و خبیر مین اگر در بارۂ معنائے مذکور کچھہ خدشہ عکسِ چہرہ دکھلاوے ؛ تو وہ حضرت اوس تعبیرِ تفاسیر کو پڑھکر اطمینان و تسلیۂ جنان فرماوے ؛ اور حاجتِ طلبِ تفاسیر اور مطالعۂ کتبِ مشاہیر اوس امر مین کچھہ در پیش نہ آوے ؛ اور ہیطرح بعض فوائد جو اساس عقائدِ ما نحن فیہ سے زوائد ہین ؛ یا بعض اشعار عربیہ و فارسیہ کہ بطرزِ روائحِ مدائح و فوائحِ نصائح پر سدائد ہین ؛ تو اونکا ترجمہ تحریر و تعبیر مین نہین آیا ؛ اور ادراکِ ماہرینِ محبّین کے فہم و فراست پر موقوف ٹھہرایا ؛ وقس علی ہذا بعض المقام واللہ یہدی الی سبیل المرام ؛ اور بعض تعبیرِ اسناد مکرر مسلوب ہے ؛ یعنے واسطے بعض فوائد کے دو جائے پر مکتوب ہے ؛ مثلاً ایک جائے مختصر ایک بارہ تعبیر بطور سند نگار ہے ؛ اور دوسری جائے مع سباق و سیاق مسلسل آشکار ہے ؛

الکامل کسائر الفرائض المتعلقة بالجوارح وفی اجراء الاحکام فی الدنیا کجواز الصلوة خلفه وان یصلی علیه اذا مات وان یدفن فی مقابر المسلمین وان یطالب بالزکوة ونحو ذلک فان الاقرار لابد منه فیها بالاجماع انتهى قال الامام مصباح الظلام فخر الدین رحمه الله المتین فی التفسیر الکبیر بهذا التعبیر ان قال قائل ههنا صورتان احداهما ان من عرف الله تعالی ولم یجد من الزمان ما یتلفظ فیه بکلمة الشهادة باللسان والصورة الثانیة انه وجد من الزمان ما امکنه ان تتلفظ بکلمة الشهادة ولکنه لم یتلفظ بها فان حکمتم فی الصورتین بانهما مومنان والاقرار اللسانی غیر معتبر فی تحقیق الایمان فهو خرق للاجماع وان حکمتم بانهما لیسا بمومنین فهو باطل لقوله علیه الصلوة والسلام وعلی اله واصحابه البررة الکرام یخرج من النار من کان فی قلبه مثقال ذرة من الایمان وقلبهما طافح به وکیف ینتفی الایمان من القلب بالسکوت عن النطق فالجواب ان الامام الغزالی قدس الله سره العالی منع هذا الاجماع فی الصورتین وحکم بکونهما مومنین وان الامتناع عن النطق یجری مجری المعاصی التی یوتی بها مع الایمان انتهى اور تعبیر شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور بعض آیات قرانی سے اوّل جلد عقائد خیوریہ مین بھی مسطور ہے ۔ اور ایسے مزید جلد ثانیئے نجم المبین لرجم الشیاطین مین مذکور ہی ۔ اما تصدیق ابی طالب عم شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیه وآله وسلم فقال فی الهدی النبوی والامتاع والتحبیر ونسیم الریاض وغیرها من زبر الحبار المشاهیر واعلم ان اباطالب کانت محبته لرسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ومعرفته بانه رسول الله وتصدیقه فی قلبه محققة ولکن الله تعالی لم یظهر اسلامه وفی ذلک حکم عظیمة وعبرة فخیمة

اور مصدق بالجنان غیر مخلد فی النار ہی؛ اور ترکِ اقرار باوجود قدرتِ اظہار مثلِ
ترکِ نماز و روزہ آشکار ہے؛ کیونکہ اقرار شرطِ اجرائے احکام ہے؛ نہ شطرِ ایمان
نزدِ علمائے کرام ہی؛ اور یہ امر اظہر من الشمس علی نصف النہار ہے کہ جو کچھ اوّل امین
تصدیقِ رسول و پروردگار ہے؛ لہذا اوسکا ترجمان لسان و اقرار ہی؛ تو اقرار
شریعت مین علامتِ ایمان ہے پس جس شخص کا اقرار بلا تصدیقِ جنان ہی؛ تو شرعًا وہ
مومن عند اللہ کافر پرخسران ہی؛ اور اگر تصدیق بلا اقرارِ لسان ہے؛ تو شرعًا وہ
کافر عند اللہ با ایمان ہے؛ اور اگر اقرار مع تصدیق و ایقان ہے؛ تو وہ عند اللہ
عند الناس مومن بالاتفاق ہے؛ یہی فرمان واجب الاذعان حضرتِ فرقان
ہے؛ یہی فرمانِ حضرتِ سید انس و جان اوسپر درود و ملکِ منان ہی؛ کما فی
التمہید فی اصول التوحید عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان
بلغہ اللہ اعلی غرف الجنان حیث قال والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدہم
مومن عند اللہ وکافر عند الناس وہو من یعرف اللہ تعالی ویعتقد التوحید ولکن لم
یظہر الاقرار او یظہر الکفر تقیۃً والثانی کافر عند اللہ ومومن عند الناس وہو من
اقر بلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عند اللہ وعند الملائکۃ والناس اجمعین
وہو من اقر بلسانہ وصدق بجنانہ انتہی قال ابن التنیر الجلیل علی انوار التنزیل قدس اللہ
سرہ الجلیل ان التصدیق القلبی ہو المقصود من التکلیف بالایمان واللسان انما
ہو ترجمان عما فی القلب من التصدیق والایمان ومظہر لہ فلا بد ان یکون الایمان
موجودا بتمامہ قبل فعل اللسان حتی یترجمہ اللسان فعلی ہذا لا یکون الاقرار
شرطا لتحقق الایمان کما انہ لیس برکن منہ لما سبق من الدلائل نعم لابد منہ لاعلان

اقرارِ لسان شرعًا علامتِ ایمان بلا انکار ہے ؛ تو بر عدم اقرار لسان اطلاق کفر نزدِ ظاہر بینان لابد سزاوار ہے ؛ اور یہ اطلاقِ کفر شرعی نہ مانعِ ایمان نزدِ پروردگار ہے ؛ چنانچہ تین قسم ایمان مین یہی مضمون ائمۂ کبار ہے جیساکہ پیشتر سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ الاکرم سے معرضِ ظہار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما من زبر المشاہیر ان قولہ تعالی اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ لا دلالۃ فی ہذہ الآیۃ علی کفر ابی طالب وذلک لانہ قال عند موتہ یا معشر بنی عبد مناف اطیعوا محمدًا وصدقوہ تفلحوا وترشدوا فقال لہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام تامرہم بالنصح لانفسہم ولا تقول لا الہ الا اللہ اشہد لک بہا عند اللہ تعالی قال یا ابن اخی قد علمتُ انک صادق ولو لا ان یکون علیک وعلی بنی ابیک مسبۃ بعدی لقلتُہا ولاقررتُ بہا عینک اے عزیزِ پُر تمیز عبارتِ مذکورہ مین صداقت مسطورہ مین اقرارِ تصدیق جنان آشکار ہے ؛ اور عدمِ اقرارِ اظہار بھی نگار ہے ؛ ازروئے تصدیق حضرت ابو طالب اہل ایمان نزدِ پروردگار ہے ؛ اما علامتِ ایمان شرعًا جو اقرار ہے ؛ کہ جسپر دنیا مین اجرائے احکام کا مدار ہے ؛ وہ اوسوقت لاریب مفقود عند اولی الافکار ہے ؛ تو نفیئے کفر ازروئے تصدیق نزدِ مفسرین کبار ہے ؛ اور آیتِ ماکان للنبی مین کفر ازروئے عدمِ اظہارِ اقرار ہے ؛ اور یہ جوابِ قویم بر طبقِ تسلیم کہ وہ آیت اونکے حق مین بلا انکار ہے ؛ والا موافق فرمانِ واجب الاذعان علی مرتضی اونپر رضائے کردگار ہے ؛ دوسرے شخص کے حق مین نازل ہوئی جیساکہ اکثر تفاسیر مین نگار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب والتحبیر وغیرہا من زبر المہرۃ الخیار ان فی نزول آیۃ ماکان

الی آخرہا سیجیئی اور حضرت ابوطالب کا اعتقادِ جنان؛ اور تصدیق وثیق حقیق البیان؛ اوس قصیدۂ سدیدہ ہشتاد وچند ابیاتِ حمیدہ سے اظہر من الشمس ہی؛ جو در شانِ نعوذ سیدِ الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اونکا انشاء ابین من الامس ہی؛ انیس ۱۹ شعر اوسکے اس جلد اول عقائد خیوریہ مین نگار ہین؛ اور چار بیت انسے یہان واسطے اطمینان کے سرست آشکار ہین؛ **شعر**

بکفّی فتی مثل الشّہاب سمیدعٌ	اخی ثقۃ حامی الحقیقۃ باسل
حلیم رشید عادل غیر طائش	یوالی الٰہا لیس عنہ بغافل
فاصبح فینا احمد فی ارومۃ	تقصر عنہ سورۃ المتطاول
فایدہ رب العباد بنصرۃ	واظہر دینا حقہ غیر باطل

اور آیتِ انک لاتہدی من احببت سے کفر اونکا آشکار نہین؛ اور اسکا بیان خوش عنوان عنقریب مذکور ہویہ جائے اضطرار نہین؛ اور شان نزول آیت ماکان للنبی مین اختلاف صحابۂ کبار ہے؛ اور اوسکے معنے مین بھی اختلاف اولی الابصار ہے؛ اور برطبق تسلیم کہ حضرت ابوطالب کے حق مین اوسکا نزول ہی؛ چنانچہ اسی جلد اول مین قطعًا للنزاع یہی طرز معمول ہی؛ تاہم اونکے ایمان عند اللہ مین اوسے کچھ نقصان نہین؛ صدق اعتقاد جنان اور تصدیق وایقان مین اوسے کچھ زیان نہین؛ کیونکہ لفظ مشرکین سے اس آیت مین کافرین مراد ہی؛ جیسا آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ سے ان یکفر بہٖ مقصود بالسداد ہی؛ اور یہ شرک بمعنائے کفر مربیع المثال والارشاد الساری ونہایۃ الاثیر مین نگار ہے؛ والارشاد الی المکامن المخفیہ اور روح البیان وغیرہا مین آشکار ہے؛ اور چونکہ

وما کانوا ماهرین عن سبب الاستغفارین فانزل الله تلک الایة حسما لزعمهم وقطعا
لوهمهم لان منظر یاسہم کان علی الظاهر وکل فرد عن الحقیقة لیس بماهر وقد
حملوا ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوة الجنازة والدلیل
علیه انه تعالی منع من الصلوة علی المنافقین وهو قوله ولا تصل علی احد منهم
مات ابدا وفی هذه الایة عمّ ذلک الحکم ومنع من صلوة الجنازة علی المنافق الذی
تبین انه من المشرکین وان کان فی الظاهر مومنا ائے منصفِ لبیب وئے محبِّ
اریب اب عینِ انصاف سے دیکھنا ضرور ہے ؛ عقلِ سلیم اور فکرِ قویم سے
تامّل کرنا موجبِ سرور ہے ؛ کہ جب شانِ نزولِ آیتِ مرقومہ مین چند روایات
اہلِ درایت سے آشکار ہین ؛ اور رہی اختلاف پر حضراتِ راویانِ صحابۂ کبار
ہین ؛ اور باوجود اسکے اختلافِ معنی پر بھی بعضِ اولی الابصار ہین ؛ تو کسطور یہ
آیت حضرت ابو طالب کی شان مین یقینا صادق آوے ؛ اور کیونکر حضرت
آمنہ کی شان رفیع البنیان مین اسکا نزول تطبیق پاوے ؛ اگر نزولِ آیتِ
مرقومہ حضرت ابو طالب کے حق مین ضرور ہے ؛ تو حضرت آمنہ ماجدہ کے حق مین
نزول اوسکا محظور ہے ؛ اور یہ محظور عند الماہرین غیر مستور ہے ؛ کیونکہ وفات
حضرتِ ابو طالب دہم سالِ نبوت مین بقیل وقال ہے ؛ اور جو روایتِ نزول
حضرت آمنہ کے حق مین وہ فتح مکہ مین بعدِ ہجرت پنج سال ہے ؛ تو دونوں روایتوں مین
لاریب ہشت سالکا انفصال ہے ؛ پس اگر حضرت ابو طالب کے حق مین اوسکا
نزول ہے ؛ تو پھر کسطور جوازِ استغفار در حقِ امِّ رسول ہے ؛ نزدِ منکرانِ رسولِ الثقلین
صلی اللہ وسلم علیہ بلا الخافقین ؛ ہرگز فرق نہین درمیانِ استغفارین ؛ تو بعد

للنبی وجوہ اولہا ما روی عن سعید بن المسیب عن ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب
الوفاۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عمی قل کلمۃ لا الہ الا اللہ احاج لک بہا
عند اللہ فقال واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ العار علیک وعلی بنی ابیک من بعدی
لقلتہا فقال علیہ الصلوۃ والسلام لاستغفرنّ لک ما لم أنہ عنہ فمن ذلک الوقت
لا یزال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لہ حتی نزلت ہذہ الآیۃ الکریمۃ
والثانی ما روی عن سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع رجلاً
یستغفر لابویہ المشرکین قال فقلت لہ اتستغفر لابویک وہما مشرکان فقال الیس
قد استغفر ابراہیم علیہ السلام لآزر فذکرت ذلک لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فنزلت ہذہ الآیۃ والثالث ما روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہما ان رجلاً اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم
ویقری الضیف ویمنح من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال امات مشرکا قال
نعم فقال فی ضحضاح من النار لانہ ما قال یوما اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقاً
للرسول ما کان للنبی والذین امنوا الی آخر الآیۃ والرابع ما روی انہا نزلت فی ام
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک سنۃ فتح مکۃ المکرمۃ والخامس ما روی عن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لعمہ ایفاءً
لما قال لہ لاستغفرن لک ما لم أنہ عنہ فلما علم الصحابۃ رضی اللہ عنہم انہ صلے اللہ
علیہ وسلم یستغفر لابی طالب وقد استغفر ابراہیم علیہ السلام لآزر اشتغلوا
بالاستغفار لآبائہم وامہاتہم وسائر اقربائہم الذین ماتوا علی الشرک تشبثاً
باستغفار النبی لعمہ واستغفار سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم

استغفار؛ دو حالت سے خالی نہین عند اولی الافکار؛ ایک تو یہ کہ مغفرتِ کفار؛ بلا تصدیق و توحید پروردگار؛ جائز ہو نزدِ جناب سیدِ مختار؛ دوسری حالت یہ کہ مغفرتِ کفار؛ بہ سببِ قرابت و شفقتِ حبیبِ کردگار؛ بدونِ تصدیق و توحید پروردگار؛ ممکن الوجود ہو نزدِ خالقِ نور و نار؛ اور یہ دونو اعتقاد؛ نہ ہرگز لائق علمائے اہلِ سداد؛ تو کیونکر وہ شایانِ شانِ خیر العباد؛ چنانچہ یہی امر ناطق ہی یہ قولِ کریم؛ کہ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّأَ مِنْہُ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ لَأَوَّاہٌ حَلِیْمٌ؛ کیونکہ شانِ نبوت و ایمان مانع ہی بالیقین؛ اسسے کہ استغفار کرین مشرکین کے لیئے متقین؛ اور یہی معنے ہی اس قولِ قدیم کا عند المفسرین؛ کہ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ؛ اور سبب اس منع کا یہ ہی قول خالق الارض والسماء؛ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ؛ پس لاریب نزدِ قلبِ سلیم؛ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ؛ اور ہمہ شرایع مین یہی حکم پروردگار؛ کہ جو اہلِ تصدیق و توحید نہین وہ نہ لایقِ استغفار؛ یہی مضمون مفاتیح الغیب و تحبیر مین ہے آشکار؛ پس یہ فرمانِ سید انس و جان کہ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ تو اسکا مدار تصدیقِ جنان ہی؛ اور یہ فرمانِ حبیب الرحمن کہ مَا لَمْ اُنْہَ عَنْہُ تو اسکا محمل عدمِ اقرارِ لسان ہی؛ یعنے ای عم شفیق و رفیق از روئے تصدیقِ وثیق جو تیرے دلمین ہے پایدار؛ البتہ جناب الٰہی مین کرونگا مین استغفار؛ آپکی ذات ستودہ صفات کے لیئے لیل و نہار؛ یہان تک کہ بہ سبب عدم اظہارِ اقرار؛ کہ جسپر شرعاً اجرائے احکام کا ہی مدار؛ اظہارِ استغفار سے مجکو منع فرمادی پروردگار؛ اور اسمین کمال پاس خاطر خالق و خلق ہی عند اولی الابصار؛ اور مراعاتِ حقوق

منع حضرتِ پروردگار ٭ کیونکر جناب مستطاب سیدِ مختار ٭ والدہ ماجدہ کے لیئے
جناب الٰہی مین کرین استغفار ٭ کہ یہ خلافِ عصمتِ نبوت ہے عند اولی الابصار
اور اگر نزدِ منکرانِ جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ٭ حضرتِ
آمنہ کے حق مین اوسکا نزول ہی بالیقین ٭ نہ درحقِ حضرتِ عم شفیع المذنبین ٭
تو یہ بھی ایک وسوسۂ شیطانی ہی عند المنصفین ٭ کیونکہ علتِ منع استغفار ٭ اوسی
آیت مین ہی آشکار ٭ اور وہ لاریب یہ فرمانِ حضرتِ رب کریم ٭ کہ مِنۢ بَعۡدِ
مَا تَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ٭ اور شرک حضرتِ آمنہ ام جناب رسول کریم ٭ علیہ
اطیب الصلوۃ وازکی التسلیم ٭ کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہین ای فہیم ٭
تو کیونکر ظاہر ہوا نزدِ منکرانِ صاحبِ خلقِ عظیم ٭ برادرانِ شقیقانِ شیطانِ رجیم ٭
کہ وہ حضرتِ ماجدہ ساجدہ معاذاللہ ذاتِ جحیم ٭ اور حالانکہ ام جناب شفیع المذنبین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ٭ اصحابِ فترت سے ہین باجماع ائمۂ دین ٭ وقد
قال اللہ فی کتابہ اصولا ٭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ٭ اور براہین قاطعہ اور
مضامینِ ساطعہ بطرزِ رصین ٭ جو اس امر مین ثابت ہین نزد محققین ٭ اسی
جلدِ اول عقائد مین آشکار ہین ٭ معنائے وَلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِیۡمِ مین شمہ
اوسنے نگار ہین ٭ اور بہ طبقِ تسلیم نزولِ آیتِ مرقومہ شانِ حضرتِ ابوطالب
مین عند الفہام ٭ بقیہ روایاتِ شانِ نزول کا جواب باصواب منکرین پر لازم
ہی لاکلام ٭ اور یہ امر بھی اظہر من الشمس ہی ٭ اَبۡيَنُ مِنَ الۡاَمۡسِ ہی کہ اگر تصدیقِ
حضرتِ ابوطالب نزدِ شفیع الوریٰ علیہ الصلوۃ والثنا مفقود تھی ٭ معاذاللہ اگر صورتِ
عناد وتکذیب عم اونکے نزدیک متحقق الوجود تھی تو پھر حضرت ابوطالب کے لیئے

یہ ما٘ب آداب ہی یہی صالحین کی داب ہی عاقل کو اسّے زیادہ تاکید در کار نہین جناب رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی قرابت و مودّت مین کسیکو انکار نہین ؛ تعبیرِ قبیح اور تقریرِ غیر ملیح سے لسانکو اونکی شان مین آشنا کرنا سزاوار نہین کہ اوسمین اذیّتِ جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم آشکار ہی ؛ اور یہ واسطے موذیئے صاحب خُلقِ عظیم از بسکہ عذابِ مُہین والیم اور لعنتِ پروردگار ہے ؛ اور بہرِ طور ادب و توقیر و فیرِ جناب حبیبِ قدیر خاتم بشیر و نذیر مطلوب و محبوبِ کردگار ہے ؛

شعر

از خدا جوئیم توفیقِ ادب	بے ادب محروم گشت از لطفِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
بُذر گستاخی کسوفِ آفتاب	شد عزازیل ز جرأت ردّ باب
ہر کہ بے باکی کند در راہِ دوست	رہزنِ مردان شد و نامرد اوست
چند حرفِ طمطراق و کاروبار	کاروبارِ خود ببین و شرم دار
ای خنک آنرا کہ ذلّت نفسُہٗ	وای آن کز سرکشی شد خوی او
گر خدا خواہد کہ پوشد عیبِ کس	کم زند در عیبِ معیوبان نفس
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنۂ پاکان دہد
ہر کرا افعالِ دیو و دد بود	با کریمانش گمانِ بد بود
گفت ایزد بر دلے دارم نظر	کو ز دردِ عشق باشد پُر اثر
ناظرِ قلبم اگر خاشع بود	گرچہ گفتِ لفظ نا خاضع بود
گر خطا گوید ورا خاطی مگو	گر بود پُر خون شہید او را مشو

شفقت و تربیتِ عمِّ با وقار ہ اور نہایت و بے غایت ادبِ خدا اور مربیِ نامدار
اور اوسمین امیدِ لطفِ لطیف ہی رجائے فیضِ منیف ہی آشکار ہ پس جبکہ حبیبِ خدا
علیہ الصلوٰۃ والثنا لطفِ الٰہی اور فیضِ نامتناہی سے ہین امیدوار ہ توکیون تُرّہاتِ
اضالیلِ جاہلانہ اور ہفواتِ خزعبیل مایوسانہ بکتے ہین منکرانِ اشرار ہ شعر

نا امیدم مکن از سابقۂ لطفِ ازل	تو چہ دانی کہ پسِ پردہ کہ خوبست و کہ زشت

اور توفیق و تطبیق ان دونو آیت پُر ہدایت مین اے فہیم ہ کہ انک لا تہدی من
احببت وانک لتہدی الی صراطٍ مستقیم ہ اسی جلدِ اوّلِ عقائد خیوریہ مین خوش
اسلوب ہی ہ اور ردِّ شبہات در بارہ ہدایتِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی
وہان مکتوب ہی ہ پس ملخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابوطالب عم
سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین کی حق مین شرعاً جائے سکوت
اور محلِ آداب ہی ہ اور عند اللہ اونکا ایمان پُر ایقان با صد عرفان ثابت بلا اتیاب
ہی ہ یہی اعتقادِ پُر سدادِ بندۂ مسکین محمد خیر الدین مؤلفِ ہذا الکتاب ہی ہ اور یہی
اعتقاد خوش بنیادِ ائمۂ اہل سنہ محققانِ اولی الالباب ہی ہ اور نزدیکِ شیعہ
حضرتِ ابوطالب شرعاً بھی مومن بالضرور ہین ہ دلائلِ ایقانِ نبوت اور
عرفان واذعانِ خوارقِ عادت سے وہ متمسکین بالسرور ہین ہ نعم اون دلائلِ
تصدیقِ حضرتِ ابوطالب متحقق الوجود ہے ہ اما اظہارِ اقرار نزدِ طلبِ سیدِ مختار
پس وہ لاریب مفقود ہی ہ اور روایتِ اظہارِ اقرار ہ پس وہ بعد حصرِ سید الابرار
ثابت ہی نزدِ بعض محققینِ اخبار ہ اور چونکہ اوس اظہارِ اقرار پر اتفاقِ ہمہ ائمۂ
کبار نہین ہ تو شرعاً بغیر سکوت بصد نعوت دیگر قیل وقال سزاوار نہین ہ

حبیب ربّ البریات سے ہمیشہ امداد چاہتے تھے ؛ لہٰذا اوس شمع جمال الٰہی پر جان و جان سے مثلِ پروانہ ؛ اونکے عشق و محبت مین کرامت و ملامت غیر کی اونکو پروانہ ؛ اور عدمِ اظہارِ اقرار عند الاصرار ؛ سریست از اسرارِ پروردگار عقلِ عقلا درین ورطہ حیران و بیکار ؛ شعر

درین ورطہ کشتی فروشد ہزار	کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

پس امرِ کبیر جائے خطیر مین لیب یعنی اورا ریب و فی کو قیل و قال نہین سزاوار کہ یہ میدان نزد شہبانِ محکِ امتحان از جائے عجز و انکسار ہے ؛ نعم یہ مقام سپر اندازی ہے ؛ نہ مرام جبر سازی ہے ؛ شعر

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن	کہ جاہا سپر باید انداختن

منہا ما روی ابن سعد و ابن عساکر و صاحب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام عن عمرو بن شعیب بن محمد علیہم الرضوان من اللہ الصمد انہ قال قال ابوطالب کنتُ مع ابن اخی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی المجاز فادرکنی العطش فشکوت الیہ فقلت یا ابن اخی عطشت وما قلت لہ ذلک وانا لا اری عندہ شیئاً الا الجزع فثنی درکہ ثم نزل ای عن الدابۃ النبی کانا راکبین علیہا وقال یا عم اعطشت فقلتُ نعم فاھویٰ بعقبہ الی الارض فاذا بالماء فقال اشرب یا عمی فشربت منہ

شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ حضرت ابوطالب باقصی الغایۃ و احسن وجوہ محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل از ظہور نبوت و بعد از ان بتقدیم رسانید و بے وی طعام نمی خورد و تا

خون شہید انرا از آب اولاتر ست	این خطا از صد ثواب اولاتر ست
کفر او دین ست و دیش نورِ جان	از ابان او جہانی در امان
حاضرِ ناقص ز غائب خوشتر ست	حلقۂ گر کج بود ہم بر در ست
عیب کم کن بندۂ معیوب را	متہم کم کن تو آن محبوب را
ہیچ سِتلطی پیشِ حق مردود نیست	زانکہ قصدش از خریدن سود نیست
چارۂ دل ہا عطائے مبدئیست	دادِ او را قابلیت شرط نیست
بلکہ شرطِ قابلیت دادِ اوست	داد مغز و قابلیت ہست پوست
کوئی نومیدی مرو امیدہاست	سوئی تاریکے مرو خورشید ہاست
ناامیدی را خدا گردن زدست	چون گنہ مانند طاعت آمدست
دست را اندر اَحَد احمد بزن	ای برادر وارہ از بوجہل تن
ما چو طفلانیم یا خیر الوری	دایۂ ما تو یقین در ہر سرا
ای کہ چون تو در زمانہ نیست کس	اللہ اللہ خلق را فریاد رس
مرغ و ماہی در پناہِ عدلِ تست	کیست آن گم گشتہ کش فضلت نجست
دادِ دہ ما را کہ بس زاریم ما	بے نصیب از باغ و گلزاریم ما
وادِ دہ ما را ازین غم کن جدا	دست گیر ای دستِ تو دستِ خدا
صد ہزاران تحفۂ صلوات را	پیش کش کن ای خدا آن ذات را

استغفت صمیم با قلبِ سلیم جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم کے وقت تولد سے حضرتِ ابوطالب خارقِ عادات اور ارہاصِ معجزاتِ جنابِ سید الکائنات سے دائم مشاہدہ فرماتے تھے اور جمیع حادثات و واقعات میں

پیش از بعثت باخبار بحیرا که نام او جرجیس بود وغیر او بشان وی صلے الله علیه وسلم و شیخ ابن حجر عسقلانی گفته که انشاد حضرت ابوطالب این شعر را بعد از بعثت است و معرفت حضرت ابوطالب نبوت آنحضرت را در بسیاری از اخبار آمده و باین تمسک کرده اند شیعه بر اسلام وی و گفته که دیدم کتابے مر علی بن حمزه بصری را که جمع کرده است در وی اشعار حضرت ابوطالب و زعم کرده که وے مسلمان بود و بر اسلام رفته است از عالم و حشویه زعم کرده اند که وی کافر مرده است و استدلال کرده اند بر دعوی بچیزے که نیست دلالت دران انتهی کلام ابن حجر رحمه الله تعالیٰ باز شیخ فرموده که حضرت ابوطالب وقت تزویج آنحضرت صلے الله علیه وسلم بحضرت خدیجة الکبریٰ خطبه خواند که ترجمه او اینست حمد و سپاس مر آن خدای را که ما را از فرزندان حضرت ابراہیم و فروع حضرت اسماعیل علیهما السلام گردانید و از اصل معد و مضر بیرون آورد و نگاهبانان بیت خود و پیشوایان حرم خویش ساخت و خانهٔ خود را بما ارزانی داشت و ما را بر مردمان حاکم گردانید اما بعد بدرستیکه این پسر برادر من که حضرت محمد بن عبدالله است جوانی ست که موازنه کرده نشود با او هیچ مردی از قریش مگر که او فزون آید بران مرد اگرچه در مال او قلت ست و مال سایه ایست زائل و امریست حائل و بتحقیق وی خواستگاری میکند خدیجه بنت خویلد را و میگرداند مهر او را بست شتر مایه از مال من و وی را بخدا سوگند بعد ازین شانی عظیم و امری بزرگ خواهد شد باز شیخ قدس الله سره در وقایع سال هفتم آورده و دیگر محققین مثل علامه قسطلانی و الحبر الفهامة الزرقانی و محمد بن اسحاق وغیرهم رضی الله تعالیٰ عنهم نیز

خوابِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلوئی خود راست میکرد و درون و بیرون
خانہ آنحضرت را ہمراہ خود داشتی و حضرتِ ابوطالب در مدح آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اشعار بسیار دارد و در عہد کفالتِ حضرت ابوطالب نیز در مکہ معظمہ
قحط افتادہ بود ابن عساکر از عروطہ رضی اللہ عنہ آوردہ کہ گفت قدوم آوردم
مکہ را و دران سال قحط عظیم بود پس آمدند قریش نزد حضرت ابوطالب برائی
استسقا پس برآمد حضرت ابوطالب و حال آنکہ گرد وے کودکان بودند از قریش
و میان ایشان کودکی بود مثلِ آفتابِ تابان کہ پردۂ ابر از روئی وی برافتادہ
باشد پس گرفت او را حضرت ابوطالب و چسپانید پشت او را بکعبہ پس اشارت
کرد آن کودک بانگشتِ خود بجانبِ آسمان و حال آنکہ نیست در آسمان
نشانی از ابر پس گرد آمد قطعہائے ابر از ہر جانب و برہم نشستند و باریدن
گرفتند تا روان شد رودہا و پر شد وادی پس حضرتِ ابوطالب در قصیدۂ
خویش کہ در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ ازان و درین امر این شعر ست

ثمال الیتامی عصمة للارامل		وابیض یستسقی الغمام بوجهه

محمد بن اسحاق رحمہ اللہ الخلاق این قصیدہ را زیادہ بہشتاد بیت ذکر کردہ
و گفتہ کہ این ابیات را در وقتے انشا فرمودہ کہ قریش اجتماع کردند بر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم و تنفر کردند از وی کسے را کہ ارادہ میکرد اسلام را و درین ابیات ہجو
و مذمتِ قریش کردہ و رانکار و عداوتِ اوشان مر آنحضرت را و ترغیب نمودہ
بر اطاعت و اذعان و قبول وی صلے اللہ علیہ وسلم و ابن التین گفتہ کہ درین
ابیات دلالت ست برانکہ حضرتِ ابوطالب میدانست نبوت آنحضرت را

و تا این مہم بآخر نرسد و دین خدا ظاہر نگردد دست ازین کار نمیدارم و لوم لائمین
را بگوش ہوش نمی آرم اینچنین فرموده از مجلس برخاستند و انجاح مرام و اتمام
مہام بر ذات رب الانام بگذاشتند پس حضرت ابوطالب را از سخنان رسول
اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رقتے پیدا گردید و جنان و جانش ہمتے ورزید و سید
انس و جان را بہ نشانید و اینچنین معذرتے پسندید کہ ای نور جان و
سرور جنان تو بکار خود مشغول باش ہر زمان و بہر کاریکہ ماموری با تمام
رسان برب الکعبہ کہ تا من زندہ باشم درین جہان بر تو دست نیابند ہمہ
منکران و این اشعار پر انوار انشا فرمود درین تبیان +

وَاللہِ لَن یَنظُرْ اِلَیکَ بِجَمعِہِم	حَتّٰی اُوَیتُ فِی التُّرَابِ دَفِینَا
فَاصْدَعْ بِاَمرِکَ مَا عَلَیکَ غَضَاضَۃٌ	وَابْشِرْ بِذَاکَ وَقَرَّ مِنکَ عُیُونَا
وَدَعَوتَنِی فَعَلِمتُ اَنَّکَ نَاصِحِی	وَلَقَد صَدَقتَ وَکُنتَ فِیہِ اَمِینَا
وَعَرَضتَ دِینًا قَد عَرَفتُ بِاَنَّہٗ	مِنْ خَیرِ اَدیَانِ البَرِیَّۃِ دِینَا
لَولَا المَلَامَۃُ اَو حِذَارِی مَسَبَّۃً	لَوَجَدتَنِی سَمحًا بِذَاکَ مُبِینَا

ترجمہ آن اشعار پر انوار

کس نیارد کرد قصد جانت ای فرزند من	تا نخواہد گشت در خاک لحد عمت دفین
کار فرمان حقت کن ہیچ از خواری مترس	شاد باش ای نور چشم من مشو اندوہگین
بشنوہ اندیشہ ات درشان ما صدقست و مہر	دعوتے کردی و حق در جانب تست ای امین
عرض دینی میکنی ما را و ما را روشن ست	اینکہ از اہل نجاتست آنکہ رو آرد بدین

کہ چون کفار دیدند کہ اسلام روز بروز قوت میگیرد و شانِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ساعت فساعت ارتفاع می پذیرد و قواعد قصرِ شریعت بایمانِ فاروق و سید الشہدا استحکام می یابد و طنطنہ کوس نبوت بمسامع قبائل عرب می رسد و ہجرتگاہِ صحابہ بسوی حبشہ دست قوت میدہد در مقام قتل و اہلاک حضرت سید لولاک برخاستند اما بواسطۂ حمایتِ حضرتِ ابوطالب چیزے اظہار تعرض و تطاول نمی توانستند پس اشرافِ قریش نزد حضرت ابوطالب آمدند و این چنین بیان پیش عم سید انس و جان معروض نمودند کہ یا برادرزادۂ خود را بما سپار و یا آمادہ باش برائے کارزار و یا او را بہ روائح نصائح بر جادۂ رہبت آر کہ خدایان ما را دشنام ندہد و از مذمت آنہا باز ایستد این بگفتند و از مجلس برخاستند پس حضرتِ ابوطالب جناب شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام را طلبیدند و کلام ناہنجار صنادید قریش بمعرض اظہار رسانیدند و بعد ازان این چنین نصیحت نمودند کہ ای فرزند ارجمند بر خود و بر من بہ بخشائی و گرہ ازین کار بستہ بگشائی زبان از طعن و عیب معبودانِ او شان بہ بند و مزید اذیت بر ذاتِ ستودہ صفات خویش مپسند جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم در جواب فرمودند حقا کہ حق حقیقت را احقاق نمودند کہ اے عم نیکوکار وی بزرگ نامدار آنچہ من میگویم و براہیکہ من میپویم ہمہ بامر پروردگار ست و بمددِ خالقِ نور و نار ست خیال کردہ کہ بحمایتِ تو اینکار ست اگر در ابلاغ رسالت مرا معاونت نمائی و با ظہارِ دین خدا من موافقت فرمائے سعادتِ دارین و افتخار کونین حاصل نمائی والا عونِ ربانی و تائیدِ آسمانی مرا کافیست و رفاقتِ رفیقِ حقیقی مرا وافیست

سید المرسلین صلے اللہ و سلم علیہ و آلہ الطاہرین در استحکام شعب بہر نوع
کوشش بلیغ داشتے و در ہیچ وقت از محافظت شفیع الامم صلے اللہ
علیہ وسلم ذات خود را در تساہل نگذاشتے و چون آفتاب عالم تاب حبیب
رب الارباب در مغرب خواب متواتری بودی ہمان وقت حضرت
ابوطالب بر بستر خواب ہرگز ہرگز نیاسودے شمشیر حمائل کردہ گرد خانہ
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم گشت نمودی پروانہ وار گرد آن شمع
گردگار دائم طواف میفرمودی و در روز پسران و برادر زادگان ابصیانت
آنذات قدسی صفات مامور ساختی تاکہ در ملوین از خدمت سید الثقلین
و از حفاظت آن قرۃ العینین بہر لحظہ و ہر آن خود را بپرداختے و این
واقعۂ جور و جفا از ان کفار پر شقا برین حضرات ارباب وفا در ہلال
محرم سال ہفتم از رسالت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آشکار گردید
و چون سہ سال ہمبرین منوال از ان اہل ضلال جور و جفائے پر ملال انجامید
جناب خیر الورا علیہ الصلوۃ والثناء عم پر غم خود را اینچنین آگاہ فرمود کہ ارضہ
بامر الٰہی از ان عہد نامہ تعبیر جور و جفا و قطعیت را در ربود یعنے ہمہ عبارت
ظلم و قطع رحم را از ان صحیفہ خورد برد ساختہ و نام خدا و نام مصطفا را صحیح
و سالم گذاشتہ پس حضرت ابوطالب آنرا تصدیق نمود بدل و جان و گفت
کہ ای حبیب الرحمن برحق ست ہر خدای رب الانام و گواہی میدہم
کہ تو راست میگوئی در ہر کلام بعد از ان حضرت ابوطالب با یاران
از شعب بیرون آمدند و در مجمعے کہ مجمع روسائی قریش بود فوراً خود را رسانیدند

گر ز خواری ملامت من نبودی محترز | | کردمی اظہارِ قبولِ دینِ تو حقا مبین

چون کفار جہدِ حضرتِ ابوطالبِ نامدار در حفظ و حمایتِ جناب سیّدِ مختار مشاہدہ نمودند پس ہمہ درمیانِ خود اتفاق کردہ عہد بستند کہ با بنی ہاشم و بنی المطلب مناکحت و مبایعت و مخالطت و مصاحبت و مکالمت نکنند و در ہیچ امری ایشان را معاونت و مساعدت نمائند و بہر طور قطع ارحام و سلام و کلام برخود لازم دانند و ہیچ وجہ صلح بینہم منعقد نگردانند الا بر قتلِ جنابِ شفیع الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام و عہدنامہ درین باب نوشتہ موکّد بایمان ساختند و چہل کس از روسائے قریش مہرہا بران وثیقہ زدند و در حریر پیچیدہ مشمّع کردہ در خانہ کعبہ آویختند و کاتب آن صحیفہ منوّرا بن عکرمہ بن عامر بود حق جلّ جلالہ و عمّ نوالہ دست آنرا شل نمود پس حضرت ابوطالب با بنی ہاشم و بنی المطلب بنابر کمال احتیاط جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم را مع اصحاب کبار علیہم رضوان اللہ الغفار در شعبِ خویش در آوردند و کافران ازین معنے وقوف یافتہ آن شعب را محاصرہ کردند و ہر کس کہ ازان شعب بیرون آمدی بانواع اذیت او را امتا ذی میگردانیدند و اہل سواق را بران داشتند کہ ہیچ چیز بدست ایشان فروشند و چون در موسم حج ازان شعب بیرون می آمدند و از مردم اطرافی چیزے می خریدند ازان نیز آن کفار منع میکردند و خود بہ بہائی گران خریداری می نمودند حاصل کلام درین مرام اینکہ آن کفار بد شعار بساکنانِ آن شعب اذیتِ بسیار می رسانیدند و حضرت ابوطالب از وفور شفقت بر جناب

وباوجود این ابوجہل لعین وتابعان او مہین لجاج کردند کہ ہرگز نقض
عہدنامہ نکنند انگاہ حضرتِ ابوطالب بایارانِ خویش اربابِ وفاق
ودور اندیش درمیانِ استار کعبہ درآمدند و بر معاندین سید المرسلین
بسا نفرین کردند اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ مَنْ قَطَعَ اَرْحَامَنَا
وَاسْتَحَلَّ مَا یُحَرَّمُ عَلَیْنَا وبسوئی شعبِ خویش بازگشتند وآن جماعتِ
قریش کہ در نقضِ عہدنامہ سعی داشتند برابوجہل وتابعانش غالب آمدند
وصحیفہ را پارہ پارہ کردہ سلاح پوشیدند و بدرِ شعب آمدہ محصوران را بیرون
آوردند تا ہمہ در منازلِ خویش قرار گرفتند ومخالفان ہیچ مقاومت
نتوانستند ودر سال دہم از نبوت بدین امر ظفریاب شدند ودرین
سنہ حضرتِ ابوطالب از دنیا انتقال نمودند وایشان بعمر ہشتاد و ہفت
سالہ بودند در مواہب لدنیہ از ہشام بن السائب رضی اللہ عنہ آوردہ
کہ حضرت ابوطالب قریب وقتِ وفات وجوہ قریش واکابر ایشان را
نزدِ خود جمع کردہ اینچنین وصیت فرمود کہ اے معشر قریش شما برگزیدہ ہای
خدائید از میان خلقِ وی ومن وصیت میکنم شما را بخیر کہ محمد امین
وصدیق ست در قریش وقبائل عرب وبتحقیق آوردہ امریرا کہ مقبول دلہاست
بصد کرامت وعدم اقرار زبانہا ست از روی ترسِ ملامت واللہ می بینم
بسوئی فقرائی عرب وبادیہ نشینان وضعیفان ومسکینان کہ اجابت
میکنند دعوت اورا بہ تصدیق جنان وبزرگ میدارند فرمانِ اورا بصدقِ
دل وجان وگشتند سرہائی اکابرِ قریش نگونسار وخراب گشتہ سرائی ایشان

چون حضرتِ ابو طالب را کفار بر اشرار دیدند بسا تعظیم و تکریم و احترام
و تفخیم نمودند بزعم دو وهم اینکه از حفظ و حمایتِ رسول کریم علیه الصلوة والتسلیم
بسا تنگ شده تشریف آورده اند حضرت ابو طالب فرمود که اکنون عهدنامہ
را که در باب عداوتِ ما نوشته اید مصلحت متعلق بانیست که آنرا پیش
ما بیارید ابو جہل ازین سخن بسا مسرور گردیده و زعم حصول مقصد خویش
در دل ورزیده فوراً آن عهدنامہ را از کعبه گرفتند و پیش حضرتِ ابو طالب
آوردند پس حضرت ابو طالب فرمودند که این صحیفه ہمچنان بمہرہائی
شما مسدود گفتند نعم اے مقتدائے مسعود حضرت ابو طالب این چنین
آشکار نمود که محمد مصطفا علیه الصلوة والثنا مرا آگاه فرمود که حق تعالے
ارضه را برین صحیفه گماشته تا ہر چه تعبیر جور و قطع رحم دران مثبت بود
آنرا خورده محو ساخته و نام خدا و محمدِ مصطفا صحیح و سالم باقی گذاشته پس
اگر درین اِخبار معاذ اللہ کذب شود آشکار تسلیم کنم شما را محمدِ مختار تا ہر چه خواہ
باو کنید شما را سزاوار و اگر درین اِخبار او راست گفتار پس شما از مضمون
صحیفهٔ دل آزار درگذرید اے روسائی جفا کار و با ما عداوت نکنید
زینهار که محمد برحق رسولِ پروردگار پس ہمگنان این سخن را پسندیدند
و دادِ انصاف بلا اِعتساف را برگزیدند و چون آن صحیفه را بکشادند
لاریب ہمچنان یافتند که جناب سیّد المرسلین صلے اللہ وسلم علیه
و آله الطاہرین اِخبار فرموده که سوائی نام خدا و مصطفا ہمه تعبیر جور و جفا را
ارضه محو نموده پس ہمه معاندین شرمسار شدند و از خجالت سرہا در پیش افگندند

وہ اریب ہر زمان سنگہائے ملامت سے برد بار تھے؛ لیکن ہر ملامت مین صد کرامت سے حظ بردار تھے للہ درّ ما افاد فی الفارسی واجاد شعر

عاشقانرا ہر زمان سنگ ملامت میرسد	لیکن اندر ہر ملامت صد کرامت میرسد

نہ حبّ عیال واطفال مین وہ جان نثار تھے؛ نہ ننگ وناموس وخانمان کے وہ طلبگار تھے؛ عشق جانان مین جان وجہان سے دست بردار تھے رضا جوئی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مین دائم اشکبار تھے شعر

آنکس کہ ترا جوید وجان راچہ کند	فرزند وعیال وخانمان راچہ کند
دیوانہ کنی ہردو جہانش بخشی	دیوانۂ تو ہر جہان راچہ کند

یقول المولف المسکین اناقہ الله رحیق المحبین ان رسوخیۃ المحبۃ فی الجنان ؛ وتقویۃ المودۃ والایقان ؛ تحصل بقدر رقوۃ العرفان ؛ واستحضار الاوصاف بالامعان ؛ لان المعرفۃ کالبذر والمحبۃ کالشجر والاتباع کالثمر وانما الاثمار تتبع الاشجار فابو طالب علی وفق رسوخیتہ فی العرفان ؛ وقوۃ فکرہ فی اوصاف سید الانس والجان ؛ بذل فی حب ہذا النبی الاسنی ؛ سر اسرار الاسماء الحسنیٰ تاج روس الانبیاء ؛ سراج نفوس الاصفیاء کنز مراد الرسل العظماء ؛ مرکز وداد اہل الارض والسماء حبیب الله علی الاطلاق ؛ طبیب ذنوب خلائق الخلاق ؛ علیہ ازکی الصلوٰۃ والتسلیم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ مالہ ومالہ من الاشباح وروحہ بالافراح ؛ بغیر التعب والاتراح ؛ فالله الفتاح ؛ اغناہ عن المفتاح ؛ وابعدہ عن المصباح ؛ لظفرہ بالمفتوح والاصباح ؛ ففاز بحضرۃ اقترابہ ؛ وسقی من صفوۃ شرابہ ؛ فہام وطرب ؛ وبالاعداء قد حرب ؛ وعمر ما فقد حرب

و درین دیار و آن فقرا و ضعیفان مساکین گشتند ارباب ایشان از بسکہ معظّمین وانہا بسوی او شان محتاج ترین و گشتند او شان نزد وی مقربین و اینہا ازوی بے نصیب و دور ترین و گشتند او شان در دوستیٔ وی مخلصین و در طاعت و انقیادِ وی با دل صاف والہین اے معشرِ قریش دوستانِ وی باشید و فرمودۂ او را حمایت کنید واللہ کسے متابعت او نکند مگر کہ راہِ رشد یابد و ہیچ یکے سیرتِ او نگیرد مگر کہ نیک بخت باشد و ہمہ کار او بسامان ہویدا گردد و اگر نفس مرا مدتے دست دہد و اجل مرا تاخیری روی نماید البتہ حادثات را از وی باز دارم و واقعات را از وی دفع کنم این وصیت فرمود و رغبتِ اقامت ازین عالم بر بود۔ آے مُحبّ رسول کریم ؛ و سے عاشق صادقِ صمیم ؛ علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ تحبیرِ مسطور اور تقریرِ مذکور سے از بسکہ آشکار ہے ؛ منصفِ غیر متعسف کے نزدیک اظہر من الشمس علے نصف النہار ہے ؛ کہ تصدیقِ جنان باصدقِ جانِ حضرت ابو طالب متحقق بلا انکار ہے ؛ فقط اظہار اقرارِ عمّ سیّدِ مختار بین قیل و قالِ اُولی الابصار ہے ؛ لاریب حضرت ابو طالب بتون بُت پرستون سے بیزار تھے ؛ شرابِ حبّ وحید حضرتِ حبیبِ فرید سے دائم سرشار تھے ؛ اوس شمعِ جمال محبوبِ ذوالجلال پر فدا پروانہ وار تھے ؛ ذاتِ محمد مین اپنی ذات سے فانی لیل و نہار تھے ؛ صفاتِ احمدی مین اپنی صفات سے محو بہمہ اطوار تھے ؛ اونکے نزدیک سوا اوس یگانہ کے ہمہ بیگانہ و اغیار تھے عشقِ حبیب سے خوش نصیب اوسی طبیب کے وہ بیمار تھے ؛ عشقِ حبیب مین

اور عم جنابِ شفیع المذنبین اور اسیطور اہلِ بیت و آلِ طاہرین اور حضرتِ اولیائے متقین اور سائر حضرات انبیا و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ ابدین علی نبینا و علیہم اجمعین پر عالمِ ناسوت و ملکوت مین ظہور پایا ۔ اور بمقتضائے عالمِ اسباب اونکا صدور اصحاب ذی شعور کے مشاہدہ مین آیا ۔ تو وہ سب نزد اہلِ بصائر امرِ اختیاری ہے نہ اہلِ سرائر کے نزدیک وہ کارِ اضطراری ہے واللہ وہ دیدہ و دانستہ رضا بر قضا ہے ۔ قضائے ربانی رضائے صمدانی پر تسلیم و رضا ہے ۔ جو ظاہر مین جور و جفا ہے ۔ وہ اونکے نزدیک عدل و وفا ہے اونکے حال و قال سے یہی آشکار ہے ۔ اونکی زبان خوش عنوان سے یہی ترنم لیل و نہار ہے ۔ شعر

مشتاقِ توام باہمہ جوری و جفائی		محبوبِ منی باہمہ جرمی و خطائی
صاحبِ نظران لافِ محبت نہ پسندند		وانکہ سپر انداختن از تیرِ بلائی
بیدادِ تو عدلست جفائے تو کرامت		دشنامِ تو خوشتر کہ زبیگانہ دعائی

کیونکہ فنائے ذات و صفات اونکا مقام ہے ۔ بقائے صفات و ذات اونکا مرام ہے ۔ اقوال و افعال سے وہ فانی ہین ۔ اوسیکے افعال و اقوال مین وہ جاودانی ہین ۔ یہی اونکا ورد زبان ہے ۔ یہی وردِ انکا حرزِ جان ہے

اَللّٰہُ قُلْ وَذَرِ الْوُجُوْدَ وَمَا حَوٰی		اِنْ کُنْتَ مُرْتَادًا بُلُوْغَ کَمَالِ	
فَالْکُلُّ دُوْنَ اللّٰہِ اِنْ حَقَّقْتَہٗ		عَدَمٌ عَلَی التَّفْصِیْلِ وَالْاِجْمَالِ	
فَالْعَارِفُوْنَ فَنُوْا بِاَنْ لَّمْ یَشْہَدُوْا		شَیْئًا سِوَی الْمُتَکَبِّرِ الْمُتَعَالِ	
وَرَاَوْا سِوَاہُ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ ہَالِکًا		فِی الْحَالِ وَالْمَاضِیْ وَالْاِسْتِقْبَالِ	

وہو فی مقعد صدق طاش ❊ وعند ملیک مقتدر عاش و بلسانہ لحالی کان یترنم بہذا القول

حَنَانَیْكَ بِیْ رِفْقًا وَّمَهْلًا عَلٰی صَدْرِیْ ❊ فَحُبُّكَ اَفْنَانِیْ وَاَفْقَدَنِیْ صَبْرِیْ

اَقُوْلُ وَقَدْ جَلَّ لَمَقَالُ عَنِ الْقَدْرِ ❊ بَدَا لِیْ وَجْهٌ مِّنْكَ فِیْ حَالَةِ السُّکْرِ

فَاَنْکَرْتُ مَا یَبْدُوْ مِنَ الشَّمْسِ وَالْبَدْرِ

جَمَالُكَ قَدْ اَوْدٰی الْقُلُوْبَ فَرَاعَهَا ❊ غُدَاةً اشْتَرَاهَا فِی الْوُجُوْدِ وَبَاعَهَا

اَقُوْلُ وَاُذْنِیْ لَا تَمَلُّ سَمَاعَهَا ❊ لَقَدْ اَنْکَرَتْ نَفْسِیْ عَلَیْكَ طِبَاعَهَا

فَهَا اَنَا مِمَّا بِیْ تَحَیَّرْتُ فِیْ اَمْرِیْ

عَذَابُكَ عَذْبٌ فِی الْقُلُوْبِ نَکَالُهٗ ❊ یَهُوْنُ عَلَیْنَا فِیْ هَوَاكَ احْتِمَالُهٗ

وَوَجْهٌ سَبَانَا حُسْنُهٗ وَکَمَالُهٗ ❊ فَاَسْکَرَنَا مِنْ غَیْرِ خَمْرٍ حَمَالُهٗ

فَلِلّٰهِ مِنْ سُکْرٍ عَلَیْكَ بِلَا خَمْرِ

وَجَدْنَا جِبَالَ الْوَجْدِ فِیْكَ خَفِیْفَةً ❊ کَمَا صَارَ مِنْكَ الْحُبُّ فِیْنَا خَلِیْفَةً

وَقُوِّیَتْ اَسْرَارِیْ وَکَانَتْ ضَعِیْفَةً ❊ نُقِیْمُ حُدُوْدًا فِیْ سُکَارٰی لَطِیْفَةً

وَتَضْرِبُ حَدَّ الْقَتْلِ فِی السِّرِّ وَالْجَهْرِ

شَرَابٌ بِاَفْوَاهِ الْخَوَاطِرِ قَدْ حَلَا ❊ وَکَاْسٌ شَرِبْنَاهُ وَلٰکِنَّهٗ مَلَا

وَقَلْبٌ بِمَنْ نَهْوَاهُ فِی اللَّیْلِ قَدْ جَلَا ❊ مَحَاسِنُهٗ بِالْوَهْمِ فِیْ مَعْلَمِ الْعَلَا

فَیَاْخُذُ مِنْ قَلْبِی الْقِصَاصَ وَلَا یَدْرِیْ

اے محبانِ صادقین و اے معتقدانِ راسخین جو کچھ قضیہ مسطورہ اور قصہ مذکورہ میں شدائدِ ظاہریہ اور مصائب صوریہ نے حسب اقتضائے حکمتِ الٰہیہ اور موافق اراداتِ ازلیہ جناب رحمۃ للعالمین اور حضرات صحابۂ معظمین

التی لیس فوقہا فی الخارج مزید علیہا واما غیرہ علیہ الصلوۃ والسلام فانما توجد
فیہ علی درجۃ من الکمال لا علی اعلی الدرجات وکذلک سائر الانوار الستۃ
من السبعۃ التی اشیر الیہا بالاحرف السبعۃ وھی حرف الادمیۃ وحرف الروحانیۃ
وحرف النبوۃ وحرف الرسالۃ وحرف العلم وحرف القبض وحرف البسط فانہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد بلغ فیہا کلہا غایۃ الغایۃ ونہایۃ النہایۃ بحیث لیس
لاحد من الانبیاء الکرام والرسل العظام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام مبلغ
الوصول ومطمع الحصول لانہم الفرع من ھذا الاصل الاصیل مستفیضون
تحت ظلہ الظلیل وحصلت لہ علیہ الصلوۃ والسلام تلک الاحرف مع سائر النعم
بالاکرام حین کان الحبیب مع الحبیب ولا ثالث فی المشہد والمغیب لانہ اول
المخلوقات علیہ الصلوۃ والتسلیمات فہناک سقیت روحہ الکریمۃ السنیۃ تلک
الانوار القدسیۃ بحیث صارت بہ اصلا لکل ملتمس ومادۃ مفیضۃ لکل
مقتبس فلما دخلت روحہ الباھرۃ فی ذاتہ الطاھرۃ سکنت فیہا سکنی المحبۃ
والرضا والقبول والوصول والوفا فجعلت تمدھا باسرارھا وتمنحہا بمعارفہا وانوارھا
وکانت الذات العالیۃ تترقی شیئا فشیئا علی المعارج الغالیۃ من لدن صغرہ
الی ان بلغ اربعین سنۃ بحفظ من لا یاخذہ نوم ولا سنۃ فزال السراح الذی
بین الذات والروح القدسیۃ وانمحی الحجاب الذی بینہما بالکلیۃ فحصلت
المشاھدۃ المطلقۃ لسید الاکوان حتی صار یشاھد کمشاھدۃ العیان بان اللہ
جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ ھو المحرک بجمیع المخلوقات وناقلہم من حیز
الی حیز فی السکون والحرکات والخلائق بمنزلۃ الظروف والاوانی الفخار لا تملک

ہر ایک رنگ مین وہی بے رنگ اونکے رنگ مین سمایا ہے؛ اوسی بے رنگ کے رنگ مین یہ رنگ اونکے رنگ مین آیا ہے؛ مَارَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ کا جلوہ دکھلایا ہے؛ اوسی نے شرابِ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا جام پلایا ہے؛ وحدۃ الوجود نے عالم شہود مین سرودِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سے یہی ترنم سنایا ہے؛ شعر

من ندیدم درمیانِ کوئے او	در در و دیوار اِلّا روئے او

وَاللّٰهُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ سے وہ ہمیشہ مست ہین؛ نیستیٔ لَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ اِلَّا اللّٰهُ سے دائم ہست ہین؛ ہر فعل مین اوسی فاعلِ حقیقی کے وہ نظارہ ہین ہر عسر و یسر مین رضائے مولا کے طلبگار ہین؛ نسبتِ اغیار سے بیزار اوسی یار کے سب کار خوش اطوار ہین؛ شعر

من از بیگانگان ہرگز ننالم	کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

اخوانی اهل الوحدة الذاتیه عند ذوی القریحة الذکیه لا یفرقون بین القهر واللطف وبین الرفق والعنف والشدة والرخاء والعطیة والبلاء بل نستقر محبتهم بالاضداد وتستمر مودتهم بالاتحاد وینشد لسانهم الحالی هذا بانهم الحالی

هَوَایَ لَهٗ فَرْضٌ تَعَطَّفَ اَمْ جَفَا	وَمَشْرَبُهٗ عَذْبٌ تَکَدَّرَ اَمْ صَفَا
وَکَلْتُ اِلَی الْمَحْبُوْبِ اَمْرِیْ کُلَّهٗ	فَاِنْ شَاءَ اَحْیَانِیْ وَاِنْ شَاءَ اَتْلَفَا

قال الحافظ نجم المسالك سیدی احمد بن المبارك معزیا الی شیخه قطب العارفین مرکز دائرة قرب الواصلین سیدنا عبد العزیز فی کتابه الابریز قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم ان نبینا صلی الله علیه وسلم یختص بالادمیة

للقضاء انتہی ومن ثم کان الامام الحسین رضی اللہ عنہ فی الدارین یبادر من باطنہ لتنفیذ القضاء راضیاً مرضیاً بتلقی البلاء طرباً وفرحاً للانتقال الیٰ دار البقاء ونیل الوصال بالمشاہدۃ واللقاء وان کان سببہ مبایعۃ اہل الکوفۃ بین الورع ولہذا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ان اللہ تعالیٰ ادخر البلاء لاحبابہ کما ادخر الشہادۃ لاولیائہ ہذا ملخص ما فی النفحات النبویۃ وغیرہ من الزبرالدینیۃ قال فی الابریز ان الولی یقدر علی اہلاک الکفرۃ فی آنٍ واحدٍ ومع ذلک اذا حضر المعرکۃ یحرم علیہ ان ینصرف فیہم بشیئ من تلک القدرۃ اقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ملخصاً

اے مُحبِ سعادت شعار ہر فعلِ پروردگار سراسر پُر اسرار ہے اور یہ امر نزدِ ذوی الافکارِ منصفانِ اَخیار خوب آشکار ہے پس قضیۂ عہدِ کفارِ پُر اشرار جو کہ مذکور ہے اور اونکا جور وجفا جو حضرتِ سیدِ مختار پہ مسطور ہے تو اوسمین فوائد واَسرار از بسکہ بسیار ہین اور عوائد سدہ اَطوار بے شمار ہین حضراتِ اولی الابصار اونسے خوب خبردار ہین اور منکرانِ حماقت شعار اونسے محروم ہین واَغیار ہین شانِ سید المرسلین مین ہر طور وہ مُتادِّب ہین بُرہانِ خاتم النبیین مین واہم پہ مُعترضین ہین فیا ایہا الغافل کیف تعادی حبیب خالق النار والنور ام کیف تحارب من یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اعاذنا اللہ من ذلک الارتداد والورد الموفور

لنفسها من المنافع ولا اضرار فارسله الله الی البریة وهو علی تلک المشاهدة الجلیة

والخلائق فی عینه السنیة صور فارغة وذوات خالیة فلا یری الفعل منهم

حتی یدعو علیهم فهلکوا فصارت دعوته رحمة علی رحمة وهدایته نعمة علی نعمة

فظهر مصداق ما قال الله فی کتابه المبین وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

وما قال سید المرسلین انما انا رحمة مهداة للاولین والآخرین صلی الله وسلم

علیه وآله الطاهرین هذه آیة مشاهدته انها الصادقون ولا یدرک غایتها

الاولون والآخرون والکل عن ادراکها بالعجز معترفون شعر

لو کان رسل الله غیر حقیقة ... و محمد خیر البریة ابس ک

هذا النبی الهاشمی هو الذی ... هدی الانام به وبان المسلک

کم آیة لمحمد کم حجة ... عز الولی بها وذل المشرک

دعواته مسموعة مرفوعة ... والحس لیس یصح فیه تشکک

لا شیء اعجب من دلیل واضح ... یحیی به بعض وبعض یهلک

امسک بحبل محمد خیر الوری ... تظفر بفضل ایها المستمسک

واذا عجبت لعاینن فی رفعة ... فعل احمد غایة لا تدرک

قال سیدی عبد الوهاب الشعرانی قدس الله سره النورانی ان الامام الهمام

سیدنا زین العابدین رضی الله عنه لما کان فی السجن ودخل علیه بعض

الاحبة ورای الحدید فی رقبته فحزن وکرب علیه فقال له الامام یا اخی اتری

ان هذا یکربنی ویحزننی ثم مسک الحدید من رقبته وفتته تفتیتا مثل الخیط

ثم مسکه ثانیا ورجعه کما کان ووضعه فی رقبته وقال والله ما هو الا نسیم

بسیار سعی نمودند و میفرمودند کہ اے عم من شرائط صلۂ رحم بجا آوردی و در حق
من ہیچ تقصیرے نکردی خدائے تعالیٰ ترا جزائے خیر دہاد ہذا الملخص ما فی مدارج
السالکین و روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ وغیرہا من زبر اولی الالباب پس
یہ قول علی مرتضیٰ نہ مات مشرکاً جو بالا نگار ہے تو اس سے کفر حضرت ابوطالب
کا آشکار ہے : ای عزیز پر تمیز اسکا جواب باصواب : یہ ہے عند اولی الالباب
کہ اس کفر سے تصدیق جنان مین کچھہ نقصان نہین : آپکے ایمان عند الرحمٰن
مین کچھہ زیان نہین : اور یہ جواب اوسی قول سے بچند وجوہ آشکار ہے
جو حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے نگار ہے : از انجملہ یہ کہ جناب
شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب تصدیق غسل و تجہیز
و تکفین شرعی کا حکم فرمایا : اور حضرت علی مرتضیٰ نے عدم اظہار اقرار پر
اجرائے احکام شرعیہ کو ممنوع ٹھہرایا : پس رسول مقبول نے قول علی مرتضیٰ
کو قبول کیا : اور عدم اجرائے احکام شرعیہ کا حکم دیا : جیسا کہ اِذْہَبْ فَوَارِہٖ
مذکور ہے : کہ تقدیم حکم ظاہر شرع ضرور ہے : وجہ دوسری یہ کہ دعائے جناب
حبیب رب الارباب جو مذکور ہے : کہ غفر اللہ لہ ورحمہ بعد اوس حکم کے
بالا مسطور ہے : تو بغیر تصدیق جنان اوس دعا کا ظہور سید الانس و جان سے
محظور ہے : کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس نزد ذی شعور ہے : کہ اہل کفر نہ لائق
مغفرت پروردگار ہے : ابد الآباد بالاعتماد وہ سزاوار نار ہے : کہ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ فرمان کردگار ہے : اور خاتم الانبیا کے لیئے جواز
استغفار : کفار کے حق مین قبل منع پروردگار : ایک زعم باطل ہے

بجاہ معاذنا و ملاذنا فی یومنا ھذا و یوم النشور

فیا من بات یخفر بالنبی	وعین اللہ شاھدۃ تراہ
اما تخشی من الدیان طردا	وتوذی مصطفاہ مجتباہ
تبارز بالعداوۃ عمک مولی	وتحسب ان ربک لا یراہ
فویل العبد من ایذاء ربی	وایذاء الرسول فقد نہاہ
فبعد حسرۃ من بعد فوت	ستبکی حیث لا یغنی بکاہ
یعض یدیہ من اسف وحزن	وبندام حسرۃ ما قد عراہ
تخف من ویل ایذاء وحاذر	ھجوم الموت من قبل ان تراہ
وبادر بالمتاب وانت حی	لعلک ان تنال بہ رضاہ
ولذ بالمصطفی محبوب رب	رسول قد حباہ واجتباہ
علیہ صلوۃ رب الخلق طرا	سلام عطر الدنیا شذاہ

رد شبہات منکرین دربارۂ حضرت عم سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین

شبہ اول آنکہ چون حضرت ابو طالب وفات یافت حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نزد رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم آمد و گفت کہ ان عمک الضال قد مات پس آنحضرت بگریستند و فرمودند کہ غسل بدہ او را و تجہیز و تکفین وی بجا آر گفت یا رسول اللہ انہ مات مشرکا پس فرمود اذہب فوارہ غفر اللہ لہ ورحمہ و آنحضرت ہمراہ جنازۂ ابو طالب می رفتند و گریہ و زاری

عندك فتلقيه مجملا على الامة قبل ان يقضى اليك وحيه فلا يفهمه احد منك
لعدم تفصيله والتفصيل هو الفرقان وقل رب زدني علما تفصيل ما اجملته
فيّ من معاني التوحيد والاحكام لا زدني احكاما كما توهمه بعضهم فقد كان النبي
صلى الله عليه وسلم يقول اتركوني ما تركتكم انتهى قال في روح البيان وغيره من
زمر اهل الاتقان ان الحق عرّف نبينا عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة
الكرام بان القرآن وان اخذ عنا من حيث معناه بلا واسطة فان انزالنا
اياه مرة اخرى من جهة الواسطة يتضمن فوائد زائدة منها افهام المخاطبين
لان للخلق المخاطبين بالقرآن حكم ارتباطهم بالحق انما هو من جهة سلسلة الترتيب
والوسائط كما هو الظاهر بالنسبة الى اكثرهم فلا يفهمون عن الله الا من تلك الجهة
ومنها معرفتك اكتساء تلك المعاني العبارة الكاملة وتستجلي في مظاهرها من
الحروف والكلمات فتجمع بين كمالاته الباطنة والظاهرة فيتجلى بها روحانيتك
وجسمانيتك ثم يتعدى الامر منك الى امتك فياخذ كل منهم حصته منه علما
وعملا انتهى قال الحافظ ابن المبارك في الابريز معربا الى قطب الواصلين سيدي
عبد العزيز قدس الله اسرارهما وافاض علينا انوارهما ان القران العظيم اندرجت
في معناه علوم الاولين والآخرين لو فسر القران بالمعنى الحقيقي لعلم ظاهر القرآن
وباطنه وعلم من باطنه ما كانت الارواح عليه قبل دخولها في الاشباح وما تكون
بعد المفارقة وعلم منه كيف يستخرج سائر العلوم من القران بها تدرك علوم الخلائق
من اهل السموات والارضين وكيف توجد هذه الشريعة بجامعة بل جميع
الشرائع الماضية وجميع ما اشرنا اليه في اجزاء العلوم السابقة من معرفة العواقب

عند اولی الابصار ÷ کیونکہ محالات ثمر عتبہ سے ہی مغفرت کفار ÷ بغیر توحید وتصدیق انبیائے کبار ÷ اور خدا سے طلب محال شان نبوت کی نہین سزاوار ÷ چہ جائیکہ طلب کرین اوسکو جناب سید مختار ÷ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطہار ÷ کیونکہ اوس طلب سے اونکے لیئے اثبات جہل ہی آشکارہ ÷ کہ وہ عقائد ضروریہ سے ماہر نہ تھے زینہار ÷ معاذ اللہ شان خدا سے نہ تھے وہ خبردار ÷ حالانکہ جہالت وضلالت سے وہ دائم معصوم ہین بصد اقتدار ÷ قال فی الشفاء وغیرہ من زبر الکملاء ان الانبیاء علیہم الصلوۃ والثناء معصومون قبل النبوۃ من الجہل باللہ وصفاتہ والتشکک فی شیئ من ذلک وقد تعاضدت الاخبار والآثار بتنزیہہم عن ہذہ النقیصۃ منذ ولدوا ونشأتہم علی التوحید والایمان ومعرفۃ الاسرار واشراق الانوار ولطائف السعادۃ وشرائف السیادۃ ومستند ہذا الباب النقل ثم قال وقد استبان لک مما قررناہ ما ہو حق من عصمتہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الجہل باللہ وصفاتہ وکونہ علے حالۃ تنافی العلم بشیئ من ذلک کلہ بعد النبوۃ عقلاً واجماعاً وقبلہا سمعاً ونقلاً وبشیئ مما قررہ من امور الشرع قطعاً وتنزیہہ عن الکبائر اجماعاً وعن الصغائر تحقیقاً وجمہور الفقہاء علی ذلک من اصحاب الامام ابی حنیفۃ ومالک والشافعی رضی اللہ عنہم انتہی ملخصاً قال فی الفتوحات المکیۃ وغیرہ من الزبر السنیۃ ان القرآن حصل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نزول جبریل علیہ السلام بہ مجملاً غیر مفصل الآیات والسور فلہذا کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعجل بہ حین کان جبریل ینزل علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقرآن فقیل لہ لا تعجل بالقرآن الذی

صلوٰۃ ابصال عنک لا تنفصل	علیک صلوٰۃ اللہ منہ تواصلت

لبِّ لباب فی ہذا الباب یہ ہے کہ جب متحقق ہوا عند اولی الابصار؛ کہ تولد ہوئے ہمہ حضراتِ انبیائے کبار؛ با ایمان و احسان و معرفتِ اسرار؛ معصوم مین جہالت سے در ذات و صفات کردگار؛ خصوصًا جنابِ رسالت مآب شفیعِ روز شمار؛ کہ قبلِ تولد ماہر ہین بہ تعلیم پروردگار؛ ہمہ احوالِ اوّلین و آخرین سے بجمیعِ اطوار؛ معلم اہل سموات و ارضین ہین بہمہ علوم و اخبار؛ ماہر بجمیعِ علومِ قرآن پُر اسرار؛ قبلِ نزولِ جبریل علیہ السلام بفرقانِ پُر انوار؛ یہ قرآن ایک قطرہ ہے پیشِ دریائے علومِ سیدِ مختار طاعت الٰہی مین جنابِ سید الابرار؛ نہ محتاج نزولِ جبریل بفرمانِ خالق نور و نار؛ آپکے وجودِ پُر جود سے بغیر امر آشکار؛ صادر ہوتے ہمہ افعال و اقوال حسب رضائے پروردگار؛ اونکے علم سے مخفی نہین آسمان و زمین مین کوئی کار؛ ماکان و مایکون سے لاریب وہ خبر دار؛ تو کیونکر بغیر تصدیقِ عمّ رفیقِ نامدار؛ اونکے لیئے خدا سے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کرین استغفار؛ واللہ وہ استغفار بغیر تصدیقِ جنان ممکن نہین زنہار؛ اور چونکہ ذات سید الکائنات ذوالجنتین ہے بالبینات مظہر الوہیت و عبودیت ربوبیت و مربوبیت ہی باجمیع صفات؛ تو ثبوتِ تصدیقِ جنان اور عدمِ اقرارِ لسان ہر دو پر آپنے حکم مرتب فرمایا؛ ہر ایک مقام نے اپنا مرام حسب ظاہر و باطن لاکلام کما حقہ پایا؛ یہی آپکی ذات کے سزاوار ہے؛ یہی عین عدالت آشکار ہے؛ ہر ایک اہلِ حق

والعلوم المتعلقة باحوال الثقلين ومعرفة سائر اللغات وغير ذلك مما ذكرناه
ومما لم نذكره وكل ذلك قطرة من البحر الذى فى باطنه صلى الله عليه وسلم
فلو فهم القرآن بهذا الطريق يظهر عند ذلك ما تدهش منه العقول وتطيش
عند سماعه ويتحقق انه لو اجتمع اهل السموات والارض على ان ياتوا بسطر
واحد من القرآن الشريف لما قدروا عليه فسبحان من خص نبينا صلى الله عليه
وسلم بالاسرار التى لا تكيف ولا تطاق وايضا قال فيه وقد انزل هذا القرآن
على سبعة احرف منها حرف العلم ونور هذا الحرف ينفى الجهل عن صاحبه ويصير
به عارفا حتى لو فرض شخص خلق فى شاهق جبل ولم يخالط احدا وترك هناك
كذا ثم جيئى به الى المدينة وقد امده الله بنور هذا الحرف فانه لا يقدر ان يتكلم
معه من تعاطى العلم طول عمره فى باب من الابواب فكيف علم النبى صلى الله
عليه وسلم انتهى ومن ثم قال الله فاطر الارض والسماء ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء

فانت رسول الله اعظم كائن ... وانت لكل الخلق بالحق مرسل
عليك مدار الخلق اذ انت قطبه ... وانت منار الحق تعلو وتعدل
فؤادك بيت الله دار علومه ... وباب عليه منه للحق يدخل
ينابيع علم الله منه تفجرت ... ففى كل حى منه لله منهل
منحت بفيض الفضل كل مفضل ... فكل له فضل به منك يفضل
تجليت جل الله فى وجه آدم ... فسجد له الاملاك حين توسلوا
فيا مدة الامداد نقطة خطه ... ويا ذروة الاطلاق اذ يتسلسل
محال يحول القلب عنك وانني ... وحقك لا اسلو ولا اتحول

نعم اندر دولت گر بہ رنج کہ راش جا گیرد		نہ بینی تا ابد سوئے پریشان وحیرانی

ای حاذقِ صفی وے صادقِ وفی یہ فرمانِ خوش عنوان حبیب رب العباد
کہ حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ ابوطالب را جزائی خیر دہاد؛ دعائے حصولِ خیر
بیقیل وقال ہے؛ تصدیقِ حضرت ابوطالب پر دال ہے؛ کیونکہ جمیع حسناتِ کفار
محبطہ ہین نزد اولی الابصار لما قال اللہ فی حق الکفار قہرا مقہورا: وَقَدِمْنَا
اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا: ولقوله سید الانس والجان فی حق
عبد اللہ بن جدعان لا ینفعه ما کان یصل الرحم ویطعم المساکین لانه لم یقل یوما
رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین: پس حسناتِ کفار: نہ لائق جزائے خیر زینہار؛
دارِ آخرت ہین نزد اولی الابصار: کیونکہ اہلِ کفر کو جزائی حسنات لاریب
دنیا مین حاصل ہے بالبینات قال فی تفسیر البقاعی والتحبیر وغیرهما من زبر
البحار بان الکافر یوقف علی ما عمله من خیر علی انه جوزی به فی الدنیا وانه
احبط لبنائه علی غیر اساس الایمان فهو صورة بلا معنی لیشتد ندمه ویقوی
حزنه واسفه والمومن یراه لیشتد سروره به وفی جانب الشر یراه المومن ویعلم انه
قد غفرله فیکمل فرحه والکافر یراه فیشتد حزنه وترحه ولا یلزم من مجرد الروئیة
المجازاة کما فی حق المومن وذلك من فضل اللہ تعالیٰ علی من یشاء من عباده پس
دعائے حضرت حبیب رب العباد: کہ حق تعالیٰ ابوطالب را جزائے خیر دہاد؛
جو ادائے صلۂ رحم وغیرہ مین مذکور ہے: کمالِ شفقتِ حضرت ابوطالب
مین مسطور ہے: تصدیقِ جنان پر اوسکی اساس ہے: یہ امر اظہر من الشمس
بلا التباس ہے: محبتِ اہلِ انصاف کے لیئے ایک حرف کافی وبسیار ہے:

اپنے حق سے واصل ہے ÷ فیضِ خالق وخلق ہر ایک حاصل ہے ÷ کیونکہ
وہ ذات مستفیضِ اوّل و مفیضِ ثانی ہے ÷ فیضِ نورِ قدیم ذاتِ ربّانی ہے ÷
قال العلامۃ داود بن محمود قدس اللہ سرّہ المسعود فی شرح فصوص الحکم
ولما کانت حقیقتہ الانسانیۃ مشتملۃً علی الجہتین الالہیۃ والعبودیۃ فلا تصح
لہا الربوبیۃ المطلقۃ اصالۃ بل تبعیۃ وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف
والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات لتتصرف فی العوالم وفی نفسہا وبشریتہا
ایضا لانہا من العوالم وبکاؤہ علیہ الصلوۃ والسلام وضیق صدرہ فی بعض
الامور لا ینافی ما ذکر فانہ من بعض مقتضیات ذاتہ وصفاتہ ولا یعزب
عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول
انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ انتہی ÷

زہے عزّ و علائے منتہائے اوجِ انسانی ۔ نبیِّ بشر مبشر مہبطِ تنزیلِ فرقانی
امیرِ عالمِ امری شہِ معمورۂ خلقی ۔ ادیبِ علوی و سفلی رسولِ انسی و جانی
ظہورِ کاملِ ذات و صفاتِ حضرتِ یزدانی ۔ حبیبِ سیّد و محبوبِ خاصِ الخاص ربّانی
رحیمی رحمۃً للعالمینِ شافعِ خلقے ۔ کریمِ اکرمُ الخلقِ سراپا فیضِ رحمانی
درخشان آفتابِ حسنِ محبوبے ۔ چہ شمعِ صبح در بزمش نمائد ماہِ کنعانی
شبستانِ جہان روشن ز نورِ ماہِ روئے او ۔ ز تابِ شعلۂ رویش کند خورشید رخشانی
کند در یک نگہ واجب نما آئینۂ دل را ۔ بیک چشمک زند اندر رخش زنگارِ امکانی
حق اندر شانِ تشبیہی محمد نامِ خود خواندہ ۔ محمد غیرِ حق نبود بحکمِ قولِ عرفانی
چہ وسعت دادہ یارب بخُلقِ آن عظیم الشان ۔ کہ انّی عبدہ گوید بجائے قولِ سبحانی

فرمایا ہے ؛ جیساکہ صحیح بخاری مین یہ حدیث مسطور ہے ؛ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکور ہے ؛ کہ اہون اہل النار عذابا ابو طالب منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ اور تیسری حدیث مین مسطور ہے آشکار کہ لولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار ؛ اور ایسا ہی حدیث شریف مین ہے نگار کہ ہو فی ضحضاح من النار پس اگر حضرت ابو طالب اہل تصدیق جنان ہین ؛ تو کیون اسقدر مبتلائے عذاب نیران ہین ؛ عذاب عدم اظہار اقرار ؛ مثل عذاب ترک نماز و روزہ ہے آشکار ؛ کما عن المحققین اولی الابصار ؛ پس اسقدر مزید عذاب نیران منافیٔ تصدیق ہے بیگمان ؛ تو اسکا جواب باصواب ؛ یہ ہے عند اولی الالباب کہ قال اللہ جل جلالہ وعلی لعالمین عونوالہ فی کتابہ قولا منیرا ؛ یا نساء النبی من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا ؛ قال فی التحبیر والعرائس وروح البیان وغیرہا فی تفاسیر اہل الحق ان الذنب یعظم بعظم جانیہ وزیادۃ قبحہ تابعۃ لزیادۃ شرف المذنب والنعمۃ علیہ فلما کانت الازواج المطہرۃ امہات المومنین واشرف نساء العالمین کان الذنب منہن اقبح علی تقدیر صدورہ وعقوبۃ الاقبح اشد واضعف وللہ در ما افاد فی المثنوی

آنچہ عین لطف باشد بر عوام		قہر شد بر عشق کیشان کرام

ومن ثم قالوا حسنات الابرار سیئات المقربین ولا یخفی علی اللبیب الاریب ان الثواب والعقاب علی قدر نفاسۃ النفس وخستہا یزید وینقص وان زیادۃ العقوبۃ علی الجرم من امارات الفضیلۃ کحد الحر والعبد وتقلیل ذلک من امارات النقص وذلک لان اہل السعادۃ علی صنفین صنف منہم السعید والآخر الاسعد

اور مبغض اہل عتساف کے نزدیک ایک دفتر غیر وافی و بیکار ہے ؛ اللهم احفظنا من خسران العلم والجهول ؛ واعصمنا من خذلان اليوم المهول ؛ وبلغنا غاية المقصود والمسئول ؛ واخلع علينا خلع الجود والقبول ؛ بحق حبيبك نبی الانبياء والمرسلين وبحرمة محبيه وآله وصحابه الطاهرين وتعلم تغرد عنادل ارواحنا بهذا فی كل حين بسهر الليالی وارسال اللآلی والقلب الحزين شعر

عَلٰی اَبْوَابِكُمْ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ
قَلِيْلُ الصَّبْرِ نَاصِرُهٗ قَلِيْلُ

لَهٗ اَسَفٌ عَلٰی مَا كَانَ مِنْهُ
وَحُزْنٌ مِنْ صُدُوْدِكُمْ طَوِيْلُ

يَمُدُّ اِلَيْكُمُوْ كَفَّ افْتِقَارٍ
وَدَمْعُ الْعَيْنِ مِنْ اَسَفٍ يَسِيْلُ

يَرَى الْاَحْبَابَ قَدْ وَرَدُوْا جَمِيْعًا
وَلَيْسَ لَهٗ اِلٰی وِرْدٍ سَبِيْلُ

وَكَيْفَ يُضَامُ جَارُكُمُوْ وَاَنْتُمْ
كِرَامٌ لَا يُضَامُ لَكُمْ نَزِيْلُ

فَاِنْ تُرْضِيْكُمُوْ طَرْدِيْ وَبُعْدِيْ
فَصَبْرِيْ فِيْ مَحَبَّتِكُمْ جَمِيْلُ

وَحَقِّ وِلَائِكُمْ وَشَدِيْدِ شَوْقِيْ
سُلُوِّيْ عَنْ هَوَاكُمْ مُسْتَحِيْلُ

قَطَعْتُ بِحُبِّكُمْ اَيَّامَ عُمْرِيْ
فَلَا اَسْلُوْ وَقَدْ بَقِيَ الْقَلِيْلُ

تُحَدِّثُنِی الصَّبَا عَنْكُمْ حَدِيْثًا
يَصِحُّ بِنَشْرِهٖ الْجِسْمُ الْعَلِيْلُ

فَاَشْكُرُ مَنْ شَذَاهَا حِيْنَ هَبَّتْ
وَاَنْظُرُ حَيْثُ مَا مَالَتْ اَمِيْلُ

وَتَرْوِيْ عَنْ شَفِيْعِ الْخَلْقِ طُرًّا
حَدِيْثًا فِيْهِ لِلْمُضْنٰی دَلِيْلُ

هُوَ الْمُخْتَارُ مِنْ كُلِّ الْبَرَايَا
هُوَ الْهَادِی الْبَشِيْرُ هُوَ الْجَلِيْلُ

عَلَيْهِ مِنَ الْمُهَيْمِنِ كُلَّ وَقْتٍ
سَلَامٌ دَائِمًا اَبَدًا جَمِيْلُ

دوسرا شبہ یہ کہ حدیث شریف مین آیا ہی ؛ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

إذا أُنسا هِدُ مَن يُحِبُّ حَاحُ

وَهَبتُكَ قَلباً لَم تَزَل فِيهِ ثاوِيًا
وَأَظهَرتُ وُدًّا فِي الحَشا لَكَ طَاوِيَا

وَآلَيتُ إِنِّي لا أَرَى عَنكَ سَالِيًا
رَضِيتُ بِمَا تَرضَى إِذَا كُنتَ رَاضِيَا

وَإِلَّا فَحَسبِي فِي الوُجُودِ صِيَاحُ

ملخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابوطالب عمّ شفیع المذنبین ؛ ازروئے قرابتِ سیّد المرسلین ؛ وتربیّت وشفقتِ حبیبِ ربّ العالمین ؛ وتائیدِ اظہارِ دینِ متینِ خالقِ آسمان وزمین ؛ صاحبِ مراتبِ عالیہ اور مآربِ غالیہ ہین بالیقین ؛ عشقِ محمدی مین اپنی صفات وذات سے فانی تھے پروانہ وار ؛ محبتِ احمدی مین جاودانی تھے ہمہ حرکات وسکنات سے دست بردار اوس محبوبِ ذوالجلال پہ مال ومنالِ جہان وجانسے تھے دائم نثار ؛ یہی اونکا وردِ زبان حرزِ جان تہالیل ونہار ؛ شعر

إِنَّ الحَبِيبَ الَّذِي يُرضِيهِ سَفكُ دَمِي
دَمِي حَلَالٌ لَهُ فِي الحِلِّ وَالحَرَمِ

وَاللهِ لَو عَلِمَت رُوحِي بِمَن عَلِقَت
قَامَت عَلَى رَأسِهَا فَضلًا عَنِ القَدَمِ

يَا لَائِمِي لَا تَلُمنِي فِي هَوَاهُ فَلَو
عَايَنتَ مِنهُ الَّذِي عَايَنتُ لَم تَلُمِ

يَطُوفُ بِالبَيتِ قَومٌ لَا بِجَارِحَةٍ
بِاللهِ طَافُوا فَأَغنَاهُم عَنِ الحَرَمِ

ضَحَّى الحَبِيبُ بِنَفسِي يَومَ عِيدِهِمِ
وَالنَّاسُ ضَحُّوا بِمِثلِ الشَّاةِ وَالنَّعَمِ

لِلنَّاسِ حَجٌّ وَلِي حَجٌّ إِلَى سَكَنِي
تُهدِي الأَضَاحِي وَأُهدِي مُهجَتِي وَدَمِي

پس چونکہ حضرت ابوطالب باوصافِ حمیدہ شریف ہین ؛ فضائل وشمائل مین ازبسکہ منیف ہین ؛ اور انسے عدمِ اظہارِ اقرار باوجودِ اصرارِ سیّدِ مختار

فالسعید من اهل الجنة الصوریة والاسعد من اهل الجنة المعنویه فاذا صدرت من السعید طاعة فاعطی بها اجرا واحدا من الجنة وان صدرت منه معصیة فاعطی بها عذابا واحدا من النار واذا صدرت من الاسعد طاعة فاعطی بها اجرا مرتین وذلك بان یزید له بها درجة فی الجنة الصوریة ودرجة فی الجنة المعنویة وهی قربة العندیة وان صدرت منه معصیة یضاعف له العذاب ضعفین بنقص درجته من الجنة الصوریة ومس الم النار وبنقص مرتبته من القربة ومس الم البعد فهو منتعل بنعلین یغلی منهما دماغه ومن هنا دعاء السری السقطی قدس الله سره بلطف الاحباب اللهم ان کنت تعذبنی بشیء فلا تعذبنی بذل الحجاب شعر

ابا سید الکل المحاسن قد حوی	ومن هجره داء ومن وصله دوا
ومن بعده سقم ومن قربه قوی	اتترك من یهواك فی معرك النوا

وتمنع ود الوصل وذاك مباح

فلو سمعت اذناك فی اللیل اننی	لرقت لما بی من هواك وحنتی
حنانیك بی کم ذا تجدد محنتی	وتظهر فی وقت التجلی لفتنتی

علی وابدی الواردات صحاح

اتطلب منی فی هواك تسترا	وقد نال غیری منك ما یتخیرا
وفی حلل لتقریب یمشی تبخترا	واترك مقصوص الجناح محیرا

وغیری له عند السماع جناح

وحسبك ربع القصد منی قد عفا	وحسن عزائی للجفاء قد انتفی
فان بحت فاعذرنی فقد برح الجفا	فلیس علی من صاح فی وحدة الصفا

اعظم من حد عیر المحصن وعوتب الانبیاء الکرام علیہم الصلوۃ والسلام بما لا تعاتب بہ الامم علی الدوام لُبِّ لباب فی ہذا الباب یہ کہ جو حدیثیں دربارۂ عذاب حضرت ابوطالب ثابت ہیں عند المحققین وہ ہرگز ہرگز نہ مانع تصدیق عتیق ہیں نزد منصفین اگرچہ اس امر کے منکر ہوں معاندان شفیع المذنبین اللہم اھد نفوس المنکرین رشدھا وذکرہم اھوال الموت وما بعدھا فانہم فی فلوات الجہالۃ یسرحون وفی غمرات الضلالۃ یعمھون ویحسبون انہم یحسنون صنعا وتاللہ انہم لیصنعون شنعا شعر

یَا وَیْحَ مَنْ ضَلَّ سَبِیْلَ الْھُدیٰ	وَفَاتَہٗ مِنْکَ بُلُوْغُ الْمَرَام
اَنِبْ اِلَی اللّٰہِ وَتُبْ وَاسْتَقِمْ	مِنْ قَبْلِ اَنْ تَشْرَبَ کَاسَ الْحِمَام
اِلیٰ مَتیٰ اَنْتَ تُرَیٰ غَادِیًا	وَرَائِحًا فِی لُجِّ مَوْجِ الْغَرَام
وَاِنْ تَخَفْ قُبْحَ ذُنُوْبٍ مَضَتْ	فَلُذْ بِمَوْلَی الْخَلْقِ خَیْرِ الْاَنَام
مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ مِنْ ہَاشِمٍ	اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ بِلَا الْکَلَام
صَلَّی عَلَیْہِ اللّٰہُ مَا اَشْرَقَتْ	طَلَائِعُ الصُّبْحِ وَوَلَّی الظَّلَام

تیسرا شبہ یہ کہ حضرت ابوطالب سے مذکور ہے چنانچہ تفسیر تحبیر وکبیر و بحر الدرر وغیرہا میں مسطور ہے کہ آپنے مرض الموت میں ایسا فرمایا ہی اور یہ فرمان روبروئے صنادید قریش ظہور میں آیا ہے کہ سوف اموت علی ملۃ الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف پس اس سے یہ امر ظاہر باہر ہی صاف صاف کہ تصدیق جناب عم سید انس و جان مفقود ہے لا ریب عند الرحمان اونکا ایمان نابود ہے کیونکہ ایک حدیث میں مسطور ہے کہ

ظہور مین آیا ؛ اگرچہ مقتضائے حکمت ازلیہ اور فحوائے قدرت سرمدیہ نے
ہمقام مین اپنا ہنر دکھلایا ؛ اما شرعاً اوس عدم اقرار نے بہ نسبت
حضرت ابوطالب قرار پایا ؛ عظمت ذنب و طاعت کو حسب عظمت
مذنب و مطیع حکمت البتہ نے مقرر ٹھہرایا ؛ جیسا کہ ازواج مطہرات سید الکائنات
علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کی شان رفیع البیان مین مذکور ہے ؛
کہ یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ
مسطور ہے ؛ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ
اسکے بعد نگارہی ؛ اور چونکہ بلا تخصیص مورد خاص عام لفظ پر از روئے
اصول علم کا مدار ہے ؛ تو ہر ایک مذنب فخیم کے لیئے عذاب جسیم ہے ؛ اور
ہر ایک مطیع کریم کے لیئے ثواب عظیم ہی ؛ تو عذاب ضعفین سے وہ منتعلین
ہی ؛ اور ثواب مرتین سے وہ اہل نعلتین ہے ؛ پس کثرت عذاب موجب
شرافت ہے عند البصیر ؛ نہ سبب رذالت ہی کما توہمہ الضریر ؛ حد حر و عبد
و محصن و غیر محصن سے یہ امر ہے از بسکہ مستنیر ؛ پس کثرت عذاب نہ موجب
عدم تصدیق ہی عند المنصفین ؛ بلکہ مثبت تصدیق انیق ہی نزد موقنین کیونکہ
وہ عم جناب سید المرسلین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ؛ رسالت رسول کریم
علیہ الصلوۃ والتسلیم سے خوب ماہر تھے بالیقین ؛ اور عذاب عالم و جاہل مین
تفاوت بسیار ہی ؛ اور عذاب نبی و امتی مین بھی فرق بے شمار ہے ؛
قال فی الاسئلۃ المفحمۃ وغیرہ من الزبر المفخمۃ ان عقوبۃ من عصی اللہ تعالی عن
العلم اکثر من عقوبۃ من یعصیہ عن الجہل وحد الحر اعظم من حد العبد وحد المحصن

ان العرب لم یرسل الیهم رسول بعد سیدنا اسماعیل علیه الصلوة والسلام لان
ثبوتها فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلی الله علیه
وآله وسلم ومن اهل الفترة من لم یشرك ولم یوحد ولا دخل فی شریعة ولا اخترع
لنفسه دینا بل بقی مدة عمره علی حالة غفلة عن هذا کله فلا تعذیب علیه بالاتفاق
وقال بعض اهل السنة من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اهل الفترة من العرب
وان عبدوا الاصنام وقد تحقق جماعة من اهل الفترة وکان والداه صلی الله
علیه وسلم منهم رضی الله عنهما انتهی ملخصا قال الله تعالیٰ وجعلها ای کلمة التوحید
التی تکلم بها سیدنا ابراهیم علیه السلام من قوله اننی براء مما تعبدون الا الذی
عبارة عنها کلمة هی قول لا اله الا الله باقیة فی عقبه ای فی ذریته فلا یزال
فیهم نسلا بعد نسل من یوحد الله ویدعو الی توحیده وتفریده الی قیام الساعة
لعلهم یرجعون ای لعل من اشرك منهم یرجع بدعاء من وحد الله منهم هذا
ملخص ما فی التفسیر الکبیر والتحبیر والجامع الکبیر وروح البیان وغایة الامانی وغیرها

اے محبِ صمیم وے لبیبِ سلیم اِس جلد اول مین یہ بیان مفصل مسطور ہے؛
امّا یہان یہ بیان بطورِ مجمل مذکور ہے۔ کہ اہل فترت کا ایمان مثل ہمارے
تصدیقِ جنان ہی؛ اور اونپر عدمِ لزومِ اقرارِ لسان ہے؛ کیونکہ اقرارِ زبان
اَحکامِ شرعیہ سے بیگمان ہی؛ مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ از بسکہ عیان ہے؛
اور اَحکامِ شرعیہ سے وہ مخاطب نہین؛ تو عدمِ اقرار پر وہ ہرگز معاتب
نہین؛ بلکہ ترکِ تصدیق پر بھی اونکو عذاب نہین زینہار؛ جیسا کہ ہی فرمان
واجب الاذعان مین ہی آشکار؛ قال الله فی کتابه قولا اصولا وما کنا معذبین

ای وانتهت رسالته بانتقاله من الدنیا کیفیة الرسل علیهم الصلوة والسلام

آشکارہ کہ عبدالمطلب وقومہ کلھم فی النار ؛ تو اسکا جواب باصواب ؛ اسطور
ہی عنداولی الالباب ؛ کہ ہمہ آباؤ اجدادِ جناب سید المرسلین ؛ اور جملہ اُمہات
شفیع المذنبین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطیبین ؛ اہل ایمان واہلِ جنان
ہین بالیقین ؛ سیدنا آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبداللہ کوئی فرد اونمین
نہین ازمشرکین ؛ بعض حضراتِ اونمین رتبۂ نبوت سے فائزین ؛ اور باقی
ہمہ ساداتِ حضراتِ اولیائے متقین ؛ صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا
وعلیہم اجمعین ؛ اور یہ اعتقادِ مذکور نورٌ علےٰ نور صریحاً بے فتور سطور کتاب اللہ
سے آشکارہی ؛ اور ایسا ہی اَخبارِ نبویہ اور احادیث وآثارِ مرضیہ مین نگا
ہی ؛ اور یہی ہی اجماع ائمہ اہل سنۃ اولی الابصار سے ؛ چنانچہ اس اول جلد
عقائدِ خیوریہ مین یہی بیانِ مُصرح پُرانوار ہی ؛ قال فی التمہید فی اصول التوحید
ان اہل الفترۃ ان لم یومنوا فلا یحکم بکفرھم لترکھم الایمان لانہ ما کان واجبا
علیھم بدلیل قولہ تعالیٰ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ثم لو تفکر
احد منھم وعلم ان لہ صانعا واعتقد بہ الا انہ لم یقر بلسانہ فانہ یکون مومنا
لان الاقرار من الاحکام ووجوبھا یتعلق بالسماع ولم یوجد وھو لا یدری
کیف الاقرار فلا شک فی ایمانہ بحکم الاعتقاد انتھی قال فی السیرۃ الحلبیۃ
والفتوحات الغیبیۃ والفوائد البارزیۃ والاکمال وابکار الافکار وغیرھا
من زبر الابرار ولا یقطع بکفر من مات فی زمن الفترۃ فلم یکن حکمہ حکم الکفار
المشرکین الذین شھدوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی علیہ اہل السنۃ
والجماعۃ انہ لا یجب الایمان والتوحید الا بارسال الرسل ومن المقرر المعلوم

لا الٰہ الا اللّٰہ ہو عند اولی الابصار ؛ اسی کلمۂ طیبہ کو باقی رکھ میری اولاد مین ای کردگار ؛ کہ یکے بعد دیگرے اہلِ توحید و تجرید ہو متصل تا بروزِ شمار ؛ جو شخص اون سے مشرک ہو شرک سے باز آوے بہ پندِ موحدِ مختار ؛ قال فی التحرید والجامع الکبیر وسبل النجاۃ وغیرھا من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن جریج رضی اللّٰہ عنہم فی قولہ رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی لا تزال من ذریۃ سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ناس علی الفطرۃ یعبدون اللّٰہ تعالی ویوافق ھذا قولہ عز وجل وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لاسیما فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلوا اوکثروا ولاریب ان امۃ مسلمۃ کانت من ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ونبینا منھم قطعا باتفاق الائمۃ الاعلام وصرحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار التوحید والاسلام فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ثم ساقوا البراھین تشھد بان اجداد نبینا الی سیدنا عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ کلھم ارباب التوحید والاسلام ولا عبرۃ بجز عبیل اللئام انتہی ملخصا واخرج ابن جریر عن مجاھد رضی اللّٰہ عنہما فی قولہ تعالی عن سیدنا ابراھیم علیہ السلام واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام اجاب اللّٰہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام یعنی آیت رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي کی تفسیر مین مذکور ہے ؛ تحریر و جامع کبیر و سبل نجات و غیرہا زبر ثقات مین بروایتِ ابن جریج مسطور ہے ؛ کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی اولاد مین علی الدوام ؛ بسے مردمان طریقِ اسلام پر تھے عابدانِ حضرتِ ملکِ علام ؛ اور موافق اسی حدیث کرے

حتی نبعث رسولا؛ کیونکہ نہین لازم توحید پروردگار؛ مگر بارسالِ حضرات
رُسلِ کبار؛ اور یہ امر بھی تحقیق و معلوم ہو نزدِ ہر نبیل؛ کہ سوئے عرب
کوئی رسول مرسول نہین بعد حضرت اسماعیل؛ اور ثبوتِ رسالت اجرائے
اَحکامِ دنیا مین بعد الرسول؛ خصائص خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء سے
ہو عند الفحول؛ پس جس اہل فترت نے نہ شرک کیا بذاتِ پروردگار؛ اور
نہ معتقد ہوا بتوحیدِ حضرتِ کردگار؛ اور نہ کسی شریعت مین داخل ہوا اور نہ
پیدا کیا اپنے لیئے کوئی دین؛ بلکہ اِن سب امور سے تمام عمر غافل رہا مثلِ
غافلین؛ پس نہین عذاب اوسپر باتفاق علمائے کبار؛ اور جملہ اہل
فترت یہی قسم ہو عند اولی الابصار؛ اور فرمایا اُن بعض اہلِ سنت نے جو علمائے ائمہ
اَعلام؛ نہین عذاب عرب اہلِ فترت پر اگرچہ کرتے رہے عبادتِ اصنام
اور اہلِ توحید تہا ایک گروہ اہل فترت سے آشکار؛ اور تفصیل بعض اُن
حضرات کی اسی جلدِ اوّل مین ہو نگار؛ از انجملہ والدین شریفین سید الثقلین
ہین بلا انکار؛ اور آٹھ آیتین اِسی جلدِ اوّل مین ہین مسطور؛ کہ اون سے
اسلام ہمہ آبا و اجدادِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ثابت ہو بلا فتور؛ اور
اونکا اسلام حضرتِ ابراہیم علیہ السلام سے تا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ
جن آیتون سے عیان ہو بے چرا و چون؛ اون آیات سے ایک یہ آیت
ہو وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنے ابراہیم علیہ السلام نے
یہ دعا کی بجنابِ پروردگار؛ کہ تحقیق بیزار ہون مین تمام بتون سے دائم
لیل و نہار؛ تو ہی میرا ہادی و خالق ارض و سما و نور و نار؛ یہی معنائے کلمہ

وہ موحدین تھے ؛ جذبۂ غیبیہ سے وہ پیشوا تھے ؛ گروہ مصدقین کے تھے ؛ نورِ علمِ الٰہی سے وہ حضرات مصدقین تھے ؛ لہذا قرآن شریف مین ایسا مذکور ہی ؛ اونکی توحید کا حال صدق مآل مسطور ہے کہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط بلا فتور ہے ؛ قال فی الفتوحات المکیۃ والدرر الفرید ودرج الدرر السنیہ ؛ واما قولہ ذی المجد والامتنان ؛ اولوا العلم ولم یقل ولوا الایمان ؛ فلان شہادتہ بالتوحید لنفسہ فی ازل الازال ما ہی عن خبر لیکون ایمانا عند اہل المقال والحال ؛ فلہذا شہادۃ حضرات الشاہدین ؛ لا تکون الا عن العلم بالیقین ؛ ولما اضافہم الی العلم لا الی الایمان علمنا انہ اراد بہ من حصل لہ توحید الملک المنان ؛ من طریق العلم الضروری او النظری بالبرہان ؛ لا من طریق خبر المخبر صادق البیان ؛ فشہد اللہ بعلمہ الازلی ؛ واولوا العلم بالنظر العقلی ؛ وہو اللہ الذی ما لو داد ؛ جعل التجلی العلمی فی العباد ؛ فجاء بالایمان مع الادلۃ البرہانیۃ ؛ وبعد ذلک بالرتبۃ الثانیۃ من حضرات العلماء ارباب السعادۃ ؛ وہو الذی یعول علیہ فی الشہادۃ ؛ فان اللہ امر بہ وسمینا علماء ؛ لکون المخبر ہو اللہ بلا امتراء ؛ فقال فاعلم انہ لا الہ الا اللہ وایضا قال اللہ الملک الصمد ؛ ولیعلموا انما ہو الہ واحد ؛ وقال الرسول المقبول الذی اجرہ بغیر المنۃ ؛ من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ ۔ ولم یقل ہو یومن فان الایمان ؛ موقوف علی خبر المخبر صادق التبیان ؛ وقد قال اللہ قولا مقبولا ؛ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ؛ وقد کان موحدون بالعلم فی الفترات ؛ وما کانت دعوۃ الرسل بالعمومات ؛

یہ آیت کتاب اللہ المیمون ؛ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ؛ خصوصًا اولادِ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ہین تا یوم القیام ؛ قلیل و کثیر دائم رہینگی موحدان اہل اسلام ؛ اور لاریب ذریتِ حضرت اسماعیل ہین علیہ السلام ؛ اُمتِ مُسلمہ ہی بنص کتاب اللہ العلام ؛ اور جنابِ خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰة والسلام ؛ یقینًا اوسی اُمتِ مُسلمہ سے ہین باتفاقِ ائمۂ اعلام ؛ اور نصوصِ الٰہیہ مصرحہ ہین اسپر کہ توحید و اسلام ؛ ہمیشہ رہی اولاد سیدنا اسماعیل ہین علیہ السلام ؛ پھر بیان کیا ایسی براہینِ قاطعہ اور حججِ ساطعہ کو اون حضرات نے بتصریحِ کلام ؛ کہ وہ شاہدانِ عادلین ہین اس مُدعا پر حسب المرام ؛ کہ ہمہ آباؤ اجدادِ جنابِ رسالت مآب شفیع الانام ؛ اربابِ توحید و تجرید تھے اہلِ اسلام ؛ اور اس امر بین نہین معتبر سخنانِ باطلۂ منکرانِ لئام ؛ اور تفسیر علامہ ابن جریر رحمہ اللہ القدیر مین مذکور ہی ؛ اس آیت وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ کے معنی مین مسطور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسطور دعا کی بحضرتِ مَلِکِ علام ؛ کہ محفوظ رکھ مجکو اور میری اولاد کو بُت پرستی سے علی الدوام ؛ تو قبول کیا اللہ تعالیٰ نے اوکی دعا کو اولادِ اسمٰعیل مین علیہ السلام ؛ مراد اولاد سے یہان مومنین ہین نہ کفارِ عبدۃ الاصنام ؛ بمصداق اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ فرمانِ حضرتِ منّان فی کتابہ التام ؛ پس حضرت عبد المطلب و ہاشم اور عبد مناف ؛ لاریب اربابِ توحید و اہلِ اسلام ہین صاف صاف ؛ اما اظہارِ تصدیق جنابان باقرار ؛ پس وہ اونپر لازم نہ تہا زینہار ؛ تصدیقِ مخفی سے وہ صاحب نور تھے ؛ احکام شرعیہ سے نہ وہ مامور تھے ؛ ملتِ اولی العلم مین وہ مقتدا

مثبین ہے ؛ اور یہ امر عند المنکرین بالیقین ہی ؛ پس اگر کہین کہ وہ اہل نار ہین
تو یہ منکر قول پروردگار ہین ؛ اور اگر کہین کہ وہ خدام اہل جنان ہین ؛ نہ
ہرگز وہ اہل عذاب نیران ہین ؛ تو کیا جواب حدیث عذاب ہی ؛ کون جہت
اونکے نزدیک پیہ ثواب ہی ؛ اے عزیز و فرتمیز عذاب اہل فترت و اطفال
مشرکین ہر دو ایجا قرآن شریف مین منسوخ ہین بالیقین ؛ اور یہ اسرار
قرآن سے ہی عند المبصرین ؛ قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الاسرا ؛ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَىٰ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا پس ولا تزر وازرۃ وزر اخری سی
منسوخ ہے عذاب اطفال مشرکین ؛ اور وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے
منسوخ ہی عذاب اہل فترت نزد محققین ؛ قال فی التمہید فی اصول التوحید والمقامۃ
السنۃ سیۃ وسبل النجاۃ وغیرھا من الزبر الدینیۃ واما حکم اطفال المشرکین
والکافرین فی الاخرۃ فقالت المعتزلۃ والخوارج انہم من اہل النار وقال اہل السنۃ
والجماعۃ انہم لایکونون معذبین وقال بعضہم انہم من اصحاب الیمین وسئل الامام
محمد بن الحسن رضی اللہ عنہما عن اطفال المشرکین فقال انا نعلم بان اللہ لا یعذب
احدًا بغیر ذنب وقد قال نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی
عن اللاھین من ذریۃ البشر وشفعت فیہم فاعطانیہم فقیل ما اللاھین قال
اطفال المشرکین فجعلھم خدما لاھل الجنۃ والصحیح ان الاطفال ولد واغیر
کافرین وانما یحکم بکفرھم فی الدنیا تبعًا لابویہم فی ثبوت الاحکام کالولایۃ والارث
والتزویج وغیر ذلک واما فی الحقیقۃ فلیسوا بکافرین ولو ان اللہ تعالیٰ کان
یعذب نفسًا بغیر ذنب فانہ لا یکون عدلا منہ وقد قال اللہ فی سورۃ الاسرا

فهم من السعداء بغير الارتياب ؛ داخلون في اولى العلم والخطاب

شهد الله لم يزل ازلا	انه لا اله الا هو
ثم املاكه بذا شهدت	انه لا اله الا هو
واولوا العلم كلهم شهدوا	انه لا اله الا هو
ثم قال الرسول قولوا معي	انه لا اله الا هو
خير ما قلته وقال به	قبلنا لا اله الا هو
ما عدا الكفر كلهم شهدوا	انه لا اله الا هو

پس یہ قولِ حضرتِ ابو طالب عند اولی الانصاف ؛ کہ سوف اموت علی ملۃ الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف ؛ عین اقرارِ تصدیقِ عتیق پر توفیقِ رفیقِ جنان ہی ؛ بتحقیقِ حقیق وتوثیقِ انیق بیگمان ہے ؛ کہ اقرارِ ملت اہل تصدیق عند اولی الابصار ؛ مثبتِ اقرارِ تصدیقِ رشیق ہی آشکار ؛ پس قولِ سوف اموت حجتِ مثبتِ تصدیق ہی نہ حجتِ منفیئے منکرِ مضلِ زندیق ہے ؛ واما تمسک المنکر بان عبد المطلب وقومہ کلهم فی النار ؛ پس اسکا جواب با صواب یہ ہے نزدِ علمائے کبار ؛ کہ اول تو اس حدیث مین قیل وقال ہی عند ذوی الابصار اور قطع نظر اسسے وہ احادیث احاد سے ہی آشکار ؛ اور دلائلِ نجات اہلِ فترت قطعیہ ہین بلا انکار ؛ اور احادیثِ احاد معارض نہین ہوتین دلائل قطعیہ کو زنہار ؛ اور قطع نظر اسسے ہمہ احادیثِ عذابِ اہلِ فترت منسوخ ہین بصد اعتبار ؛ پس اہلِ فترت مثلِ اطفالِ مشرکین ہین بلا کلام ؛ اب اون اطفال مین کیا حکم منکرانِ لئام ؛ کہ اونکے حق مین حدیثِ عذاب از بسکہ

مردود او هذا یوجب نقصان درجته وحط مرتبته من حیث العلم والعصمة فهذا ایضا لا یجوز و طلب المغفرة والدعاء بها لمن مات علی الکفر یجری مجری ان یخلف الله وعده ووعیده وهذا ایضا لیس بشان خاتم الانبیاء علیه الصلوة والثناء وقد قال الله تعالت اسماؤه وتوالت نعماؤه ادعونی استجب لکم وایضا قال ان الکفار اصحاب النار فالدعاء بالمغفرة لمن مات علی الکفر یوجب الخلف فی احد هذین النصین وذلک لا یجوز فهذه الوجوه العدیدة والحجج السدیدة دالة علی انه علیه الصلوة والسلام ما دعی بالمغفرة لمن مات علی الکفر وما اشتغل بالاستغفار له قط انتهی ملخصا ثم قال فی التحبیر واما قوله علیه الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام فی حق عمه ابی طالب بعد وفاته غفر الله له ورحمه وقبل وفاته لاستغفرن لک حتی انهٰ عنه فقصد به التصدیق الجنانی وتحقیق لتوثیقه الایقانی لان الدعاء بالغفران : لمن مات بغیر تصدیق الجنان : لا یمکن من سید الانس والجان : علیه الصلوة ما اختلف الملوان : لانه ما دعی قط بالغفران : لمن مات کافرا عند الرحمان : کما مر بالوجوه العدیدة ذلک البیان : واما نزول آیة وما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین : فی شان عم نبینا سید المرسلین : صلی الله وسلم علیه وآله الطاهرین کما مر علی طبق التسلیم عن بعض المفسرین : فلا یصح الا بالتاویلات العدیدة : والتوجیهات السدیدة منها ان یراد بقوله تعالی ان یستغفروا للمشرکین : ان یستغفروا بحکم الشرع للکافرین : لان مدار حکمه علی الظواهر : لا علی البواطن والسرائر : فمن اقر باللسان : واظهر تصدیق الجنان : فهو المستحق

ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ ولا یحکم بالکفر قبل البلوغ فی احکام الاخرۃ لان الصبی لیس بمخاطب ولا بمعاتب ھذا الحکم فی اطفال الانس وکذلک فی اطفال الجن ولم یذکر عن المتقدمین فی اطفال الشیاطین روایۃ لا نھم لما ولدوا لدوا بالجن واختاروا الکفر فی الحال فلا یحتاج الی الجواب بس جو حدیث عذابِ اطفال کافرین اور عذابِ اہل فترت مین وارد ہی بالیقین ؛ وہ منسوخ ہی بنص کتاب اللہ المبین ؛ تو اب مردود ہوئے سب اعتراض منکرین ؛ اور اظہر من الشمس ہوا عند المنصفین ؛ کہ حضرت ابوطالب صاحبِ تصدیقِ انیق ہین بصد اعتبار ولا عبرۃ بما یخرصہ المنکرون الاشرار ؛ اور واسطے منصف لبیب کے یہ تعبیر تحبیر اس باب مین وافی ہی ؛ اور اسکا مضمون فیض مشحون تفسیر مفاتیح الغیب وغیرہ مین صافی ہے ؛ وال فی التحریر والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر ان نبینا شفیع الانام ؛ علیہ الصلوۃ والسلام قد جاء لسد باب الکفر والاستغفار لمن مات علی الکفر فتح ذلک الباب وھذا مخالف لعصمۃ وقد کان صلی اللہ علیہ وسلم یعلم قطعًا بان قضاء اللہ سبق بعذاب من مات علی الکفر وما کان مامورًا فی ابتداء الاسلام الا بالانذار عن الکفر والدعوۃ الی الایمان وھذا اصل لشرع الالہی الی یوم القیام والاقدام علی ذلک الاستغفار یجری مجری الذنب العظیم وھذا ایضا لا یمکن منہ صلی اللہ علیہ وسلم وایضا کان یعلم بان من مات علی الکفر لیست لہ قابلیۃ المغفرۃ لان غفران ظلمۃ الکفر بغیر نور الایمان محال وطلب المحال عن اللہ من شان خاتم الانبیاء محال وایضا کان یعلم صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سبحانہ لا یجیب طلب ذلک الغفران فاذا لم یجب بقی دعاء الرسول

اپنی بعدِ وفات ؛ کہ غفر اللہ لہ و رحمہ ازبسکہ متحقق ہے بالبینات ؛ تو یہ دعائی مذکورہ
کہ وہ ذاتِ بابرکات ہو مغفور ؛ حضرت ابوطالب کی تصدیقِ جنان کے لیئے
تصدیق ہی ؛ اور لاریب اونکے توثیقِ ایقان کے واسطے تحقیقِ حقیق ہی ؛ کہ
بغیر تصدیقِ جنان ایمان عند الرحمان ظہورِ دعائے غفران از جناب سیدالنس
و جان غیر ممکن ازبسکہ بعید ہے ؛ خلاف براہینِ قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ اور
نہایت نا سدید ہے ؛ اما یہ فرمانِ ایزدِ منان کہ مَا کَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ ؛ الی آخر آیت نزدِ حضرات منصفین ؛ پس یہی ایک
شخص غیر حضرت ابوطالب کی شان مین نازل ہی بالیقین ؛ اور برطبقِ تسلیم
برائے قطع نزاع لئیم ؛ کہ اونکے حق مین نازل حسب زعم زعیم ؛ بغیر چند تاویل
صادق نہین نزدِ عقل سلیم ؛ ازانجملہ یہ کہ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ سی یہ مراد ہی
سزاوار ؛ کہ نہ طلبِ مغفرت کرین کافرونکے لیئے حکم شرعی سی زنہار ؛ کہ حکم شرع کا
لاریب ظواہر پر ہے مدار ؛ نہ بواطن و سرائر پر ہے اوسکا اعتبار ؛ پس جس شخص کا
زبان سے ہی اقرار ؛ کہ تصدیق جنانکا اُسنے اظہار ؛ تو وہ دعائی مغفرتکے سزاوار
ظاہر شرع مین یہی حکم ہی مختار ؛ اور جس شخص کا زبانسے نہین اقرار ؛ کہ تصدیق جنانکا
اوسنے نہین اظہار ؛ تو وہ ظاہر شرع مین دعائی مغفرت کی نہین سزاوار ؛ اگرچہ
حسبِ تصدیق لائق مغفرت ہو نزدِ پروردگار ؛ اور ازانجملہ قول مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
سی بالضرور ؛ یہ مراد ہو نزدِ اہلِ شعور ؛ کہ ظاہر ہوا جنابِ رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
پر انزال مین تعلیمِ پروردگار ؛ کہ ہرگز لائق دعائے مغفرت کے نہین کفار
کیونکہ وہ اصحابِ جحیم ہین ؛ ابدالاباد سزاوارِ عذابِ الیم ہین ؛ اور یہ قید
تعلیمِ انزال سلیئے نزدِ اہلِ ادراک ہی ؛ کہ منصبِ نبوت جہلِ مسائل ضروریہ سے

بدعاء الغفران ؛ ظاہراً بحکم شرع اللہ المستعان ؛ ومن لم یظہر تصدیق الجنان ؛ لایستحق بدعاء الغفران ۔ ظاہراً بحکم شرع اللہ الحنّان ؛ ومنہا ان یراد بقولہ من بعد ما تبین ابہا الخلان ؛ من بعد ما تبیّن علی حسب المراتب فی الاحباب للنبی تبیّن فی الازل بتعلیم الملک المنّان ؛ وھذا لئلا تلزم الجہالۃ لصاحب العصمۃ والقرآن ۔ وللامۃ بعد نزول ھذہ الایۃ فی الفرقان ؛ واستغفار النّبی علیہ الصلوۃ والتسلیم ؛ بعد ما تبین لہ ذلک التعلیم ؛ لاقتضاء الحکمۃ فی الازل بالعلم القدیم ؛ بان ینزل المنع منہ فی الفرقان الکریم ؛ لئلا یکلفوا حبیب اللہ المختار ؛ لمن مات علی الکفر باسد عاء الاستغفار ؛ فلا ینکسر قلب اھل الاسلام عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام ؛ ومنہا ان یراد بالجحیم علی الاطلاق ؛ عذاب النار الخفیف والشدید للوفاق ؛ لان عذاب ابی طالب السلیم ؛ اھون غیر الالیم ؛ والجحیم عذاب عظیم ؛ وبینہما بون فخیم ؛ ولا یبعد من قدرۃ اللہ الکریم ؛ ونرجوا من فیض فضلہ العمیم ؛ بوجاھۃ حبیبہ علیہ الصلوۃ والتسلیم ؛ ان یجعل عذاب عمہ برداً یا لسلامۃ ؛ کما یجعل لنار ثلجاً یوم القیامۃ ؛ تحت اقدام المومنین لاظہار الکرامۃ ؛ اے ذی شعور ملخص تعبیر مسطور یہ ہے بفتور کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کبھی استغفار ؛ جناب رب الارباب مین ہرگز نہین کیا بہر کفار ؛ اور یہ امر بوجوہ عدیدہ اور بحجج سدیدہ سے ہر آشکارہ ؛ پس دعائے مغفرت واسطے حضرت ابوطالب کے درحین حیات کہ لَاَستَغفِرَنَّ لَکَ فرمایا جناب سید الکائنات علیہ افضل الصلوۃ واجمل التسلیمات ؛ اور یہ سطور اونکے لیئے دعائے مغفرت کیا

سے مراد ابوطالب و اسلام و ایمان

مذکورہ دشوار ہی؛ اور اون تاویلات سے وہ آیت نہ اونکی تصدیق جنان اور توثیقِ نہان کو مانع عند اولی الابصار ہے؛ اور مواہبِ الہیہ طفیل حضرت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے نہین بعید؛ بلکہ لائقِ شانِ سید انس و جان کے یہی امر ہے از بسکہ سدید؛ کہ وہ عذابِ نار اونپر ہو گلزار؛ کہ عاشق صادق سیدِ مختار؛ آتش مین ساکن ہے سمندروار؛ تو وہ آتش اوسکے حق مین بردِ سلامت ہی؛ اور یہ انقلاب عین از بہرِ اظہارِ کرامت ہی

از مطلعِ وجود چو نورِ قدم بتافت
از ظلمتِ حدوث چہ نام و نشان بود

از آئینۂ وجود نمائد ز آب و خاک
آن صورتیکہ معنیٔ روح و روان بود

تا حلش از دریچۂ ہستی رخے نمود
زین گفت گو بہر سر کو داستان بود

زین نقطہ گاہِ خاک مبین جز باعتبار
کان مرکزِ محاورِ ہفت آسمان بود

اندر دہانِ خاک نہد نفس ناطقہ
تا از زبانِ غیب ترا ترجمان بود

دل چیست دُرِّ بحرِ صفا وان کراسزد
آنرا کہ چون صدف ہمہ تن استخوان بود

وانرا کہ دیدہ تر بود از آتشِ درون
چون ابر بر بساطِ جہان دُرفشان بود

وانرا کہ دل بکف بود از مہر روئے دوست
دل ہمچو بحر باشد و کف ہمچو کان بود

در محنتِ فراق چو دل میرود ز دست
در لذتِ وصال بہ بین تا چسان بود

گنجیکہ شاہِ عشق نہد در دلِ خراب
نقدِ دو کون در نظرش رائگان بود

از ذرہ ذرہ اش بچکد قطرہ قطرہ خون
با ہر دلیکہ عشق تو در امتحان بود

ہر مرہمے بغیرِ تو بر دل جراحتست
زخمیکہ از تو میرسد آرام جان بود

ہر ہفت دوزخ از تفِ من یکشرارہ ایست
ہر ہشت خلد یک گل از ین بوستان بود

پاک ہی؛ خصوصًا وہ ذات سید الکائنات جو صاحب لولاک ہی؛ اور بعد
نزول اس آیت کے اُمت پر ہوا آشکار؛ کہ دعائے مغفرت کے لائق
نہین کفار؛ کہ ابدالاباد وہ سزاوار دائرۃ البوار؛ اما استغفار جناب رسول کریم
بعدِ تعلیم حضرتِ ربِّ قدیم؛ پس اسمین بہت حکمتین ہین نزد محققین؛ از انجملہ
یہ کہ فرقانِ شریف مین منع استغفار درحقِ کفار نازل ہو بہرِ مومنین؛ تاکہ
حبیبِ خدا سے استدعا نکرین صحابۂ کبار؛ اپنے اقربا کے لیئے جناب الٰہی
مین استغفار؛ اور یہ استدعا اونکا متحقق ہی عند اولی الابصار؛ اور وقتِ
انکارِ جنابِ سیّد مختار؛ خستہ خاطر ہوتے سائلانِ اخیار؛ اور صاحبِ
تفریق نہ تھے وہ سائلان؛ درمیانِ اہلِ تصدیقِ جنان؛ اور اہلِ
عدمِ تصدیقِ نہان؛ پس حسب خواہش سیّد انس و جان نبی اور اُمتی
کے لیئے ممانعت نازل ہوئی بیگمان؛ تاکہ حبیب خدا سے خستہ خاطر نہون
سائلان؛ اور اسکے بعد بہرِ کفار کوئی نہو سائل دعائے غفران؛ اور چونکہ
اون ایام مین اکثر عرب تھی مشرکین؛ تو یہی لفظ نازل ہوا بہرِ منع مستدعین
اور از انجملہ مراد جحیم سے عذاب علی الاطلاق ہو؛ عذابِ خفیف و شدید کو
شامل بہرِ وفاق ہو؛ کیونکہ عذاب حضرتِ ابوطالب نزد محققین؛ سب
اہلِ نار سے خفیف ہی بالیقین؛ اور عذابِ جحیم از بسکہ عظیم ہے بنصِ مُبین
چنانچہ اسی جلد اول مین یہ بیان آشکار ہی؛ معنائے ولاتسئل عن اصحاب
الجحیم مین نگار ہی؛ اور عذابِ اہون و عذاب جحیم مین منافت بسیار ہی؛
پس بغیر اون تاویلات کے حضرت ابوطالب کی شان مین صداقت آیتِ

الکملاء والمہرۃ المدققون النبلاء ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا قویا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال الثانی للکفر لانہ عندنا ادخال العبد فی دین الاسلام ؛ ما امکن بحسن التدبیر حمل الکلام وھذا ھو من ممادح اہل السنۃ والجماعۃ ومن عیوب اہل البدعۃ والشناعۃ انہم یخرجون اصحاب الایمان عن الدین المتین الی الکفر بحسب الامکان حتی بارتکابہم الذنوب والعصیان ولان الخطاء فی ابقاء الف کافر اھون من الخطاء فی فناء مسلم واحد انتہی قال فی البحر الرائق وغیرہ کالصغری والاشباہ انہ لا یفتی بالتکفیر ما امکن حمل الکلام علی محمل حسن وکان فی الکفر خلاف ولو کان ذلک بروایۃ ضعیفۃ انتہی قال فی التتارخانیۃ لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ فی الجنایۃ ومع الاحتمال لا نہایۃ انتہی پس چہ جائیکہ تصدیقِ حضرت ابوطالب متحقق ہو عند اولی الابصار اور کوئی دلیل قرآن و حدیث سے مانع تصدیق نہو آشکار ؛ اور جمہورِ محققین سے کتبِ معتبرہ مین سطور سے ہونگار ؛ کہ تصدیقِ جنان بلا اظہارِ اقرارِ لسان ایمان ہی نزدِ پروردگار ؛ اگرچہ اجرائے احکامِ شریعت نہو بہ سببِ عدمِ اظہارِ اقرار ؛ تو کیونکر حضرت ابوطالب مومن نہون نزدِ ایزدِ غفار ؛ نعم نزدِ فرقۂ خارجیۂ ہندیۂ مشہورۂ بوہابیۂ نجدیۂ اصحاب النار ؛ معاندانِ اہلِ بیتِ نبوت وجنابِ سیّد مختار ؛ صلے اللہ وسلم علیہ ما تعاقب اللیل والنہار ؛ وعلے آلہ واصحابہ البررۃ الاخیار ؛ ممکن ہی تکفیر ہمہ اُمتِ عالیہ ہمتِ جنابِ سیّد الابرار ؛ تو کیونکر تصدیقِ حضرت ابوطالب کا منکرین وہ انکار

یارب بحقِ سیدِ کونینِ مصطفا
کش جسم وجان خلاصۂ کون ومکان بود

آن خواجہ کز حریم حرم تا فرازِ قدر
گاہِ عروج نہ فلکش نردبان بود

آن خرقہ پوشِ فقر کہ بر دوشِ عرشیان
از گردِ دامنِ کرمش طیلسان بود

یک شمہ از خصائصِ ذاتش بیان کند
کلکِ سخن طراز کہ اندر بیان بود

یارانِ اہلِ بیت کہ در دار ضربِ عشقِ تو
بر نقدِ دوستی رقمِ نامِ شان بود

زیشان شنیدہ ام کہ ز لطفِ تو بندگان
ہر چہ آن گمان برند یقین آنچنان بود

دارم یقین برحمتِ بے منتہاۓ تو
امیدِ زان زیادہ کہ اندر گمان بود

نومید چون شود دلِ من سوختہ فراق
جائیکہ رحمت وکرمت بیکران بود

اسے منصفِ حاذق وسے محبِ صادق حضرات علما کا اس امر پر اتفاق ہے ۞ ائمہ عقائد وفقہا کا یہ مقال پُر نوال باوفاق ہے ۞ کہ اگر ایک کم سو روایت قوی کسی شخص کے کفر پر ہو آشکار ۞ اور ایک روایت ضعیفہ بین نفیٔ کفر ہو نگار ۞ تو مفتی وقاضی پر لاریب یہ ہی سزاوار ۞ کہ روایتِ منفیۂ کفر پر عمل کرے بصد اختیار ۞ اور تاویلِ روایاتِ کفر مین حسب مقدور کوشش کرے بسیار ۞ تاکہ وہ شخص داخلِ ایمان ہو ۞ نہ داخلِ کفر وخسران ہو ۞ کیونکہ اہل سنت وجماعت کا یہ دستور ۞ یہ ہی اصلِ اصیلِ پُر نور ۞ کہ حسب مقدور بندگانِ خدا کو داخل کرین ایمان مین ۞ نہ کہ داخل کرین اونکو کفر وکفران مین ۞ بخلافِ فرقۂ خارجیہ ہندیہ ۞ مشہورہ بوہابیۂ نجدیہ ۞ کہ انکے نزدیک یہ ہے اصلِ اصیلِ پُر شرور ۞ کہ خارج کرین اہلِ ایمان کو ایمان سے حسب مقدور ۞ قال فی الخلاصۃ ومنہج الروض الازھر والتحبیر وغیرھا من زبر النحاریر وقد ذکر المحققون

اور کتاب نجم المبین لرجم الشیاطین سے منہ نہ پھراوے ❊ پھر بعد ابطلان مذکور
تفویۃ الایمان مین ایسا مسطور کہ اگر کوئی سمجھانیوالا اونکو کہے کہ تم دعویٰ ایمانکا
رکھتے ہو اور افعالِ شرک کرتے ہو تو اوسکو جواب دیتے ہین کہ ہم تو شرک
نہین کرتے شرک جب ہوتا کہ ہم اولیا انبیا پیرون شہیدون کو اللہ کے
برابر سمجھتے سو یون تو ہم نہین سمجھتے بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین
اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نے اونکو بخشی ہے اور اُسی
کی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اونکو پکارنا عین اللہ ہی کو پکارنا ہی
اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی ہے اور وے لوگ اللہ کے پیاری
جو چاہین سو کرین اور اُنکی جناب مین ہمارے سفارشی اور وکیل ہین اونکے ملنے سے
خدا ملتا ہے اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قُرب حاصل ہوتا ہی اور جتنا ہم اونکو
مانتے ہین اوتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہین اور ہیطرحکی خرافاتین بکتے ہین
اور ان باتونکا سبب یہ کہ خدا اور رسول کی کلام کو چھوڑکر اپنی عقل کو دخل
دیا اور جھوٹی کہانیون کے پیچھے پڑے اور غلط رسمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ
اور رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھہ لیتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامھنے
بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھی اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی اور
اونپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹھا بنایا انتہے فانظر ایہا النبیل الجلیل ❊ الی اباطیل اسمٰعیل
وخزعبیلہ والاضالیل کہ اول اعمالِ مستحسنہ شرعیۃ اور بعض افعالِ مکروہ دینیۃ
سے فاعلین کو مشرکین ٹھہرایا ❊ پھر وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی
سے اعتقاد و اقرارِ جوابِ مومنین کو ہباءً منثوراً اپنے وہم و زعم مین بنایا ❊ اور ضلالت

کہ اصل اصول اونکے نزدیک یہ ہے بصد اعتبار ؛ کہ خارج کرنا مومنین کو دائرہ ایمان سے حسب اقتدار ؛ اور یہ اصل اونکی تقریر و تحریر سے اظہر من الشمس ہے علی نصف النہار ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے باب اول بیان توحید و شرک مین مذکور ہے ؛ اور وہ رسالہ ملت وہابیت اسماعیلیہ مین ام الکتاب مشہور ہے ؛ کہ اکثر لوگ پیرون اور پیغمبرون اور امامون اور شہیدون اور فرشتون اور پریونکو مشکل کے وقت پکارتے ہین اور حاجت برآنے کے لیئے نذر نیاز کرتے ہین اور بلا کے ٹلنے کے لیئے اپنے بیٹونکو اونکی طرف نسبت کرتے ہین کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین رکھتا ہی پھر بعد بعض خرافات کے یہ مسطور ہے کہ جو کچھہ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھہ یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیا امامون شہیدون فرشتون پریون سے کر گذرتے ہین اور دعوی مسلمانی کا کیئے جاتے ہین سبحان اللہ یہ منھہ اور یہ دعوی سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ یوسف مین وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یعنے اکثر لوگ جو دعوی ایمان کا رکھتے ہین سو شرک مین گرفتار ہین انتہی ہر نبیل پہ عیان ہی بے دلیل ؛ کہ وہ خر عبیل اسماعیل ازین قبیل ہی پر ضالیل ؛ کہ چہ خوش گفت سعدی در زلیخا ؛ أَلَا يَا أَيُّهَا السَّاقِي أَدِرْ كَأْسًا وَنَاوِلْهَا ؛ معنائے شرک و توحید کا بیان کہان ؛ اور وہ افعال اہل ایمان کہان ؛ معنائے لغویئے و ما یومن اکثرہم نزد محققان کہان ؛ اور معنائے شرعیئے ایمان کہان ؛ وہ ادعائے پر اباطیل کہان ؛ اور وہ ایراد دلیل مہذ دلیل کہان ؛ شرح مواقف اور تفاسیر نحاریر کو ذریت اسماعیلیہ مطالعہ فرماوی

چیده و مصاحبان برگزیده خود را بآن فیض خاص مشرف میساختند و هر یکے
را بقدر استعداد او باین دولت می نواختند الی آخر ما قال و از نیست که حضرت امیر
و ذریت او را امام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور تکوینیه را
وابسته بایشان میدانند و فاتحه و درود و صدقات و نذر و منت بنام ایشان
رائج و معمول گردیده چنانچه با جمیع اولیاء الله همین مرسوم ست انتهی و شاه
صاحب ممدوح قدس الله سره الممنوح در افراط و تفریط استعانت فرموده
که افعال عادیه الٰهی را مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفائے امراض
و امثال ذلک را مشرکان نسبت بارواح خبیثه و اصنام نمایند و کافر میشوند
و موحدان از تاثیر اسمائے الٰهی یا خواص مخلوقات او می دانند از دویه و
عقاقیر و دعائے صلحائے بندگان او که هم از جناب او درخواسته انجاح
مطالب می کنانند می فهمند و در ایمان ایشان خلل نمی افتد و نیز دران فرموده
از انجمله کسانیکه در دفع بلا دیگرا را میخوانند و همچنین در تحصیل منافع بدیگران
رجوع می نمایند بالاستقلال نه اینکه توسل بان دیگران نمایند و در تفسیر
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ فرموده که او تعالی را بالذات و بالاصاله دوست باید داشت و هر چه
غیر اوست یا بحکم او محبوب ست مثل انبیا و اولیا و صلحا و بنا بر اینکه بکرده او تعالی
وسیله حاجت روائی این کس شده الی آخر ما قال و برخی از ایشان ارواح
مدبره و ملائکه موکله را بر مخلوقات یا ارواح انبیا و اولیا و عباد و رهابین و احبار
و علما را بے ملاحظه علاقه بندگیئے خدا و محبوبیت بالاستقلال در محبت برابر خدا

۲۱

جبلیہ اور جہالتِ ذاتیہ سے انبیا اولیا کو مقرر کیا اَصنام ؛ اور مومنینِ محبین کو
تشبیہ دیا با مشرکانِ لئام ؛ اور ہمہ اعمال مذکورہ کو قول الٰہی یعبدون سے
عبادت ٹھہرایا باستیلائے اوہام ؛ حضرت شاہ عبد العزیز سے تا بہمہ صحابۂ
کرام ؛ سب اُمّتِ محمدیہ کو حکم کفر کا دیا بتصریح کلام ؛ اور یہی اعتقاد ہے ذریت
اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا آشکارہ ؛ پس جب اونکے نزدیک حضرت شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ مشرک ہوئے بلا انکارہ ؛ تو کب تصدیق حضرت ابو طالب کا اُنکے
نزدیک ہو اعتبارہ ؛ ردِّ ہمہ ہفوات و ترہاتِ اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا نجم المبین
لرجم الشیاطین مین مفصلاً مذکور ہے ؛ امّا یہان ایک جملہ اسماعیل کے مربی
اور دادا پیر حضرت شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ کی تفسیر سے مسطور ہے ؛ در
فتح العزیز بتفسیر سورۂ وانشقت فرمودہ کہ بعض خواص اولیاء اللہ را کہ جارحۂ
تکمیل و ارشاد بنی نوع خود کردہ اند درینحالت تصرف در دنیا دادہ و استغراق
آنہا بجہت کمالِ وسعتِ مدارکِ آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان
تحصیل کمالاتِ باطن از انہامی نمائند و اربابِ حاجات حلّ مشکلات خود
ازانہامی طلبند و می یابند و زبان حال آنہا درانوقت ہم مترنم باین مقالات
ست ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ؛ اور تحفۂ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ الحریز مین ایسا مسطور ہے ؛ کہ جسطرح روزِ روشن ذریتِ
اسماعیلیہ پر شب دیجور ہے کہ معنے امامت کہ در اولاد حضرت امیر باقی ماندو یکی
مرو یگرے راوصی آن میساخت ہمین قطبیت و ارشاد و منبعیتِ فیضِ ولایت
بود و لہذا الزام این امر بر کافۂ خلائق از ائمہ اطہار مروی نشدہ بلکہ یاران

اہل اللہ و توسل بانہا جستن محمود اہل اسلام شدہ و در احوال این چہار فرقہ فرمودہ کہ
حق تعالیٰ ایشانرا دوست میدارد و برکت در کلام و در انفاس و در افعال و در
مکانات ایشان و در ہمصحبتان ایشان و در اولاد و نسل ایشان و در زیارت
کنندگان ایشان پے در پے ظاہر میگردانید و نیز خود ایشانرا جاہی و مرتبہ می بخشد
کہ دعائے ایشان مستجاب شود بلکہ ہر کہ در حاجتے بایشان توسل نماید حاجت
او روا میگردد و خصوصیات و علاماتیکہ ایشانرا در عالم برزخ و مواقف قیامت
و در عالم ملکوت مید ہند از ان قبیل نیست کہ عوام مومنین بآن استدلال توانند
کرد الا بعد از مشاہدہ آن عوالم انتہی وقال الشیخ محمد موسی المبرور ابن الشیخ
رفیع الدین المغفور فی رسالتہ حجۃ العمل قال عمی خلاصۃ العلماء حجۃ اللہ فی الارض
بلا امتراء فی رد المنکرین بان الاستعانۃ من غیر اللہ شرک المشرکین اعلم ان
الاستعانۃ بغیر اللہ والنداء لہ علی وجہین احدہما ان یکون علی وجہ الاستقلال
فی التاثیر والایجاد ولا شبہۃ فی انہ شرک وثانیہما ان یکون علی وجہ الاعانۃ
والارشاد بوجہ التدبیر والشفاعۃ اولدفع الشر ولا شبہۃ انہ لیس بشرک
اذ ورد فی الاحادیث یا عباد اللہ اعینونی ویا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی
وورد فی عدد الحسنات اعانۃ الملہوف وکذا ایفاء الرزق من عند غیر اللہ علی
وجہ المواساۃ والمراعات وہذا لیس بشرک فی شیٔ وانما ہو بسبب عادی مشروع
والحال ان اعتقاد التاثیر القدسی لا یوجب الشرک بخلاف التاثیر الخلقی والفرق
بینہما فی العرف ظاہر فلہذا یقال رزق الامیر فلانا و یراد بہ اعطاء المال وفرض
الراتب وکذا یقال شفی الطبیب المریض انتہی وقال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی حسن العقیدۃ

میسازند و کسانیکہ ایمان آوردہ اند اگرچہ بعضے ازین چیزہا را برای خدا و بحکم
خدا محبوب میدارند و واسطۂ حصولِ نعمت او می فہمند و بندۂ مطیع او میدانند
لیکن نہ باینقدر کہ برابر خدا سازند شاہ صاحب موصوف قدس اللہ سرہ المعروف
در تفسیر ایاک نستعین فرمودہ کہ استعانت از غیر بوجہیکہ اعتماد بران غیر باشد
و او را مظہر عونِ الٰہی نداند حرام است و اگر التفات محض بجانب حق ست و او را
یکے از مظاہرِ عونِ الٰہی دانستہ و نظر بر کارخانۂ اسباب و حکمت او تعالیٰ دران
نمودہ بغیر استعانت نماید دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و روا ست
و انبیا و اولیا این نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت این نوع استعانت
بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ست لاغیر و در تفسیر صراط الذین انعمت
علیہم فرمودہ یعنے راہ کسانیکہ انعام کردۂ برایشان و این لفظ را در جای دیگر
از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند بچہار فرقہ کہ انبیا و صدیقان و شہیدان و صالحان
باشند پس معلوم شد کہ راہِ راست راہِ این چہار فرقہ ہست و در وقت مناجات
با پروردگار بندہ را می باید کہ این چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی سازد و در راہِ
آنہا طلب کند باز فرمودہ کہ عوام مومنین را رفاقت صالحین طلب باید کرد
و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان
را رفاقت انبیا علیہم السلام و اگر کسے از عوام مومنین خواہد کہ رفاقتِ انبیا
نماید او را از رفاقتِ این سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچاریست چنانچہ اگر کسے
رفاقتِ پادشاہ خواہد بدون رفاقت جمعداریکہ او در رفاقتِ رسالدارے
و او در رفاقتِ امیری از امرائے کبار باشد ممکن نیست و لہذا دخول در طریقۂ

برآمدن حاجت خود خواہم خورانید گوشت حلال ست و اگر می گوید که گوشت
گاؤ خواہم خورانید نیز درست ست و اگر بہمین قصد گاؤ نذر کند نیز رواست چراکه
مقصدش گوشت ست و بس و ہمچنین اگر گاؤ زنده بنام سید احمد کبیر کسے را بدہم
بطوریکه نقدی دہند نیز رواست گوشت آن حلال ست غرض ز گاؤ مالیت ست
باز دران نوشته که نذر اولیا بدو طریق ست حسن و قبیح اگر طریق حسن در دل
باشد اما از زبان لفظ نذر کند خللے دران ہست یا نه نظر برانکه این لفظ در شرع
مستعمل برائے معناست که مختص بخدا ہست باید که شائبه از ممنوعات شرعیه
دران باشد و ادنی آن ترک اولی ست اما حرام نتوان گفت قصه مسلمانان
که بجائے اسلمنا صبانا گفتند شاہد آنست و چونکه آن مسلمانان در ملک جاہلیت
بودند معذور شدند و اگر از الفاظ مشترکه گو بسبب استعمال عرف این دیار اشتراک
پیدا کرده گفته آید باکی نیست باز نوشته پس اگر شخصے بزی را خانه پرور کند تا گوشت
او چرب شود پس او را ذبح کرده و پخته فاتحه حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه
خوانده بخورانند خللے نیست دران بمشابه آنست که برائے زنده معظم ہمچنین عمل
نمائد و اگر نذر کند که بشرط برآمدن حاجت خود گاؤ دوساله و فربه برائے نیاز
حضرت خواہم کرد پس حکم این مثل حکم طعامست اگر نذر بطریق حسن ست
ہیچ خلل نه و اگر قبیح ست فعلش حرام ست و حیوان حلال و شاید ہمین صورت
مراد مولانا محمد ہمین ست که در استفتا مندرج ہست و ہمین صورت با صورت محرمه
مشتبه شده و در تفسیر احمدی حلت آن واقع شده ہست باز دران نوشته که
دوم ذبح کردن جانوران اہلے چنانچه بجار ہندوان و حکم این قسم آنست که حلالست

بهذه العبارة السديدة ولا يشفى مريضاً ولا يرزق رزقاً ولا يكشف ضراً الا هو يعنى ان يقول لشيئ كن فيكون لا بمعنى لسبب العادى الظاهر كما يقال شفى لطبيب المريض ورزق الامير الجند فهذا غيره وان اشتبه فى اللفظ مولوی اسماعیل دررسالۂ خویش کہ در زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح موجود چنین نوشتہ کہ درین استفتائے مولوی عبد الحکیم سہ مضمون ست اول حلت گاؤ سید احمد کبیر دوم اعتراض بر تغلیط تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کہ در تفسیر فتح العزیز واقع شدہ سوم طعن و تشنیع بر فتوائے شاہ عبد العزیز صاحب بحرمت آن وازین ہر سہ مطلب مطلب سوم قابل آن نیست کہ اہل علم تعرض بآن نمائد بلکہ بمقتضائے ادفع بالحسنة السيئة اعراض ازان فرمائد و مطلب دوم اگرچہ واجب التحقیق ست لیکن فہم آن مختص بدانشمندانست مطلب اول را بطرزی تقریر باید کرد کہ عام و خاص دریافت نمائند باز نوشتہ کہ جائے اشتباہ درین زمانہ و درین دیار در صورتہائیست کہ ذبح برائے مردگان میکنند پس باید دانست کہ مقصود درین صورت گوشت میبود چنانچہ در فاتحہ دستورست کہ جانور برائے گوشت ذبح میکنند و طعام آن پختہ میخورانند و ثواب آن طعام بروح میت میرسانند پس درینصورت حیوان مذبوح حلال ست ہرگز شبہ دران نیست و اگر کسے نذر مقرر کند پس نذر ہم اگر بر گوشت واقع ست آن گوشت حلال ست بیانش آنکہ اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت من بر آئد اینقدر نیاز حضرت سید احمد کبیر می کنم و اینقدر طعام نیاز ایشان مردم را بخورانم اگرچہ درین نذر گفتگو ہست لیکن طعام حلال ست و ہمچنین ست گوشت مثلاً اگر شخصے بگوئد کہ دو من گوشت نذر حضرت سید احمد کبیر صاحب بعد

چشتیه ارزانی داشت باز در صراط المستقیم نوشته که حضرت مرتضی رضی الله عنه را یکنوع تفضیل بر شیخین هم ثابت و آن بجهت کثرت اتباع ایشان و وساطت مقامات ولایت بل سائر خدمات ست مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرها همه از عهد کرامت مهد حضرت مرتضی تا انقراض دنیا بواسطهٔ ایشان ست و در سلطنت سلاطین و امارت امرا همت ایشان را دخلے ست که بر سیاحان عالم ملکوت مخفی نیست و نیز دران کتاب مذکور نوشته که اکابر این فریق در زمرهٔ ملائکهٔ مدبرات الامر که در تدبیر امور از جانب ملأ اعلی ملهم شده در اجرائے ان میکوشند معدود اند پس احوال این کرام را بر احوال ملائکه عظام قیاس باید کرد مولوی اسمعیل در صراط المستقیم نوشته که چون حب ایمانی که حقیقتش غایت الفت ست ممزوج بفرط التعظیم بکمال خود میرسد و رضا جوئی منعم حقیقی ظاهر و باطن و جوارح و قوائے مومن پاک را بآثار و انوار خود مجلی و مزین میسازد او را بکنف ولایت خود گرفته و زیر سایهٔ کفالت تربیت خود آورده جارحهٔ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میگرداند باز دران نوشته که چنانچه چیلهٔ خاص ماذون مطلق در تصرف متعدد اقمشهٔ مولائے خود میباشد و تمام سلطنت او را بخود نسبت می نماید مثلاً چیلهٔ خاص بادشاه هندوستان را میرسد که بگوید سلطنت ما از شهر کابل تا لب دریائے شور ست همچنین اصحاب این مراتب عالیه و ارباب این مناصب رفیعه ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شهادت میباشند و این کبار اولی الایدی والابصار را میرسد که تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد که بگویند که از عرش تا فرش سلطنت ماست باز در افادهٔ دوم از هدایت رابعهٔ آن کتاب

چراکہ فاعلان این فعل تقرب در رہا کردن وبی مشقت ساختن آن منظور
می دارند باجانش وذبحش سروکاری ندارند پس اگر مشرکی برائی بھوانی کبوترے
یاگنجشکے را بگذارد یا جاہل مسلمے بنام بزرگی رہا نماید وہمان کبوتر یاگنجشک را
شخصے شکار کردہ بخورد ضلالست وہمین ست حال بجار یعنی سانڈ باین معنی کہ
ازین نام خللے دران نشدہ مقالِ مولوی اسماعیل دہلوی صراط المستقیم مین
اسطور مذکور ہے : بعد بیانِ کمالاتِ نبوّت سید احمد صاحب یہ بیان مسطور ہے
کہ اما استفادہ کمالاتِ راہِ ولایت پس قبل از تحصیل مبادی از مجاہدات و ریاضات
واذکار و اشغال و مراقبات بطورِ علم لدنی حاصل شد نسبتِ قادریہ و نقشبندیہ
باین طور کہ روح مقدسِ جنابِ غوث الثقلین و جنابِ خواجہ بہاء الدین نقشبند
متوجہ حالِ حضرت ایشان گردیدہ تا قریب یکماہ تنازع در مابینِ روحین مقدسین
ماندہ کہ ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضائے جذبِ حضرت ایشان بتمامہ بجانب
خود میفرمود بعد انقراض زمان تنازع و وقوع مصالحت بر شرکت روزی
ہر دو روح مقدس بر حضرتِ ایشان جلوہ گر شدند و تا قریب یکپاس ہر دو
امام بر نفسِ نفیس ایشان توجہ قوی و تاثیر زور آور میفرمودند تا آنکہ در ہمان
یکپاس نسبتِ ہر دو طریقہ نصیب ایشان گردید و نسبتِ چشتیہ بدینطور کہ روزے
حضرتِ ایشان بر مرقدِ منور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الاقطاب
بختیار کاکی قدس سرہ مراقب نشستند درین اثنا بروحِ پر فتوح ایشان ملاقات
متحقق شد و آن جناب توجہے بس قوی فرمودند کہ بآن سبب ابتدائے حصول
نسبتِ چشتیہ متحقق شد بعد مدتے حق جل و علا بلا توسطِ احدی اختتام نسبتِ

ایا نمی بینی که در عشق مجازی عاشق را مشاہدۂ جمال معشوق و قرب و وصال او مطلوب میباشد اگرچہ آن معشوق از قرب این عاشق متاذی باشد و بسا ست که معشوقان مجازی عشاق خود را از دیدہ بازی و آمد و رفت در مجلس خود ممانعت میکنند بلکہ نوبت بسبب دشنام و اخراج از محلہ و دیار خود میرسد و آن عشاق ہیچگونہ از دیدہ بازی و آمد و رفت محافل معشوقان دست بردار نمیشوند بلکہ مقتول شدن از دست معشوقان و جان در کوئی آنہا باختن را کمال فخر و علو ہمت شمارند و ہیچ کلام شکایت بر زبان ایشان نمیگذرد باز در باب اجر نوشتہ و قتیکہ ارباب این کمال باصطفا و اجتبا و مقبولیت و محبوبیت فائز میشوند و قدم راسخ در مقعد صدق نصیبۂ ایشان میگردد و بلحوق رفیق اعلے فائز میگردند و بہ بندۂ خاص و عبد باختصاص ملقب میشوند البتہ میلانی بسوی امور مرغوبہ دارین بنا بر دخول آن امور در خزائن مولائی خود و عدم انجام آنہا از طلب امری از امور اگرچہ بس رفیع و بدیع باشد بسبب رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت در دل ایشان حادث میشود نہ بر وجہیکہ آن امور را بنا بر جزائی اعمال خود طلب نمایند بلکہ بوجہیکہ مقتضائی علاقۂ عبودیت رونق گیرد لہذا طلب حظوظ نفسانیہ در حق ایشان موجب ازدیاد قرب میباشد نہ موجب بعد نظم۔ موسی اندر درخت آتش دید ؛ سبز تر میشد آن درخت از نار ؛ شہوت و حرص مرد صاحب دل ؛ ہمچنین دان و این چنین انگار ؛ القصہ چون ارباب این کمال باین مقام و حال میرسند بسبب اختلاف استعدادات جبلیہ سہ فریق میگردند قومی بسبب کمال علو منصب خود و شدت رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت از غرائبات و مکروہات کونین رو مصائب و مشکلات دارین را از ہوا خسیسہ دنیہ دانستہ التفاتی

نوشتہ کہ اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال این کرام خود شعار ایمان
محب و علامت تقوی او ست ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ
تَقْوَی الْقُلُوْبِ و بغض اشباہ این عظام امارت نفاق مبغض و نشان شقاوت
اوست کہ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِیٌّ اشارتے
باین معنے رفتہ و در افادۂ سوم از ہدایت ثالثہ در بیان آثار حب عشقی نوشتہ
کہ از جملہ آن شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالاً یعنے نہ بآن ملاحظہ
کہ این شخص نائب و دال فیض حضرت حق ست و واسطہ ہدایت اوست بلکہ
بحیثیتیکہ متعلق عشق ہمان میگردد چنانکہ یکی از اکابر این طریق فرمودہ کہ اگر
حق جل و علا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہر آئینہ مرا با و التفات در کار
نیست و در افادۂ اولی این ہدایت نوشتہ کہ از جملہ آثار حب عشقی اینست کہ
اخراق حجاب بشری و وصول روح الہی با صل خود میکند و بس مطابقت
ہیچ قانونی خواہ قانون شرع باشد خواہ قانون ادب و نہ احتیاجی رہنمائے
کسے مقصود ازین کلام آنست کہ این حب محض اضمحلال صاحب این حال
در مشاہدۂ جمال ذوالجلال میخواہد و بس بہر طریقیکہ دست آید خصوصیت ہیچ
طریق را در اقتضای آن دخلی نیست مثلاً اگر صاحب اینحال را ظن حصول
مقصود خود در استماع مزامیر و عشق مجازی و شغل برزخ و تخلیہ اوقات از
اذکار و طاعات و امثال آنہا از امور ممنوعہ شرعاً بہم رسد البتہ از صمیم قلب
او میلانے بسوئی این امور نمودی خواہد گرفت اگرچہ آنصاحب حال را رادۂ
تدین و تشرع از ظہور آثار این داعیہ مانع آید بلکہ در ازالہ آن جہد کند

واقران خود بدست می آید ؛ **فائدہ** اگرچہ تفضیل یک فرقہ ازین فرق ثلثہ بر فرقتین اُخریین من جمیع الوجوہ غلطِ محض وخطا صریح است عہ ہر گلی را رنگ و بوئی دیگر ست لیکن قوم ثالث را بنظر از دیاد اعتبار وجاہ در ملاء اعلی بر قوم ثانی فضیلتے کہ ہست بر ہیچیکی از اہل فطانت پوشیدہ نیست وہمچنین قوم ثانی را بنظر ظہور مقتضیات علاقہ عبودیت وحصول مقام وسالت فیما بین الرب وخلقہ در وصول فیوض غیبیہ بجمہور ناس بسبب سعی ایشان در شفاعات بر قوم اول فضیلتے کہ ہست بر ہیچیکی از عقلا پوشیدہ نیست ودر بابِ دوم ازان کتاب نوشتہ کہ مرشد بلا ریب وسیلہ راہِ خدائے تعالی ست قال اللہ تعالی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پس تلاش مرشد بنا بر فلاح حقیقی وفوز تحقیقی پیش از مجاہدہ ضرورست وسنتہ اللہ برہمین منوال جاریست لہذا بدونِ مرشد راہ یابی نا درست پس میباید کہ مرشد کسے را گیرد کہ بوجہے مخالف شرع شریف نبود و بر طریق مستقیم نہایت راسخ القدم باشد اوامر مرشد ونواہیئے خود مقرر نماید و آنچہ خلاف شرع گوید ہرگز اتباع آن نکند کہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ومحبت مرشد باینطور باید کہ مال و جان خود را برائی رضا و آرام وی صرف نماید وہیچ دنیا را عزیز تر از رضامندی وی نداند چرا کہ فائدہ منفعتے کہ از مرشد حاصل میشود بہزارہا مراتب بہتر از تمامی دنیاست واگر بعد عقد بیعت با مرشد طالب حق را امری منکر دران مرشد واضح گردد پس اگر آن منکر از قبیل فساد عقیدہ ست عقد بیعت را از وی خلع کردہ ورا مرشد وپیر خود نداند واگر فساد عقیدہ نبود گو گناہ کبیرہ باشد پس خلع مرشدیئ وے نکند لیکن اتباعش را در انکار حرام انگاشتہ سعی ظاہری وباطنے در نجات وے

بسوی طلب مرغوب و فرار از مکروه و ازاله مصائب و انحلال مشکلات از صمیم قلب
ایشان سر بر نمیزند بسبب ہجوم سکر محبت و عدم تمیز درمابین مکروه و مرغوب بلکه
بسبب کمال علو مناصب ایشان و دنو این امور مذکوره الحق که پایه ایشان بس بلند
ست از آنکه با مثال این امور در قلوب ایشان التفاتی بهم رسد و سرور و ابتهاج
بان مناصب اعلی ست از آنکه فرحتی دیگر طلب نماید اگرچه او را پایه عرض حاجات
بهم رسیده است بحدیکه بنظر عنایات ربانی و کفالت یزدانی دعای او واجب الاجابت
و تعوذ او واجب القبول گردیده و قومی دیگر در عرض حاجات و انحلال مشکلات
و طلب مرغوبات و استرداد مکروهات و سعی در شفاعات بنابر استحکام علاقه عبودیت
و اظهار حاجت که شعار بندگی ست و بنابر رحمت بر اهل اضطراب ذوالحاجات چالاک
و سرگرم میباشند و قومی دیگر هم مشرب فریق ثانی میباشند که در دل ایشان تقاضای
طلب مرغوبات و انحلال مشکلات و شفاعت ذوی الحاجات حادث میشود لیکن
بسبب کمال تادب و غایت اعتماد بر کفالت حضرت حق باوجود کمال اعتقاد احاطه علم
ازلی بسرائر اشیا و بواطن امور بلسان حال اکتفا کرده زبان قال را در اکثر احوال
بعمل نمی آرند که عِلْمُهٗ بِحَالِيْ حَسْبِيْ عَنْ سُؤَالِيْ بیان شان امثال این اعیان ست
و حق جل و علا البته دعای حالی ایشان قبول میفرماید و حوائج قلبیه ایشان را انجاح میسازد
باینوجه که مقتضای قلبی ایشان را خود بخود بلا تقریب بر روی کار می آرد و پیشانرا
بلکه سائر عظمای محافل قرب را مطلع میسازد که ایجاد این امر محض برای استرضای
ایشان و تنفیذ تقاضای قلبی ایشان متحقق گردیده و این امر باعث مزید اعتبار و مزید
کمال قبول ایشان میگردد و ایشانرا وجاهتی بس رفیعه بسبب این معامله رونما

رب البریات ان الذین امنوا و عملوا الصلحات قال فی مفاتیح الغیب هذہ الایۃ تدل
علی ان الاعمال غیر داخلۃ فی مسمی الایمان لانه لما ذکر الایمان ثم عطف علیه
العمل الصالح وجب التغائر والا لزم التکرار وهو خلاف الاصل قال فی انوار التنزیل
وعطف العمل علی الایمان یدل علی خروجه عن مسماہ وایضا قال فیه والذی یدل
علی انه التصدیق وحدہ انه سبحانه وتعالی اضاف الایمان الی القلب فقال ولٰئک
کتب فی قلوبهم الایمان وقلبه مطمئن بالایمان ولم تؤمن قلوبهم ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم وعطف علیه العمل الصالح فی مواضع لا تحصی وقرنه
بالمعاصی مع ما فیه عن قلة التغییر انتهی وایضا قال الله الملک العلام یا ایها
الذین امنوا کتب علیکم الصیام وایضا قال الله سبحانه تبارک وتعالی یا ایها الذین
امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی والقصاص مما یجب علی القاتل المتعمد ثم ان الله
سبحانه خاطبه بقوله یا ایها الذین امنوا فدل هذا علی انه مومن ای عزیز وفر
تمیز ملخص کلام یہ ہے درین مرام ؛ کہ رکن توحید اعتقاد حصر الوہیت ہی در ذات
واحد ملک علام ؛ اور اقرار زبان شرط اجرائے احکام ہے نزد حضرات کرام ؛
اور اعمال خیر فروعات ایمان و اسلام ہی ہین لا کلام ؛ کیونکہ توحید و ایمان بدون اعمال
خیر متحقق ہوتا ہی بنص رب الانام ؛ اور بغیر توحید ہمہ اعمال خیر ہباءً منثورا ہین
یوم القیام ؛ اور ایسا ہی رکن اشراک اعتقاد شرکت ہے الوہیت مین ای فہام
اور اقرار بشرک شرط ہی کما مر فی الارقام ؛ اور اعمال شر فروع و عوارض ہین علی
الدوام ؛ کیونکہ بغیر ان عوارض کے شرک متحقق ہوتا ہی باصل تام ؛ اور بدون
شرک وہ غیر معتبر ہین نزد جمیع اعلام ؛ پس مشرک اعتقاد رکھتا ہی وصف خاص کو عام

ازان بلیۂ کما ینبغی بجاآرد باز در ہمان باب نوشتہ کہ حضرت رسالت پناہ سعد بن معاذ را بعد التماس ایشان کہ مادرم فوت شدہ و یارای گفتن نیافت و اگر می یافت وصیتے میکرد پس برای وی اگر چیزے بکنم نفع بوی خواہد رسید فرمودند کہ چاہ بکن و بگو کہ این برائے مادر سعد ست و خواندن سورۂ یس ست کہ بقید روز جمعہ و زیارت قبر والدین وارد شدہ و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از طرف برادر خود یعنی عبد الرحمان رضی اللہ عنہ بعد وفاتش بردہا آزاد کردند و برہمین قیاس باید کرد سائر عبادات را پس ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود و ثواب آن بروح کسے از گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الہی ست پس این خود البتہ بہتر و مستحسن ست و اگر آن کس کہ ثواب بروحش میرساند از اہل حقوق اوست بمقدار حق وے خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ تر خواہد شد پس در خوبی این قدر امر از امور مرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست یقول المولف المسکین انا فوا اللہ رحیق المحبین اگرچہ بفحوائے صدق اشتمالے الکلام یجر الی الکلام بیانِ طوال ازروئے مثال ضمناً نگارش ہوا امّا فوائدِ عدیدہ اور عوائدِ سدیدہ سے نہ خالی وہ بیان عند اولی الابصار ہے ازانجملہ یہ کہ عبارات تقویۃ الایمان مذکورہ سے لاریب آشکار ہے کہ نزد فرقۂ وہابیہ تصدیق جنان اور اقرار لسان کا حقیقتِ ایمان مین نہین اعتبار ہے محض اعمال پر ایمان و کفر کا اونکے نزدیک مدار ہے اور نزدیک اہل سنت و جماعت کے رکن ایمان تصدیق جنان بلا انکار ہے اور اقرار لسان شرطِ اجرائے احکام بالبرہان معتبر و مختار ہے واما العمل بالارکان فغیر داخل فی حقیقۃ الایمان وقد صرح بہ کتاب

بازاز فتح العزیز نقل کردہ کہ این شرک در تسمیہ است نہ در عبادت پس جبکہ اونہین کے
رئیس و مقتداسے معنائے شرک غیر کفر آشکار ہی ؛ لا بلکہ اونکے دفتر مین معنائے
شرک طاعت بھی نگار ہے ؛ تو ہر لفظ شرک پر اطلاق کفر اقتضائے ہواجس نفسانی
اور نشانِ فقدانِ بصیرت ہے ؛ پیشۂ القائے وساوس شیطانی اور اظہار خبث
سریرت ہے ؛ اور طرفہ تر یہ کہ مشرکانِ زمان رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اہل
توحید ٹھہرانا ؛ اور افعالِ حسنہ و مکروہ پر حکم کفر دیکر امت محمدیہ اہل توحید کو کافر بنانا
صفتِ معبودیت جو خاص ہے برائے ایزد ملک علام ؛ مشرکین نے اوسکو اپنے
زعم و وہم مین اعتقاد کیا وصفِ عام ؛ پس شریک مقرر کیا اوسمین غیر خدا کو
مثل اصنام ؛ اور فرقۂ خارجیہ ہندیہ مشہورہ بوہابیۂ نجدیہ نے صفتِ عام کو خاص
کیا برائے ربّ الانام ؛ اور وہ صفتِ محبوبیت و شفاعت خواص بندگان پروردگار
ہی ؛ اور تفویضِ امور و تدبیر و تصرف درین دار ہے ؛ اور یہ صفت باتفاقِ ہمہ
شرایع ثابت برائے مقربانِ کردگار ہے ؛ مشرکانِ عرب نے اون مقربانِ
الہی کو اپنے خیالِ خام مین معبود ٹھہرایا ؛ توحیدِ معبودِ برحق سے باستیلائی اوہام
منھ پھرایا ؛ خارجیانِ ہندیہ وہابیانِ نجدیہ نے اون مقربان الہی کو تشبیہ دیا
باصنام ؛ کہ صفتِ عامہ کو انہون نے خاص کیا برائے ایزد ملکِ علام ؛ پس
جسطور کلمۂ طیبہ سے مذہبِ مشرکین مردود ہے ؛ اوسیطور مذہبِ فرقۂ وہابیہ
کلمۂ طیبہ سے نابود ہے ؛ کیونکہ اعتقادِ مشرکین بمعبودیتِ اصنام نصوص قاطعہ سے
آشکار ہی ؛ اور خارجیۂ ہندیۂ وہابیۂ نجدیہ کو مشرکین کے اعتقادِ معبودیت بتان سے
انکار ہے ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے بابِ اوّل مین ایسا مسطور ہی ؛ اور اسی ذریت

اور وہ اثبات شریک ہی الوہیت مین بالاہتمام ؛ خواہ بمعنائے وجوب الوجود ہو جیساکہ اعتقاد آتش پرستان تمام ؛ خواہ بمعنائی استحقاق عبادت ہو جیساکہ اعتقاد عبدۃ الاصنام ؛ اور یہی شرک غیر مغفور ہے اس آیت پر ہدایت مین بلا امترا کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یہی شرک کفر ہے نزد محققان ؛ یہی ضد توحید یہی مُخرج ایمان ؛ قال فی شرح العقائد ان الاشراک ہو اثبات الشریک فی الالوہیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام اور لفظ شرک جو وارد ہی بعض اشیا پر دراخبار ؛ مثل طیرہ وغیرہ حلف بغیر پروردگار ؛ تو اوسے نہ مراد شرک مذکور ہے عند اولی الابصار ؛ چنانچہ نجم البیین مین یہ بیان خوب مفصل وعیان ہی نگار ؛ جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد مین یہ حدیث مسطور ہے ؛ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکور ہی کہ ؛ ان الطیرۃ شرک ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل یعنی شگن وشگون ایک شرک موہوم ہے ؛ ولیکن بامر الہی توکل سے وہ معدوم ہی ؛ پس اگر طیرہ کفر ضد ایمان ہی ؛ تو پھر توکل سے کیونکر زائل بگیان ہے ؛ ذریت اسماعیلیہ مائۃ سائل اسحاقیہ سے اس عبارت کو مطالعہ فرماوے ؛ خواہ نخواہ شرح خانہ پرور سے نبیرہ شاہ عبدالعزیز کو کافر بناوے کہ در کتاب نہایۃ الاثیر مذکور ست ومنہ الحدیث الطیرۃ شرک ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل جعل الطیرۃ شرکا للہ فی اعتقاد جلب النفع ودفع الضر ولیس الکفر باللہ لانہ لو کان کفرا لما ذھب بالتوکل باز نوشتہ کہ شرک بمعنی طاعت ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ القرآن مذکور ست الشرک علی اوجہ منہا الطاعۃ کقولہ تعالی فلما اتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما

بندگان خود خلعت الوہیت دادہ است ورضا وسخط ایشان در سائر بندگان اثر می کند پس واجب میدانستند تقرب بان بندگان خاص تا شائستگی تقرب بجناب مطلق حاصل شود وشفاعت برای ایشان در مجاری امور درجہ پذیرائی یابد وبملاحظہ این امور سجدہ بسوئی ایشان وذبح وحلف بنام ایشان واستعانت در امور ضروریہ بقدرت کن فیکون ایشان تجویز می نمودند وصورتہا از سنگ وبرنج وروئین ومثل آن تراشیدہ قبلہ توجہ بآن ارواح ساختند وجاہلان رفتہ رفتہ آن سنگہا را بذاتہا خود معبود انگاشتند وخلط عظیم راہ یافت انتہی وحضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ در حجۃ اللہ البالغہ فرمودہ کہ خلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فحملوا الالفاظ المستعملۃ المتشابھۃ علی غیر محلھا کما حملوا المحبوبیۃ والشفاعۃ التی اثبتھما اللہ تعالی فی قاطبۃ الشرایع لخواص البشر علی غیر محلھما وکما حملوا اصد وزخرف العوائد والاشراقات علی انتقال العلم والتسخیر الاقصیان الی ھذا الذی یری فیہ والحق ان ذلک کلہ یرجع الی قوی ناسوتیۃ اور وحانیۃ تعد لنزول التدبیر الالھی علی وجہ ولیس من الایجاد والامور المختصۃ بالواجب فی شیئ وہم دران کتاب نوشتہ کان من زندقتھم توھمھم ان ھناک اشخاص من الملائکۃ والارواح تدبر اھل الارض فیما دون الامور العظام من اصلاح حال العابد فیما یرجع الی خویصۃ نفسہ واولادہ وامو الہ وشبھوھم بحال الملوک الی ملک الملوک وبحال الشفعاء والندماء بالنسبۃ الی السلطان المتصرف بالجبروت ومنشاء ذلک ما نطقت بہ الشرایع من تفویض الامور الی الملائکۃ واستجابۃ دعاء المقربین من الناس فظنوا ذلک کتصرف الملوک قیاسا الغائب علی

اسماعیلیہ مخمور و بے شعور رہے ؛ کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنے بتونکو اللہ کے
برابر نہین جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسیکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے
مقابل طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منّتین ماننی اور نذر و نیاز
کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی کفر اور شرک اونکا تھا سو جو کوئی
کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل
اور وہ شرک مین برابر ہے خَذَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ فَكُبْكِبُوْا فِي جَهَنَّمَ وَاَنَّهُمْ
جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در شان نزول
آیتِ پُر ہدایت وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فرمودہ کہ ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی
صالح و ابو الشیخ روایت کردہ اند کہ چون این آیت در مدینہ منورہ نازل شد
کافرانِ مکہ معظمہ این را شنیدہ خیلے تعجب کردند و گفتند کہ کیف یسع الناس الٰہ واحد
وان محمدا یقول الٰہکم الٰہ واحد فلیاتنا بایۃ ان کان من الصادقین انتہی
شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ در فوز الکبیر نوشتہ شرک آنست کہ غیر خدا را صفات مختصہ
خدا اثبات نمائد مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون میشود یا علم ذاتی
غیر از اکتساب بحواس و دلیل عقل و منام و الہام و مانند آن یا ایجاد شفائے مریض
باز فرمودہ کہ شرک این مشرکان در امور خاصہ ببعضی بندگان بود گمان میکردند کہ
مانند آنکہ بادشاہ عظیم القدر بندگان خاص خود را باطراف ممالک میفرستد و ایشانرا
در امور جزئیہ تا وقتیکہ حکم صریح بادشاہ نشدہ است مختار و متصرف میدارد و خود با مور
جزئیہ بندگان نمی پردازد و حوالۂ سائر بندگان بقہارمہ میکند و شفاعت قہارمہ
درباب خادمان و متوسلانِ ایشان قبول می نمائد ہمچنین ملک علی الاطلاق بعضے

جناب رسول پر حکم تکفیر و شرک جاری کیا ؛ اور اپنی ذوات خباثت آیات کو وادیٔ خسران و بادیۂ ضلال مین ساری کیا ؛ اور حالانکہ ضرورت و لزوم تفریق اعتقاد مذکور ؛ کتب شاہ عبد العزیز و شاہ ولی اللہ سے ہی مسطور ؛ پس جبکہ اونکو ہمہ امت محمدیہ کی تصدیق و اقرار کا انکار ہی ؛ توکب اونکو تصدیق حضرت ابو طالب کا اقرار ہے ؛ بلکہ ایمان والدین سید الثقلین سے بھی اُنکو فرار ہے ؛ ہان ایمان یزید پلید پر ہر ایک وہابی جان نثار ہے ؛ اور مروان مقتدائے اہل خسران اونکا از بسکہ دلدار ہے ؛ اونکی توحید کا نشان تفوۂ الایمان با فائے فریب و فساد آشکار ہے ؛ اللھم احفظنا من ھواجس تلك الملحدین ؛ واعصمنا من وساوس ھولاء الشیاطین ؛ بجاہ حبیبك نبی المرسلین وبحرمة آله واصحابه الطاھرین ؛

حُرُوفُ مَعَانٍ اَوْعُقُودُ جَوَاھِرٍ	تُحَاکِیْ مَصَابِیْحَ النُّجُوْمِ الظَّوَاھِرِ
تَرُوْحُ بِاَرْوَاحِ الْمَحَامِدِ حُسْنُهَا	فَیَرْقٰی بِهَا فِیْ سَامِیَاتِ الْمَفَاخِرِ
تَخَیَّرْتُهَا لِلْهَاشِمِیِّ مُحَمَّدٍ	حَمِیْدِ الْمَسَاعِیْ خَیْرِ بَادٍ وَّحَاضِرِ
نَبِیٌّ اَتٰی وَالنَّاسُ فِیْ جَاھِلِیَّةٍ	یَخُوْضُوْنَ فِیْ بَحْرٍ مِّنَ الشِّرْكِ زَاخِرِ
عَلَی الْغَیِّ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ قَدْ	هَوَتْ بِهِمُ الْاَهْوَاءُ اِلٰی غَیْرِ نَاصِرِ
فَمَدَّ عَلَیْهِمْ مِنْهُ ظِلَّ هِدَایَةٍ	وَاَرْشَدَ مِنْهُمْ لِلْهُدٰی کُلَّ حَائِرِ
لَهٗ مُعْجِزَاتُ الْوَحْیِ لَا قَوْلَ کَاهِنٍ	کَمَا زَعَمُوْا زُوْرًا وَّلَا قَوْلَ شَاعِرِ
عَزِیْزٌ عَزَالْاِفْكِ الَّذِیْ یَفْتَرُوْنَهٗ	عَلَی اللّٰهِ مِنْ تَحْرِیْمِ ذَاتِ النَّحَائِرِ
وَعَنْ رِجْسِ اَوْثَانٍ وَّخَمْرٍ وَّمَیْسِرٍ	وَطُغْیَانِ اَنْصَابٍ وَّاَزْلَامِ فَاجِرِ

الشاہد عبارت مذکورۂ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ سے صاف صاف آشکار ہے ؛
کہ اعتقادِ مشرکانِ عرب بمعبودیتِ اصنام متحقق بلاانکار ہے ؛ اور یہی معبودیت
پر شرعًا شرک کا مدار ہے ؛ کہ وَلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا فرمان پروردگار ہے ؛
اور امورِ جزئیہ مین متصرف بالاستقلال ؛ اور شفاعت بتانِ معبودہ کو نزد ایزدِ
متعال ؛ گو وہ شفاعت ناپسندیدہ ہو نزد خدائے ذوالجلال ؛ واجب القبول
اعتقاد رکھتے تھے وہ مشرکانِ اصحابِ نکال ؛ اگرچہ بتون کو امورِ عظام مین مالک
علی الاطلاق نہین جانتے تھے درہمہ حال ؛ اور صاحب تقویۃ الایمان اور اوسکے
متبعان اسطور سے ہین قائلین ؛ کہ مشرکانِ عرب معبودیتِ اصنام کے ہرگز نہ تھے
معتقدین ؛ فقط نذر و نیاز و ندائے اصنام اور امید شفاعتِ بتان علی الدوام
سے تھے وہ مشرکین ؛ پس مدارِ شرک افعال پر قرار دیا ؛ اور رکنِ شرک معبودیتِ
اصنام سے فرار کیا ؛ اور وہ اعمال جو عوارض اعتقادِ شرک ہین بالیقین ؛ مثل
طواف وسجدہ و قرابین وغیرہا افعالِ مشرکین ؛ اور بغیر اعتقادِ شرک اونکا اعتبار
نہین عند المحققین ؛ یعنے اونکے فاعلین بلا اعتقادِ شرک اونسے نہ ہرگز مشرکین
اور بغیر اونکے شرک متحقق الوجود ہی عند المبصرین ؛ اونکو رکنِ شرک تصور کیا
باستیلائی وساوس لعین ؛ اور حال افعالِ موحدان کہ جنکو رکنِ شرک ٹھرایا
منکرین ؛ یہ کہ بعضی مباح اور بعض حرام ؛ اور بعضے مستحب اور بعضے مسنون و واجب
لاکلام ؛ پس اس فرقۂ شیطانیہ نے افعالِ مذکورہ کو اصل شرک ٹھہرایا ؛ اور تفریق
اعتقادِ قدرتِ غیر خدا مستقلۂ وغیر مستقلہ سے منھ پھرایا ؛ اوس تفریق آباؤ اجداد طینیۃ
و دینیۃ کو دفعۃً سینہ پر کینہ سے مٹایا ؛ اور اپنے اصول اور سائر مومنان فحول امت

در وصول فیوض غیبیہ بھی وہان مرقوم ہی؛ و در سلطنت سلاطین و امارت امرا
علی مرتضی را دخلی ست کہ بر متتبعین عالم ملکوت مخفی نیست نیز اوسی کتاب سی معلوم ہے
تیسرا فائدہ یہ کہ استمداد بالاستقلال غیر خدا سے لاریب ممنوع و محظور ہے؛ اور
استمداد مقربان اہل برزخ سے بطور توسل جائز و مستحسن بلا فتور ہے؛ چنانچہ عبارات
اجداد مولوی اسماعیل دہلوی سے بالتصریح پر عیان ہی؛ اور خود مولوی اسماعیل
بھی جواز استمداد اہل قبور کا صراط المستقیم مین قائل اگرچہ صاحب تقویۃ الایمان
ہی؛ **چوتھا فائدہ** یہ کہ فاتحہ مرسومہ اور اعراس بزرگان اور منت و نذر و نیاز
حضرات مقربان الہی مستحسن بقیل و قال ہی؛ چنانچہ تحفۂ اثنا عشریہ اور صراط المستقیم
اور رسالۂ مذکورۂ مولوی اسماعیل سے بھی امر ظاہر و باہر خوش مآل ہی؛ امّا اسراف
و ریاکاری و افراط و تفریط بسیاری پس نہ ممنوع علی الخصوص بفاتحہ مرسومہ
و اعراس بزرگان ہے؛ بلکہ جمیع فرائض و واجبات و سنن و مستحبات مین ہر ایک
امر غیر مشروع محظور و ممنوع بیگمان ہے؛ اور یہ مسئلہ فرقۂ وہابیہ پر نہان ہی؛
اور طفل نوخواندۂ مکتب پر عیان ہے؛ **شعر** کلید در دوزخست آن نماز؛ کہ
بر روی مردم گذاری دراز؛ مولانا شاہ عبد العزیز پر در بارۂ عرس آبا و اجداد
ایسا اعتراض مسطور ہے؛ مفتی عبد الحکیم سے زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح
مین مذکور ہی کہ عرس بزرگان خود بر خود مثل فرض دانستہ سال بسال بر مقابر
اجتماع کردہ طعام و شیرینی در انجا تقسیم نمودہ مقابر را وثنا یعبد میکنند انتہی سکا
جواب شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح سے ایسا آشکار ہے؛ اوسی
کتاب زبدۃ النصائح مین اس عبارت سے نگار ہی کہ **قوله** عرس بزرگان خود

هدانا الصراط المستقیم بهدیه	وانور بنور الحق نور البصائر
وعلمنا الاحکام والرشد رحمة	لنا ووقانا دائرات الدوائر
فنحن به فی ملة خیر ملة	علی خیر دین ظاهر متظاهر
فکن یا شفیع المذنبین اعانة	لذی دعوة یرجوا اقالة عاثر
وما الظن یا مولای فیک بخائب	ولا العائذ اللاهی الیک بخاسر
فانی علی قربی وبعدی رفیقکم	وما دحکم فی کل ناد وسامر
فکن منادی الدنیا غیاثی وناصری	وغوثی علی باغ علی وغادر
فلیس لنا یوم المعاد ذخیرة	بلا وجهک المیمون خیر الذخائر
وما طمع الراجون من مطلب الغنی	سواک وما راجی سواک بظافر
وصلی علیک الله ما حن راعد	وما لاح برق فی دیاجی الدیاجر
صلاة تسامی الشمس نورا ورفعة	وتزری بریاها عبیر التاجر
تخصک یا فرد الوجود وتنثنی	علی آلک الغر الکرام العناصر

دوسرا فائدہ یہ کہ عبارت فتح العزیز و صراط المستقیم سے تحقق ہوا عند المنصفین از تصرف ملائکہ مدبرین اور اولیائے مقربین کا عالم دنیا میں ثابت ہی بالیقین اور طلب حاجات اولیائے رب البریات سے جائز بلا فتور ہے کہ ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا می طلبند وہی یابند فتح العزیز میں مسطور ہے اور دعائے ولی واجب الاجابت و تعوذ او واجب القبول صراط المستقیم میں نگارش ہے اور حل مشکلات خلائق محض برائے استرضائے ایشان و تنفیذ و اقتضائے قلبی ایشان بھی وہاں آشکار ہے اور حصول مقام وسالت فیما بین الرب و خلقه

ہندوان رہا کردہ بنامِ بتان مذبوحہ بالتسمیہ حلال ہی ؛ تشہیر و تعیین بنامِ اصنام سے حرمت کی اوسمین نہین قیل و قال ہی ؛ یہ مضمون حلت مشحون ثابت ہی بے حیائو چون رسالۂ مولوی اسمٰعیل دہلوی سے جو زبدۃ النصائح مین مسطور ہے ؛ تو اسکے بطلان اس بیانِ پُرخسرانِ تفویۃ الایمان کا اظہر من الشمس بلا فتور ہی ؛ کہ جیسا سوّر اور لوہو اور مردار ناپاک و حرام ہی ایسا وہ جانور بھی ناپاک و حرام ہے کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کے سوائی کسی اور کے نام کا ٹھہرایا اس آیت اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ مین کچھہ اسبات کا مذکور نہین کہ اُس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدّو کا ہی وہ حرام ہو جاتا ہی پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئیے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادا کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت ہوتا ہی انتہی لے عزیزوا فر تمیز پیشۂ فرقۂ وہابیہ نیرنگی و شعبدہ بازی ہی ؛ کار زمرۂ خارجیۂ ہندیہ بے ننگی و جعل سازی ہی کیونکہ ملتِ وہابیت و حیا ضدّین ہین آشکار ؛ اور اجتماع ضدّین ممکن نہین زینہار ؛ اور یہ ضرب المثل متحقق ہی عند ذوی الافہام ؛ اِنْ لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ علی اللہ و ام ؛ اور اسکا معنے یہ ہے لا کلام ؛ **شعر**

نہین گر حیا تجکو اے بے شعور حیا شاخ ایمان نہ اسمین گمان	تو کر جو کہ چاہے ہمہ شر و زور بلا شاخ ایمان رہی بے نشان

برخود او این طعن مبنی ست بر جہل باحوال مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرائض شرعیہ
مقررہ را ہیچکس فرض نمیداند آری زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان
بامداد ثواب و تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب ست
باجماع علما و تعین روز عرس برائے آنست کہ آن روز مذکر انتقال ایشان
میباشد از دار العمل بدار الثواب و الّا ہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح و نجاتست و
خلف را لازمست کہ سلف خود را باین نوع بر و احسان نمائد چنانچہ در احادیث مذکور ست
کہ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ و تلاوت قرآن و اہدائے ثواب را عبادت قرار دادن
مبنی بر کمال بلادت و افراط جہل ست باز فرمودند کہ اخرج ابن جریر عن
محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہما انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور
الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر
وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم و قال فی التفسیر الکبیر بعد الحدیث المذکور
والخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون انتہی یہ جواب پُرصواب جو شاہ صاحب
موصوف قدس اللہ سرہ المعروف سے مذکور ہوا لاریب عین رد اعتراض
ذریت اسماعیلیہ و اسحاقیہ نجدیہ در بارۂ منع عرس بلا فتور ہے۔ **پانچوان فائدہ**
یہ کہ اولیاء اللہ کے لیئے نذر و نیاز جانور جائز بلا انکار ہے کہ مقصود اُستے
گوشت و ایصال ثواب برائے اولیائے کبار ہے کیونکہ نہ تشہیر بنام اولیاء
اللہ سے وہ ہرگز حرام ہوا نہ لفظ نذر و نیاز بنام اولیاء اللہ سے حرمت کا
اوسمین کچھہ مرام ہے نہ نذر قبیح قلبی سے حرمت کا وہان کچھہ مدخل ہوا
لاریب گوشت اوسکا حلال کسیطور ہرگز اوسمین نہین خلل ہوا حتا کہ جانور

جو چاہا سو تحریر کیا ؛ ایک چیز حلال کو ایکجا حلال اور اوسی کو دوسرے جائے
مین حرام تسطیر کیا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کا ایسا فرمان واجب الاذعان
آشکار ہی اونکی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین وہ نگار رہے ؛ کہ ثم الذبوح للطواغیت
امرٌ مبھومٌ ضبط بما اُھِلَّ لِغَیرِاللّٰہِ بِہٖ وبما ذبح علی النصب بماذبحہ غیر المتدین بتحریم
الذبح بغیر اسم اللّٰہ وھم المسلمون واھل الکتاب وجرّ ذلک ان یوجب ذکر اسم اللّٰہ
عند الذبح لانہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام بادی الرأیِ الا عند ذلک
وایضاً ان الحکمۃ الالھیۃ لما اباحت لھم الحیوانات التی ھی مثلھم فی الحیاۃ وجعل
لھم الطول علیھا اوجبت ان لا یغفلوا عن ھذہ النعمۃ عند ازھاق ارواحھا
وذلک ان یذکروا اسم اللّٰہ علیھا وھو قولہ تعالیٰ لِیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ
مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ پس ارباب ذریّاتِ اسماعیلیہ واسحاقیہ معانئے مقولۂ مذکورہ
مین غور فرماوین ؛ استیلائے ہواجس نفسانی اور تقاضائے وساوس شیطانی
سے اپنی بزرگون کو مشرکین نہ بناوین ؛ کہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام
بادی الرای الا عند ذلک شاہ ولی اللہ کا فرمان ہی ؛ کہ ہرگز حلت وحرمت مین
فرق متحقق نہین مگر عند الذبح بیگمان سہے ؛ بادی النظر قبلِ ذبح حلال وحرام
مین ہرگز ہرگز نہین فرقان ہی ؛ لہذا تسمیہ عند الذبح فارق حلت وحرمت مین
بیّر عیان ہی ؛ پہر حکمتِ تسمیہ عند الذبح کو منکر کرے وہ ذریّات نکہ اوسمین بھی قید
عند الذبح لازم والزم ہی بِالْبیّنات ؛ کہ ان لا یغفلوا عن ھذہ النعمۃ عند ازھاق
ارواح الحیوانات ؛ اور عدمِ غفلت اس نعمت سی یہ ہے کہ عند الذبح ذکر کرین اسم
ایزدِ ملکِ علّام ؛ اور وہ یہ قولِ الٰہی لِیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِنْ بَھِیْمَۃِ

حیا مہد خوف نزد رہہان		نہین بے حیا کو غم دو جہان
حیا مانع شر ہے دمبدم		نہین گر حیا دلمین پھر کیا ہی غم

رسالۂ مرقومہ زبدۃ النصائح مین خود مولوی اسماعیل سے یہ مضمون بلا افراط و تفریط ہے کہ تفسیر وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ تفسیر فتح العزیز مین پر تغلیط ہے اور نذر و نیاز حضرات اولیاء اللہ شرعًا جائز و روا ہے گوشت ذبیحۂ منذورہ برائے اولیاء اللہ حلال بیچون و چرا ہے اگر نذر بطور قبیح ہی تو فعل فاعل حرام ہی اما حلت گوشت مین نہ ہرگز کچھ کلام ہے اور اشتباہ اسی صورت کا ساتھ صورت محرمہ کے آشکارا ہی اور حلت اوسکی تفسیر احمدی اور استفتائے مولانا محمد بین مین نگار ہے اور گوشت جانوران مشہورہ بنام بتان بھی حلال ہی اوس شہرت سے حلت گوشت مین نہین قیل و قال ہی چنانچہ عبارت رسالۂ مرقومہ عبارات مین بالا مذکور ہے اور رسالۂ مولوی اسماعیل زبدۃ النصائح مین مسطور ہے پس جو جانور مشہور بنام غیر خدا تقویۃ الایمان مین ناپاک و حرام ہی وہی جانور مشہور بنام غیر خدا رسالۂ مولویصاحب مین حلال بصد احترام ہے اور اگر شہرت کنندۂ جانور بنام غیر خدا پر شرک ثابت ہی نزد مولوی اسماعیل تو اوس رسالے کا تالیف کنندہ اور اوسمین حکم حلت بجا رد ہندہ اول مشرک ہی بے قال و قیل ثواول اوس رسالے مین مولوی اسماعیل نے طریق شرک اپنی چیلونکو تعلیم فرمایا پھر تقویۃ الایمان مین اوسی تعلیم شرک سے خود بخود اپنے آپکو مشرک بنایا سچ ہی مَنْ حَفَرَ حُفْرَۃً لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ کردنی خویش آمدنی پیش شریعت خانہ پرور سے

مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ کا مَا رُفِعَ بِہِ الصَّوت حسبِ لغت مذکور رہے؛ تو وہاں قید عند الذبح حسب عرفِ مقصود شرعًا معہود بھی مسطور رہے؛ یا ذکرِ صنم و لات عزّیٰ عند الذبح قولِ اہل جاہلیّت اصلِ شانِ نزول پُر نور رہے؛ اور جس جائے معنے اُہِلّ کا ذَبِحَ حسب عرفِ مقصود کلام وود آشکار رہے؛ تو وہاں قیدِ عند الذبح ہرگز نہیں نگار رہے؛ اور یہ مضمون صدق مشحون تفاسیر محققین سے ہویدا ہے نجمُ المُبین لرجم الشیاطین اور عنایتِ ربانیّہ دافعہ وساوس شیطانیّہ سے بھی پیدا ہے؛ یہ بصائر جائے اختصار رہے؛ اَمّا اسقدر تسطیر سزاوار رہے؛ کہ قال فی التفسیر النیسابوري واما ما اهل به لغیر الله فمعناه ما رفع به الصوت للصنم وذلك قول اهل الجاهلیة باسم اللات والعزی ثم قال ویستثنی عند عطاو مکحول والحسن والشعبی وسعید بن المسیب مما اهل به لغیر الله ذبائح اهل الكتاب اذا سمی علیها باسم المسیح مثلا لاطلاق قوله تعالیٰ وطعام الذین اوتوا الكتاب حل لكم ولان النصرانی اذا سمی الله تعالیٰ فانما یرید به المسیح وقال الامام مالك وابو حنیفة واصحابه والشافعي رضي الله عنهم اذا ذبحوا باسم المسیح فقد اهلوا به لغیر الله فوجب ان یحرم واذا ذبحوا باسم الله فظاهر اللفظ یقتضی الحل ولا عبرة لغیر اللفظ وعن سیدنا علی رضی الله عنه انه قال اذا سمعتم الیهود والنصاری یهلون لغیر الله فلا تاکلوا واذا لم تسمعوهم فکلوا فان الله قد احل ذبائحهم وهو اعلم بما یقولون انتهی قال فی مفاتیح الغیب فی جواب عطا وغیره رضی الله عنهم انما نحن کلفنا بالظاهر لا بالباطن فاذا ذبحه باسم الله وجب ان یحل ولا سبیل لنا الی الباطن وقال فی سورة المائدة وما اهل لغیر الله به کانوا یقولون عند الذبح

الانعام ؛ یعنے حیات ان نوع حیوان مثل انسان ہی ؛ تواو نپر انکو قدرت و غلبہ بیکران ہی ؛ اکلِ حیوانِ ماکول انکے لیئے حلال ہگیان ہی ؛ لہذا لازم کہ اس نعمت کا شکرانہ ہر ایک انسان بجالاوے ؛ اور وقتِ اوائے شکر مین ہرگز غافل نہو جاوے اور وہ وقت نزد اخراج روحہائے جانوران ہی ؛ پس عند الذبح ذکر اسم خدا شکر بادل و جان ہی ؛ اور لیذکروا اسم اللہ یہی فرمانِ خالق زمین و آسمان ہی ؛ پس یہ بیان مولوی اسماعیل جو تشریع جدید تقویۃ الایمان ہے ؛ کہ آیت اوفسقا اھل لغیر اللہ بہ مین کچھہ اس بات کا مذکور نہین کہ اوس جانور کے ذبح کرنیکے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو یہ خسران ہی ؛ نقیضِ قولِ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نزد اہلِ یقان ہی ؛ جد اسماعیل کے نزدیک عند الذبح حلت و حرمت کا وقت آن ہی ؛ اور مولوی اسماعیل کے نزدیک قید حلت و حرمت عند الذبح خلافِ قرآن ہی ؛ شہرتِ قبل ذبح پر حلت و حرمت کا اوسکے نزدیک مدار ہی ؛ اور یہ دعائے مذکور از بسکہ پر شرور بطلانِ صریح اور طغیانِ فضیح اشکار ہے ؛ کیونکہ آیت اوفسقا اھل لغیر اللہ بہ اور وما اھل بہ لغیر اللہ جو قرآن شریف مین چار جائے لگا رہے ؛ تو ہر ایک مقام مین قیدِ تشہیر قبل ذبح موجب حلت و حرمت بھی مفقود ہے ؛ نعم تشہیر مقید بالقیود حلت و حرمت مین شرعا مقصود ہے ؛ کیونکہ اہل بمعنی ذبح عرفِ عرب مین نہایت و بے غایت مشہور و معہود ہی ؛ اور موافقِ عرفِ مذکور نزولِ قولِ رب غفور ہر ایک جائے مسطور صحابہ کرام سے ماثور نزد اہل سعود ہی ؛ اور اسی پر اجماع سلف و خلفِ صالحین تا وقتِ مولانا شاہ عبد العزیز کتب ائمہ دین متین مین محرر و موجود ہی ؛ لہذا جس تفسیر مین معنی

صلی اللہ علیہ وسلم بتیرہ بذلک حیث قال اللھم علمہ التاویل انتہی قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی فتح الخبیر بما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر اھل بہ لغیر اللہ ذبح للطاغوت قال الشیخ النبیل علی انوار التنزیل معنی اھل ذبح انتہی وقال فی تبیین الحقائق لا یقال ان الایۃ وما اھل بہ لغیر اللہ مجملۃ لا بد ان اھل ارید بہا ای رفع الصوت حال الذبح او الطبخ او حالۃ الاکل لانا نقول اجمع السلف علی ان المراد بہا حالۃ الذبح فتکون مفسرۃ فتم الاحتجاج بہا انتہی فتوائے مولانا شاہ عبد العزیز مین ایسا مسطور ہے ؛ اور اس تحریر سے بھی خوب دفع شر وزور ہی قال النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم فی تفسیر ما اخرجہ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ واما الذبح لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ کمن ذبح للصنم الی آخرہ اور فتاوائے عالمگیری مین یہ تحریر ہے ؛ اور تاتارخانیہ سے وہان تسطیر ہے ؛ اور اوسمین مختار الفتاوی سے مذکور ہے ؛ وغیرہا کتب فقہ مین بھی ایسا ہی مسطور ہے کہ مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارھم او الکافر لالھتھم توکل لانہ سمی اللہ تعالے وبکرہ ای ذلک الفعل للمسلم مجوسی گاوی بمسلمانے داد کہ بنام نار کہ معبود اوست ذبح کند مسلم بنام خدا ذبح کرد گوشت او حلال است کذا فی الفوائد البرھانیہ عن الکتب الفقھیہ یقول العبد المسکین محمد خیر الدین صانہ اللہ من شر الحاسدین کہ اس تحریر منیر مسطور اور تحبیر خطیر مذکور سے صاف صاف ظاہر ہوا ؛ اہل انصاف مبغضین عتساف کے نزدیک خوب شفاف باہر ہوا کہ وما اھل بہ لغیر اللہ کا معنے ما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین سیدنا عبد اللہ

باسم اللات والعزیٰ فحرم اللہ تعالیٰ ذلک انتہی قال فی المعالم وما اہل بہ لغیر اللہ ای ماذبح للاصنام والطواغیت واصل الاہلال رفع الصوت وکانوا اذا ذبحوا لآلہتہم یرفعون اصواتہم بذکرہا فجری ذلک من امرہم حتی قیل لکل ذابح وان لم یجہر بالتسمیۃ مہلٌّ وھکذا فی روح البیان وقال فی تنویر الاقتباس بالاسناد الی سیدنا عبداللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس وما اہل بہ لغیر اللہ ماذبح باسم غیر اللہ عمداً للاصنام وقال فی سورۃ المائدۃ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ای ما ذبح بغیر اسم اللہ متعمدا وقال فی سورۃ الانعام او فسقا ذبیحۃ اہل لغیر اللہ بہ ای ذبح باسم غیر اللہ عمدا فانہ رجس وقال فی سورۃ النحل وما اہل لغیر اللہ ماذبح بغیر اسم اللہ انتہی قال فی الارشاد وما اہل بہ لغیر اللہ ای رُفع بہ الصوت عند ذبحہ للصنم وقال فی سورۃ المائدۃ وما اہل لغیر اللہ بہ ای رفع الصوت لغیر اللہ عند ذبحہ کقولہم باسم اللات والعزیٰ وفی سورۃ الانعام او فسقا اہل لغیر اللہ بہ صفۃ للفسق موضحۃ لہ ای ذبح علی اسم الاصنام انتہی قال فی الدر المنثور اخرج ابن المنذر عن ابن عباس رضی اللہ عنہم فی قولہ وما اہل قال وما ذبح قال فی الاتقان فیما یستوعب تفسیر غریب القرآن عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فقال اہل بہ لغیر اللہ ذبح للطواغیت وقال فی شروط المفسر وقد روی الحاکم فی المستدرک ان تفسیر الصحابی الذی شہد الوحی والتنزیل لہ حکم المرفوع ثم قال ویجب ان یعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیّن لاصحابہ معانی القرآن کما بیّن لہم الفاظہ ثم قال ان تعارضت اقوال جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنہم فان امکن الجمع فذاک وان تعذر قدم ابن عباس رضی اللہ عنہما لان النبی

الکریم سے وہ معنائے سقیم نزد ارباب عقل سلیم از بسکہ بیکار ہے، لا بلکہ او سی تفسیر سے وہی تفسیر باطل و عاطل عند اولی الابصار ہے، تفصیل اس اجمال کی اور تجمیل اس مقال کی بنجم المبین اور عنایت ربانیہ سی خوب آشکار ہے، تفسیر مذکور اور فتوائے مسطور کا جواب پُر صواب حرفاً حرفاً وہان نگار ہے، امّا یہان بطور مشتے نمونہ خروار اندک دلیل بسیار اسقدر تحریر سزاوار ہے، کہ شاہ صاحب مسطور تفسیر مین فرماتے ہین، معنے اُہِلَّ بہ لغیر اللہ مین لاتے ہین، کہ اُہِلَّ را بر ذبح حمل کردن خلاف لغت و عرفست ہرگز اہلال در لغت عرب و عرف آن دیار و آن وقت بمعنی ذبح نیامدہ در ہیچ شعر و ہیچ عبارت بلکہ اہلال در لغت عرب بمعنی بلند کردن آواز و شہرت دادنست و اگر اُہِلَّ را بر ذبح حمل کردہ شود پس ذبح لغیر اللہ مراد خواہد شد ذبح باسم غیر اللہ از کجا فہمیدہ شود تا مدعائے این مردم حاصل شود پس درین عبارت اہلال را بمعنے ذبح گرفتن باز لغیر اللہ را بجائے باسم غیر اللہ ساختن قریب تحریف کلام الٰہی میرسد انتہی معنائے تعبیر مذکور یہ ہی بلا فتور کہ اُہِلَّ کو ذبح پر حمل کرنا خلاف لغت عرب و عرف بلا انکار ہی، ہرگز اہلال بمعنے ذبح لغت و عرف آنوقت کسے شعر و عبارت سے نہین آشکار ہی، بلکہ اہلال کا معنے لغت عرب مین آواز بلند کرنا اور اشتہار ہے، اور اگر اُہِلَّ کو ذبح پر حمل کیا جاوے، تو معنے ذبح لغیر اللہ صادق آوے، ذبح باسم غیر اللہ کیونکر صداقت پاوے، تا مدعا ان آدمیون کا ظہور فرماوے، پس اُہِلَّ کا معنے ذبح ٹھہرانا، پھر لغیر اللہ کا معنے باسم غیر اللہ بنانا، یہ نہین ہے مگر کلام الٰہی کو قریب تحریف پہنچانا، انتہی سبحان اللہ خود شاہ صاحب موصوف

ابن عباس علیہما رضوان اللہ المبین سے ماثور ہے؛ اور یہ تفسیر نزدِ حضرات محدثین
حکماً مرفوع بالیقین متحقق پُر نور ہے؛ اور اس پر اتفاقِ سائر صحابہ و تابعین اور تبع
تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بلا فتور ہے؛ اور حضرات مفسرین اور فقہائے دین
کے کُتبِ متداولہ مین بھی یہی تفسیر مسطور ہے؛ کسی جائے اصل معنائے لغوی کے
ہمراہ قیدِ عند الذبح حسب معنائے عرفی آشکار ہے؛ اور کسی جائے اصل معنائے
مقصودی حسب تفسیرِ شارع ذبح نگار ہے؛ یہان تک کہ ہر ذابح پر اطلاقِ
لفظِ مہل بلا رفع صوت بالتسمیہ سزاوار ہے؛ یہی اطلاق اُس معنا کا مصدق
موجبِ اجماع پُر وفاق بلا انکار ہے؛ قال فی السمین وغیرہ من زبر المحققین
لفظ ما فی قولہ تعالی وما اھل بہ لغیر اللہ موصول بمعنے الذی ومحلہا النصب عطفاً
علی المیتۃ ولفظ بہ قائم مقام الفاعل لاھل والباء بمعنے فی ولا بد من حذف مضاف
ای فی ذبحہ لان المعنی وما صیح فی ذبحہ لغیر اللہ انتہی پس قیدِ عند الذبح
جو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے مذکور ہے؛ تو وہ موافقِ ہمہ تفاسیرِ مفسرین
اور مطابقِ کُتبِ حضراتِ فقہائے دین اور حضراتِ صحابۂ کرام اور تابعین
عظام سے ماثور ہے؛ اور انکار قیدِ عند الذبح جو تقویۃ الایمان وغیرہ رسائل
اہلِ طغیان فرقۂ نجدیۂ وہابیان مین مسطور ہے؛ تو وہ مخالف ہمہ تفاسیر
قرآن بلکہ تحریفِ معنائے حضرتِ فُرقان اور انکارِ اجماعِ امت ہمگیان از القائے
وساوسِ شیطان سراسر افترا و زور ہے؛ اور جو معنے وما اُہل بہ لغیر اللہ کا تفسیر
فتح العزیز مین نگار ہی؛ تو وہ خود فتوائے شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ سے
منسوخ و مردود بلا انکار ہی؛ اور اونکے جواباتِ مقالاتِ مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ

وبے غایت دور ہی ؛ نعم عصمت خاصۂ انبیائے کرام اور خصیصۂ ملائکِ عظام
علیہم السلام عند ذوی الافہام بے فتور ہے ؛ اور جبکہ تفاسیر مخاریہ سے اسطور
ہوا آشکارہ ؛ کہ ہر ذابح کو مہلّ کہتے ہیں عرب میں صغار وکبار ؛ اگرچہ ذابح تسمیہ
کو عند الذبح نہ کہے بطور جہار ؛ تواب اور کیا دلیلِ عرف اوس دیار اور آسطور قسمت
کی ہی درکار ؛ اور کیا حاجت کسی شعر وعبارت کی باقی رہی عند اولی الابصار ؛ سے
فتح الخبیر بما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی تحریر ؛ اور نیساپوری تفسیر ؛ جو شاہ عبد العزیز کی
بڑی دلیلِ مستنیر ؛ اور خود فتوائے شاہ صاحب رحمۃ اللہ القدیر ؛ کہ اوسمین عبارت
شرح مسلم آپ کی برہانِ منیر ؛ تو امین ما اہل بہ لغیر اللہ کا معنے ما ذبح باسم
غیر اللہ ہے آشکارہ ؛ پس اس روزِ روشن کو شبِ دیجور کہنا محض شاہ صاحب کی
وجاہت کا اعتبار ؛ سچ ہی جب تک وہ ہادیٔ مطلق عنایت نہ فرماوے تو نبوت
کتاب رب الارباب کیا ہدایت دکھلاوے ای منصفِ حاذق وے محبِ صادق
شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح جواب مقالات مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ
الکریم مین ایسا فرماتے ہین ؛ اور اوس تفسیر اور اوس فتوائے شہیر دونوکو
منسوخ ٹھہراتے ہین ؛ کہ لا شك فی وقوع الاختلاف فی حل ھذہ الذبیحۃ وتعارض
الادلۃ ومتی کان کذلك کان محلا للشبہۃ ومن قاعدۃ الفقہاء انہ اذا اشتبہ
الحل والحرمۃ غلب جانب الحرمۃ احتیاطاً فالاخذ بالحرمۃ اولی یعنے وہ جانور
جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور ہی ؛ اوسکی حلت وحرمت مین اختلاف بےفتور ہی ؛
اور جبکہ اوس امر مین اختلاف ہی ؛ تو وہ محل شبہ نزد اہل انصاف ہی ؛ اور یہ قاعدہ

قدس اللہ سرہ المعروف اوس ایکے فتوی میں جو زبدۃ النصائح میں مسطور ہے ٭
چنانچہ شمہ عبارت اوسکی بالا مذکور ہے ٭ حرمت ذبیحہ میں اس حدیث لعن اللہ
من ذبح لغیر اللہ سے تشبث فرماتے ہین ٭ اور حدیث مذکور کا معنے اپنے مدعا
پر مسطور شرح مسلم سے تحریر مین لاتے ہین ٭ کہ قال الامام النووی رحمہ اللہ فی
شرح المسلم واما الذبح لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ یعنی یہ ہی معنا ئے
ذبح لغیر اللہ ٭ کہ ذبح کیا جاوے باسم غیر اللہ ٭ پس اگر وہ معنے تحریف کلام
پروردگار ہے ٭ تو یہ معنے بھی تحریف کلام سید مختار ہے ٭ اونپر دائم صلوۃ
وسلام کردگار ہی ٭ پس کلام محرف سے تشبث عاقلون کے لیئے نہین سزاوار
ہی ٭ اگر یہ نوشتہ تفسیر فتح العزیز آپکے نزدیک حق بلا انکار ہے ٭ تو اوس
فتوے مین آپکا تشبث اوس معنائے حدیث مسلم سے بیکار ہے ٭ اور اگر وہ
تشبث صحیح ہو تو یہ نوشتہ تفسیر مذکور بطلان و ہذیان شعار ہے ٭ ہان تحریر
تفسیر مذکور مقدم اور تسطیر فتوائے مسطور متاخر وہ منسوخ یہ ناسخ تطبیق سزاوار ہے
ای عزیز پر تمیز وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنے وما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین
سیدنا عبد اللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس سے ماثور ہی ٭ اور اسی پر
اتفاق ہمہ مفسرین اور سائر صحابہ و تابعین اور جماہیر محدثین اور مشاہیر فقہائے
محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین کتب متداولہ مین مسطور ہے ٭ چنانچہ
زبر مہرہ دین متین سے شمئہ براہین و مضامین پر تسکین بالا مذکور ہی ٭ تو وہ معنی
جو اظہر من الشمس نزد ائمہ اہل سنت و جماعت ماثور و مشہور ہے ٭ اوسکو تحریف
کلام ایزد ملک علام اعتقاد کرنا شاہ صاحب کی شان تقوی بنیان سے نہایت

شرکت وہرگاہ کہ این خبث در وسرائت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود مانند سگ وخوک کہ اگر بنام خدا مذبوح شوند حلال نمیگردند اور یہ تعبیر مسطورۂ نیز باطل ہے بلا فتورۂ اس تعبیر سے بالضرورۂ نزد ارباب شعورۂ کہ آری نام خدا بر آن جانور وقتے فائدہ مید ہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ وخلافِ آن شہرت وآواز شہرت وآواز دیگر دہند کہ ما ازین کار برگشتیم یعنے تفسیر فتح العزیز مین اوّل اسطور مسطور ہے کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے منسوب ومشہور ہوئے تو اوسمین مردیسے زیادہ خباثت بالضرور ہے اور جب اس خباثت نے اوسمین سرائت کیا بسیارۂ تو پھر دوسرے مرتبہ ذکر نام خدا سے حلال نہ ہوگا زنہارۂ جیسا کہ تسمیۂ عند الذبح سے حلال نہین ہوتا سگ اور خنزیرۂ ویسا ہی حلال نہین ہوتا تسمیہ عند الذبح سے وہ جانور جو غیر خدا کے لیئے ہی شہیرۂ پھر اوسی آیت کی تفسیر کے آخر ایسا فرمایا ہے آوازۂ حلّتِ جانورِ مذکور اسطور شہرت مین آیا ہے کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے ہوا ہی منسوب ومشہورۂ ہان نام خدا عند الذبح اوسپر اسطور نافع ہی بالضرورۂ کہ قصدِ تقرب الی غیر اللہ کو دل سے باہر لاوینا اور خلاف اوس شہرت آوازکے دوسری شہرت وآوازہ مقرر ٹھہراوین کہ چھوڑا ہمنے یہ کارہ اسکار سے ہوئے بیزارۂ اے منصفِ حمیدۂ موصوف بوصفِ سدیدۂ اوّل شاہ صاحب نے اوس جانور مشہور لغیر اللہ کو مثل خنزیر فرمایاۂ حرمت مین نجس العین مثل خنزیر ٹھہرایا اور اقرار عدم امکانِ حلّت مثلِ خنزیر اظہار مین آیاۂ پھر آپ ہی اوس خنزیر کو حلال کرنیکا طریق بتایاۂ پس اگر فرقۂ وہابیۂ خارجیۂ ہندیۂ کے نزدیک وہ

فقہا بلا انکار ہے کہ جہان حلت و حرمت مین شبہہ آشکار ہے تو وہان غلبۂ
حرمت پر احتیاطاً حکم کا مدار ہے پس اخذ کرنا حرمت کو مر مذکور مین اولی عند
اولی الابصار ہے اے عزیز وافر تمیز اول تو کچھ اختلاف اور تعارض دلائل اکثر
ذبیحۂ منذورہ مین واقع نہین زینہار اور اقوال مخالفان ائمہ امت اہل
سنت کا وقوع اختلاف مین ہرگز نہین اعتبار جبکہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنی
وما ذبح باسم غیر اللہ خود شاہ صاحب کی زبان اور اونکے والد ماجد کی تحریر
خوش عنوان سے ظاہر باہر ہے مثل شمس علی نصف النہار اور حبر الامہ اور
ہمہ ائمہ اہل سنہ حضرات مفسرین و محدثین اور فقہائے دین متین سی باتفاق
پر وفاق ہے آشکار حتاکہ گوشت بچارہ ہندوان تسمیہ عند الذبح سے حلال
ہے اس حلت مین نہ ہرگز کسیطور قیل و قال ہے تو عدم وقوع اختلاف حلت
ذبیحۂ مذکورہ مین اظہر من الشمس بالضرور ہے اور فرض کیا ہمنے وقوع اختلاف
حلت و حرمت اوس جانور مین جو منذور ہے جیسا کہ شاہ صاحب کی تحریر
مذکور مین مسطور ہے پس جبکہ حرمت ذبیحۂ منذورہ کی احتیاطاً آپکے نزدیک
استوار ہے اور یہ احتیاط امر عزیمت اور اولی واسطے اہل تقوی کے آشکار ہے
تو اہل رخصت و فتوی کے لیئے حلت ذبیحہ منذورہ کا آپکو اقرار ہے غایت
یہ کہ عود ترک اولی اہل رخصت و فتوی پر بلا انکار ہے پس باطل ہوا وہ ادعا
جو تفسیر فتح العزیز مین اسطور رنگار ہے کہ چہ آن جانور منسوب بغیر گشت و خبثی
درو پید گشت کہ زیادہ از خبث مردار ست زیرا کہ مردہ بے ذکر نام خدا جان
دادہ ہست و جان این جانور را از ان غیر خدا قرار دادہ کشتہ اند و این عین

چنانچہ وہ عبارت پر بشارت پیش ازین مسطور ہے پھر اس رخصت حلت پر بھی شاہ صاحب نے حضرات علما سے رہائی نہ پایا آخر ہمہ تحریرات معاونین آپنے طے جنگ ایک مختصر فتویسے فرمایا اور وہ فتوی عقائد خیوریتہ کے دوم جلد مین نگارہ ہے اور اوس فتوے کی صحت کا فرقۂ وہابیہ کو بھی اقرار ہے الحمد للہ رب العالمین کہ آخر الامر شاہ صاحب قدس اللہ سرہ المبین حلت ذبیحۂ منذورۂ اولیاء اللہ کے معترف ہوئے بالیقین مثل سائر اہل سنت وجماعت صالحین اور اعتبار ہر امر کا آخر ہر ہے نزد محققین کہ اِنَّ العِبرَۃَ بِالخَوَاتِم فِی الدِّینِ المَتِین لہذا حلت وحرمت ذبیحہ کا عند الذبح پر مدار ہے قبل ذبح اور بعد ذبح کا ہرگز نہین اعتبار ہے پس جب مولانا ممدوح کو حلت ذبیحۂ منذورۂ مذکورہ کا اقرار ہے تو پھر ہذیان اہل تفویۃ الایمان سراسر باطل و بیکار ہے اب منصفین کچھہ انصاف فرماوین متعسفین تعسف سے دنکورات نہ ٹھہراوین جاہلین جہالت سے شاہ صاحب کو لباس عصمت نہ پہناوین لغزش بشریت کو وحی سماوی نہ بناوین اگر حق گوئی کی توفیق رفیق ہو تو کلمۃ الحق سماعت مین ہی لاوین کہ بحکم الضرورات تبیح المحظورات شمہ جواب باصواب جو یہان مذکور ہے تو وہ کلام شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح سے ہی مسطور ہے اور اونکے والد ماجد اور سیدنا ابن عباس اور سائر ائمہ دین حق اساس سے ماثور ہے پس اگر بمقتضائے بشریت کسی بزرگ سے کچھہ لغزش ظہور مین آوے تو اوسکے تابع پر لازم کہ اوس لغزش سے روپوشی اظہار مین لاوے یہ فرقۂ اسماعیلیہ اور ذریات

جانور مشہور اولیاء اللہ کے لیئے منذور حرمت مین فی الحقیقۃ مثل خنزیر ہی؛
تو خنزیر کا حلال ہونا اونکے عقیدے مین متحقق بلا تقریر ہے؛ کیونکہ تفسیر فتح
العزیز سے تفسیر وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللہ کا اونکو لاریب اقرار ہے؛ اور اس مقام
کے سوا باقی ہمہ تفسیر مذکور پُر نور سے اونکو فرار ہے؛ اور اگر وہ جانور منذور
اونکے نزدیک حُرمت مین نہین مثل خنزیر؛ محض عوام کالانعام کو ورغلانے
کے لیئے اونکا تمسک ہے وہ تفسیر؛ تو ہوائے نفسانی معنائے کلام ربانی انکا
پیشہ بلا انکار ہی؛ عذاب تفسیر بالرّای اوس گروہ خذلان پژوہ کے لیئے
سزاوار ہی؛ اوّل ایک جانور حلال کو ہوائے نفسانی سے حرام بنانا؛ پھر
اوسکو حرمت مین مثل خنزیر نجس العین ٹھرانا؛ دروازہ امکان حلت کا اوپر
دفعۃً مسدود فرمانا؛ پھر طریق اوسکی حلت کا خود بخود تحریر مین لانا؛ جس
جانور کو خنزیر ٹھہرایا اوسیکو پھر بکری پر شبیہ بتانا؛ تفسیر مین حلال جانور
تشبیہ سے مثل خنزیر آشکار ہی؛ فتوے مین حلت و حُرمت کا نیت پر مدار ہے؛
پس اگر یہ شرعِ جدید نہین تو کیا ہی؛ تحریف معانئے قرآن مجید نہین تو
کیا ہی؛ اور خود شاہ صاحب اوس فتوے مین معنے وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللہ کا
تقرب الی غیر اللہ فرماتے ہین؛ اور اس معنا کو خلافِ مفسّرین و فقہائے
دینِ متین خود بخود تحریر مین لاتے ہین؛ پھر جواب مقالات مفتی عبدالحکیم
رحمہ اللہ الکریم مین اوس تفسیر اور اس فتوائے شہیر دونو کو منسوخ ٹھہراتے
ہین؛ کہ یہ مضمون فیض مشحون اوس جواب مین ہی پُر نور؛ کہ حرمتِ جانور
مذکور؛ جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور؛ از روئے احتیاط و فضلیت ہی بے فتور

حفیظٌ حکیمٌ صادقٌ هو شاکرٌ — عطوفٌ مجیبٌ لکلّ ماشٍ و راکبِ
شکورٌ شهیدٌ واجدٌ هو ماجدٌ — سلامٌ و فتّاحٌ رفیعُ المناصبِ
صبورٌ عزیزٌ غالبٌ هو فاتحٌ — و حیٌّ و سلطانٌ علیُّ المناقبِ
غفورٌ عفوٌّ واسعٌ هو رافعٌ — و حقٌّ و برهانٌ وفیُّ الرغائبِ
قویٌّ قریبٌ جامعٌ هو سیّدٌ — ملیکٌ و جبّارٌ ولیُّ المطالبِ
مجیرٌ و منجٍ شارعٌ هو مقسطٌ — مجیدٌ و وهّابٌ و نورٌ لطالبِ
حبیبٌ رقیبٌ مؤمنٌ و مهیمنٌ — مبینٌ متینٌ ما علیه بغالبِ
کریمٌ و احدٌ فی الصفاتِ و ذاتِهِ — و کافٍ و شافٍ للصدورِ الکواذبِ
عظیمٌ له خلقٌ و ما مثله خلقٌ — و حیٌّ و محمودٌ فریدُ العواقبِ
و محیٍ و معطٍ للخلائقِ کلّها — و عدلٌ بلیغٌ فی جمیعِ الاطائبِ
خبیرٌ و مولی الکائناتِ باسرها — و احسنُ هادٍ ماله من مناسبِ
الا سیّدی عند الالٰه وسیلتی — متی ینجلی صبحی بفوزِ مآربی
اذا کنتَ لی عند المهیمنِ شافعاً — فما کنتُ من فوزِ المرامِ بخائبِ
فقل للحیوری لا تخف مترجیاً — و عشرانت فی الدارین تحت مواهبِ

علیک التحیاتُ البهیّةُ دائماً
مع الآلِ و الصحبِ الکرامِ کواکبِ

چھٹا فائدہ یہ کہ مقربانِ الٰہی کے اقوال ؛ اور اونکے انفاس و مکان و فعال ؛ اور اونکے ہم صحبتان و زائرین ؛ اور اونکی اولاد و محبین ؛ اور سائر وابستگان مین حق تعالیٰ خیر و برکت عطا فرماتا ہے ؛ اور اونکی دعائے مقبول و استدعائے

اسحاقیہ ایسے بے ادبی مین بیباک ہین ۔ شانِ شاہ صاحب پُر توقیر ان منکرین
کے دادا پیر مین بے باک ہین ۔ بلکہ اونکی ایک لغزش کو خفا مین نہین لاتے
ہین ۔ مجلس ہر کہ مہ مین اوسی لغزش کی حکایت سُناتے ہین ۔ اور ہکار باقی
تفسیر اور اُنکی سائر تالیفِ منیر سے اونکے روح پُر فتوح کو ستاتے ہین ۔ اور
جب جوازِ استمداد از اہلِ قبور وغیرہ امور اوسی تفسیر سے اونکو اہل سنت و
جماعت دکھلاتے ہین ۔ تو سطور ہذیان پُر بطلان بصد طغیان زبانِ کذب
عنوان سے معرضِ ظہار مین لاتے ہین ۔ کہ دادا پیر تو اس تحریر سے مشرک
آشکار رہے ۔ تو کیا ہمکو بھی اوس اعتقاد سے مُشرک ہونا سزاوار ہی ۔ نعوذ باللہ
من ہذہ وساوس الشیطان الرجیم ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔
جو لعین ایسے عالمِ ربانی عاملِ لاثانی کے حق مین ویسا ہذیان شیطانی زبان پر
لاتا ہی ۔ لاریب وہ احکم الحاکمین اوس موذیئے بے دین کو خطابِ خنزیر
ولعین سے دنیا مین ہی سرفراز فرماتا ہے ۔ کرونی خویش آمدنی پیش کا
چہرہ دکھلاتا ہے ۔

شعر

گندم از گندم بروید جو ز جو		از مکافاتِ عمل غافل مشو

اللهم ارنا الاشياء كما هي في الحقيقة ۔ بحق نبينا صاحب الشريعة الانيقه ۔
وآله واصحابه ارباب المعرفة العتيقه ۔ شعر

سمیعٌ بصیرٌ الکلامِ کلِّ جانبِ	ابدٌ بدیعٌ اوّلٌ ھو آخرٌ
علیمٌ رشیدُ الکلماتِ وذاھبِ	جوادٌ حلیمٌ ظاھرٌ ھو باطنٌ
وبرٌّ غنیُّ الذاتِ اعلی المراتبِ	رؤفٌ رحیمٌ عالمٌ ھو اکرمٌ

غیر محمد دین سے افضل ہین بالیقین ٭ تیرھوان فائدہ یہ کہ استمداد از اہل قبور ٭ لاریب مستحسن ہی نزد ارباب شعور چودھوان فائدہ یہ کہ اولیاء اللہ کو سماعت مزامیر جائز بلا فتور ہے ٭ اور ختیار امور غیر مشروعہ مین محب صادق معذور ہی ٭ پندرھوان فائدہ یہ کہ نزد اسماعیل صاحب تفویتہ الایمان تعلق قلب بمرشد بالاستقلال ضروری ہی بیگمان ٭ نہ بطور وسیلہ وصال ایزد متعال خالق جان وجنان ٭ یہ چھہ فوائد اخیرہ صراط المستقیم سے ہین آشکارہ چنانچہ اصل عبارت ان فوائد کی عبارات بالا مین ہی نگار سولھوان فائدہ یہ کہ آیت جعلا لہٗ شرکاء مین شرک بمعنائے طاعت مائۃ المسائل مین مسطور ہے ٭ پس معنائے عبدالرسول مطیع رسول مقبول نزد اسحاقیہ بانفس ورسیم

اللّٰھم ثبتنا علی الصراط المستقیم ٭ بحق حبیبک صاحب الخلق العظیم ٭ وجمیع آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم : شعر

صَلوٰۃُ الوَاھِبِ الفَردِ الجَلِیلِ	عَلٰی ذِی النَّعتِ وَالذِّکرِ الجَمِیلِ
عَلٰی نُورِ الوُجُودِ وَمُنتَقَاہُ	وَمَحبُوبِ الاِلٰہِ بِلَا مَثِیلِ
عَلٰی مَن حَازَ کُلَّ المَجدِ جَمعًا	وَسَادَ عَلَی الوَرٰی فِی کُلِّ جِیلِ
عَلٰی مَن عَمَّ کُلَّ الخَلقِ جُودًا	نَبِیِّ اللّٰہِ وَالدَّاعِی الاَثِیلِ
اِلٰی دِینٍ قَوِیمٍ مُستَقِیمٍ	بِاَسرَارٍ وَفَضلٍ مُستَطِیلِ
فَیَا بُشرَی الاَنَامِ بِنُورِ طٰہٰ	شَفِیعِ النَّاسِ فِی الیَومِ الثَّقِیلِ
اَمَانُ الکَونِ فِی عُلوٍ وَسِفلٍ	نَجَاۃُ الاٰبِقِ العَبدِ الذَّلِیلِ
رَسُولُ اللّٰہِ دَارِکنَا فَاَنَّا	بِشُومِ الذَّنبِ فِی ھَمٍّ طَوِیلِ

موصول سے حاجت متوسلین اور مرادات مستمدین کو منصۂ ظہور پر جلوۂ صدور مین لاناہی؛ اور عالم برزخ اور عرصات قیامت مین حق تعالی اونکو جو کچہہ عطا فرماے؛ اور اک زمرۂ عوام اہل اسلام مین ہرگز ہرگز نہ آوے؛ چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہ مضمون بالا مذکور ہے؛ معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین مسطور ہے؛ ساتوان فائدہ یہ کہ صراط مستقیم طریق انبیائے کرام اور اولیائے عظام علیہم الصلوۃ والسلام بے فتور ہے؛ اور حضرت ایزد منان سے ہر ایک اہل ایمان اسی راہ راست عنوان کی طلب کا مامور ہے؛ کیونکہ اہل نبوت واہل ولایت اہل عصمت واہل حفاظت بالضرور ہے؛ پس لابد ہر ایک ان حضرات معادن برکات سے وسیلۂ وصال ایزد ذوالجلال پر نور ہے؛ چنانچہ یہ مضمون صداقت مشحون تفسیر فتح العزیز مین عیان ہی معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین بیگمان ہے؛ آٹھوان فائدہ یہ کہ محبت محبوبان پروردگار؛ برائے رضائے حضرت خالق نور ونار؛ عین محبت خدا ہی عند اولی الابصار؛ چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہی مضمون پیش از پیش آشکار؛ ناوان فائدہ یہ کہ وصال حضرت ذوالجلال بغیر وسیلۂ حضرات مرشدین از بسکہ محال دسوان فائدہ یہ کہ محبت مقربان الٰہی علامت ایمان وتقوی آشکار ہی؛ اور بغض محبوبان الٰہی امارت نفاق وشقاوت بلا انکار ہے؛ گیارھوان فائدہ یہ کہ طلب حظوظ نفسانیہ؛ در حق مقربان حضرت ربانیہ؛ موجب قرب وحضوری ہی؛ نہ باعث بعد ودوری ہے؛ بارھوان فائدہ یہ کہ حضرات اولیائے مددکنندگان وشافعین؛ اولیائے

کہ جس شخص کے دل مین محبتِ حبیبِ خدا علیہ الصلوۃ والثنا پائدار ہے تو اوسکے لیئے اسلام ہمہ آبائے خیر الانام و اُمّہاتِ علیہ الصلوۃ والسلام مین اندک دلیل بسیار ہے ؛ اس بارے مین فرمانِ بعض اہلِ عرفان موجب اطمینان و ایقان بلا انکار ہے ؛ نے سنے بلکہ اوس امر جمیل مین طلب دلیل سے وہ لاریب ذلیل عند اولی الابصار ہے ؛ کما قال سیدی عبد الوهاب الشعرانی قدس اللہ سرّہ النورانی فی کشف الغمہ عن جمیع الامّہ ان جمیع الکرامات والخصائص الواقعہ فی هذا العالم منذ خلق اللہ تعالی الدنیا لنبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بحکم الاصالة وما وقع شیٔ منها لخواص الخلق فذلک بحکم التبعیّة فی الارث له صلے اللہ علیہ وسلم فکل ما مال الی تعظیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یبحث فیه ولا مطالبة بدلیل خاص فیه فان ذلک سوء ادب فقل ما شئت فی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی سبیل المدح لا حرج وما ضبط العلماء رضی اللہ عنہم الخصائص الا تنبیهًا علی علو مقامه صلے اللہ علیہ وسلم عن التحجیر الواقع علی امته وهکذا فی التحریر والتحبیر والجامع الکبیر وغیرهما من زبر النحاریر وللہ درّ ما فی هذا التعبیر شعر

مَا شِئْتَ قُلْ فِیهِ فَاَنْتَ مُصَدَّقٌ	فَالْحُبُّ یَقْضِی وَالْمَحَاسِنُ تَشْهَدُ

اور جس شخص کو محبتِ جنابِ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرار ہے اور باوجود ادعائے ایمان تحقیرِ سیّد انس وجان اوسکا پیشہ لیل ونہار ہے تو اوسکے نزدیک ہزار دفتر ادلۂ آشکار کلام خدا و سیّدِ مختار سے بیکار ہے ؛ اوسکے لیئے یہی جواب باصواب لاریب سزاوار ہے شعر

حبیب اللہ اِنّا منک نرجو	فیوضاً منک تشفی للغلیلِ
وسرّا منک یسری فی فؤادٍ	دواء الجسم والقلب العلیلِ
ولیس لنا سواک یغیث ادرک	بہذا الدّہر من قالٍ وقیلِ
فانت دواء روحی بل وروحی	ملاذی ناصری عونی کفیلی
علیک معوّلی من بعد ربّی	بجاہک ارتجی رفع الذّلیلِ
واحسانا وتقریبا وصلاً	بیوم الحشر فی ظلٍّ ظلیلِ
فاروینی واصحابی وحزبی	بکاس لرّاح وہّاب الجزیلِ
علیک اللہ صلّی ثمّ آلٍ	واصحاب سموا فی کلّ جیلِ
دواماً دائماً فی کلّ حینٍ	مدی الابکار او وقت الاصیلِ

وما ناح الحمام وقال صبٌّ ؛ صلوۃ الواہب الفرد الجلیلِ

البصیرۃ السّابعۃ اے لبیب صفی وے اریب وفی اگر کسی معترض کے آئینۂ ضمیر منیر مین یہ خیال پُر زوال عکس چہرہ جلوہ دکھلاوے ؛ مرآت خاطر فاتر مین زنگار جرح و قدح اسطور قرار پاوے ؛ کہ جو عبارات کتب مہرۂ محقّقین سے جلد اوّل عقائد جیوریہ مین موجود ہین ؛ تو وہ زبر ائمۂ دین متین اکثر علما کے نزدیک اس دیار مین مفقود ہین ؛ تو کسطور تحقیق اوس تحریر کی ظہور مین آوے ؛ اور کیونکر تصدیق اوس تعبیر کی صداقت پاوے خصوصاً کیونکر اطمینان پاوین وہ قلوب معترضین ؛ جو ایمان ہمہ آبا و امہات رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے منکرین ؛ تو اسکا جواب باصواب یہ ہے

شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ را کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ اند
وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ اند و حاشا اللہ کہ این
نور پاک را در جائے ظلمانی پلید نہ نہند و در عرصات آخرت بہ تعذیب و تحقیر
آبائے او را مخزی و مخذول نہ گردانند انتہے

وَمَا زَالَ نُوْرُ الْمُصْطَفٰی مُتَنَقِّلاً ۔ مِنَ الطَّیِّبِ لِلْاَتْقٰی الطَّاھِرِ اَرْدَانٍ
اِلٰی صُلْبِ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ لِاُمِّہٖ ۔ وَقَدْ اَصْبَحَا وَاللّٰہِ مِنْ اَھْلِ اِیْمَانٍ
وَجَاءَ لِھٰذَا فِی الْحَدِیْثِ شَوَاھِدُ ۔ وَمَالَ اِلَیْہِ الْجَمُّ مِنْ اَھْلِ عِرْفَانٍ
وَاِنَّ الْاِمَامَ الْاَشْعَرِیَّ لَمُثْبِتٌ ۔ نَجَاتَھُمَا نَصًّا بِمُحْکَمِ تِبْیَانٍ
وَحَاشَا اِلٰہُ الْعَرْشِ یَرْضٰی جَنَابُہٗ ۔ لِوَالِدَیِ الْمُخْتَارِ رُؤْیَۃَ نِیْرَانٍ
وَقَدْ شَاھَدَا مِنْ مُعْجِزَاتِ مُحَمَّدٍ ۔ خَوَارِقَ اٰیَاتٍ تَلُوْحُ لِاَعْیَانٍ

اِلٰھِیْ رَوِّحْ رُوْحَہٗ وَضَرِیْحَہٗ ۔ بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِنْ صَلٰوۃٍ وَّرِضْوَانٍ

اَلْبَصِیْرَۃُ الثَّامِنَۃُ اے محب صادق :: وے معتقد واثق مسئلہ وحدۃ الوجود اور مثل اسکے دیگر مرام مسعود :: جو اوّل جلد عقائد خیوریہ مین مسطور ہے :: اور بسبب اختیار مرام باختصار کلام بطور اجمال مقال مذکور ہے :: تو اگر کسی شخص کو کچھ کسیطرح کا اعتراض در پیش آوے :: خار شبہ پائے فکر مین در خلید گیئے وسوسہ ظہور پاوے :: تو لازم کہ غباشن بر ماخذ مسئلہ مذکورہ سے خار شبہ کو پاشنۂ فکر سے باہر لاوے :: اور اگر وہ کتب دستیاب نہون تو اس تعبیر سے استراحت فرماوے :: اور یہ تعبیر مذکور مکتوب لدنی مین لاریب مسطور ہے :: اور یہ تالیف

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی		اینست جوابش کہ جوابش ندہی

اے محبِ صادق و اے منصفِ حاذق نفس مسئلہ اسلامِ ہمہ آبائے کرام و اُمّہات سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بسے آیاتِ قرآن اور احادیث متواترہ سید الاکوان سے آشکار ہے ٭ اور اُن کتبِ معتبرہ مین جو اکثر علمائے دیندار رستگارانِ ایندیار کے نزدیک موجود لاریب نگار ہے ٭ مثل اشعۃ اللمعات شرح مشکات اور تفسیر روح البیان اور شفائے قاضی عیاض ٭ اور تفسیر کبیر و مواہب لدنیہ و زرقانی اور نسیم الریاض ٭ چنانچہ اون آیات و اخبار سے جلدِ اول عقائدِ خیوریہ مین شمہ مسطور ہے ٭ اور اِن کتبِ مرقومہ علمائے اخیار سے بھی وہان اپنی جائے پر تعبیر مذکور ہے ٭ اون آیات و احادیث اور باقی تعبیر نفیس پھر یہان اعادہ کرنا کیا ضرور ہے ٭ مگر ایک عبارتِ شرح مشکاتِ شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی یہان تحریر کرنا موجبِ سرور ہے ٭ کہ محبِ منصف نہ مبغضِ متعسف کے لیئے یہ کافی ووافی بے فتور ہے ٭ کہ امّا آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان از آدم علیہ السلام تا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اند از دنس کفر و رجسِ شرک چنانکہ فرمود بیرون آمدہ ام از اصلابِ طاہرہ بارحامِ طاہرہ و دلائل دیگر کہ متاخرین علمائے حدیث آنرا تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ وتعالی مخصوص گردانیدہ است باین متاخرین را بعنے علم آنکہ آباؤ اجدادِ شریفِ آنحضرت ہمہ بردینِ توحید و اسلام بودہ اند وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و یختص بہ من یشاء و خدا جزائے خیر دہد

بين المعدوم الموهوم الذي هو السيف والرمح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة
معلومة الانية مجهولة الكيفية بها اتصف ذلك المعدوم بالوجود ومعنى وجود السيف
والرمح حينئذ ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق الاسم من الوجود كان
الجسم عاما محتملا لصور كثيرة فاذا صار سيفا وتلبس باحكام السيفية من القطع
وغيره فقد تعين بتعين خاص وبرز في بعض صوره المحتملة فيقال عند ذلك
ظهر في مظهر خاص وهو السيف كان ذلك كله كلاما صحيحا لا يتمكن من انكاره
عاقل اللهم الا مناقشات لفظية ترجع الى الوضع والعرف ولا عبرة لها عندنا فاذا فهمت
هذا القدر في الجسم فالوجود اولى بهذا ثم الوجود معناه ما اتصف بالوجود ولا شك
انه صفة انتزاعية فلنبحث عن هذه الصفة الانتزاعية هل لها منشاء انتزاع
في الخارج او هي بمنزلة انياب الغول ولا شبهة ان بداهة العقل يحكم بالاول ويمنع
الاحتمال الثاني واذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود الحقيقي الذي هو
منشاء الانتزاع بالاولى ثم قال اعلموا ان وحدة الوجود ووحدة الشهود لفظتان
تطلقان في موضعين فتارة تستعملان في مباحث السير الى الله عز وجل فيقال
هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة
الوجود ههنا الاستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعين العالم فيها بحيث
تسقط عنه احكام التفرقة والتمائز التي معرفة الخير والشر مبنية عليها والشرع
والعقل مخبران عنها مبينان لها اتم بيان واوفى اخبار وهذا مقام يحل فيه بعض
السالكين حتى يخلصه الله تعالى منه ومعنى وحدة الشهود الجمع بين احكام الجمع
والتفرقة فيعلم ان الاشياء واحدة بوجه من الوجوه كثيرة متباينة بوجه آخر تارة

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ عند العلماء ازبسکہ مشہور ہے کہ ان الصوفیۃ حیث قالوا
ان العالم عین الحق ما ارادوا نفی الوجودات الخاصۃ الحاصلۃ من تنزل الوجود الی
مراتب شتی بل ارادوا افادۃ معنی التنزل والظہور فکما ان المعقولی یقول زید و عمرو
واحد یعنی بہ التماثل فی النوع لا الاتحاد من کل وجہ و یقول ان الانسان والفرس
واحد یعنی بہ الاشتراک فی الحیوانیۃ فکذلک الصوفیون یقولون ان العالم عین
الحق یعنون تعینۃ کلیۃ فی الوجود المنبسط وقیام الوجود المنبسط بالحق الاول
جل مجدہ لا نفی التمائز بالکلیۃ کما قال قائلہم **شعر**

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد		گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

ثم قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فالحاصل ان قول الصوفیۃ بوحدۃ الوجود صحیح عقلاً وکشفاً
فانک اذا قلت ان المتحقق فی معرکۃ القتال لیس الا الجسم فہو القاتل والمقتول وآلۃ
القتل والراکب والمرکوب والسرج والسیف والرمح والقوس والسہم والصائل والمصول
علیہ غیر ان الجسم لم یستحق اسماً من ہذہ الاسماء الا بکیفیۃ خاصۃ ومعنی خاص
واذا نظرنا الی تلک الکیفیات مع قطع النظر عن اقترانہا بالجسم کانت معدومۃ ولم
تصدر منہا آثارہا واذا انضم الیہا الجسم صارت موجودۃ وصدر منہا آثارہا والجسم
محل تلک الکیفیات والحامل لہا استعد لتلک المعانی فی العقل والتقدیر قبل الوجود
الخارجی وتلک الصور المتکثرۃ اعدام محضۃ ان لوحظ الیہا مع قطع النظر عن الجسم
لم یکن لہا تحقق وکانت موہومۃ وان لوحظ بضمیمۃ وہی الجسم کانت موجودۃ
فاذا صار الجسم سیفاً تارۃ ورمحاً اخری فقد اقتضی بہ الاسباب اعنی النجار والحداد
والخشب والحدیدۃ والنار والکیر والمقمع والقدوم والمنشار وغیرہا الی ان حدثت

باتحاد را نیز بسالکین اہل سنت منسوب کردہ حالانکہ مقصد ایشان از ین
اتحاد یکے از دو معنے ست نہ اتحاد حقیقی اول انمحاق و اضمحلال نانیت عبد
نزدیک ظہور تجلی مثل حالتیکہ نور چراغ را نزدیک ظہور آفتاب میشود و عروض
این حالت و ظہور نور تجلی از قرآن مجید و اقوال عترت طاہرہ بر ظاہر
قولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا و قولہ تعالیٰ فَلَمَّا
جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
و از اقوال عترت طاہرہ قول حضرت صادق علیہ السلام در مخاطبۂ ابوبصیر
بروایت کلینی سابق گذشت کہ ان المومنین یرونہ فی الدنیا قبل یوم القیامۃ
الست تراہ فی وقتک ہذا و این معنے را شیخ ابن فارض مصری قدس اللہ
سرہ در تائیۂ خود واضح نمودہ کہ **شعر**

وَجَاءَ حَدِيْثٌ فِي اتِّحَادِيْ ثَابِتٌ	رِوَايَتُهٗ فِي النَّقْلِ غَيْرُ ضَعِيْفَةٍ
يُشِيْرُ بِحُبِّ الْعَبْدِ بَعْدَ تَقَرُّبٍ	اِلَيْهِ بِنَفْلٍ اَوْ اَدَاءِ فَرِيْضَةٍ
وَمَوْضِعُ تَنْبِيْهِ الْاِشَارَةِ وَاضِحٌ	بِكُنْتُ لَهٗ سَمْعًا كَنُوْرِ الظَّهِيْرَةِ

ترجمۂ اشعار مذکورہ اینکہ آمدہ ہست حدیث در اتحاد من کہ ثابت ست روایت
او در نقل و ضعیف نیست آن کہ اشارت میکند بدوست داشتن بندہ بعد
از قرب جستن بسوئی خدا بعبادت نفل و ادائے فریضہ و محل تنبیہ اشارت
واضح ست باین لفظ کہ خدا میفرماید کہ من میشوم برای آن دوست گوش او
وضاحت این مثل روشنئے نیم روز ست و آن حدیث صحیح قدسی اینست
لایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی

تستعملان في معرفة حقائق الاشياء على ما هي عليه فنظروا في ارتباط الحالات بالقيام
فوقع عند قوم ان العالم اعراض مجتمعة في حقيقة واحدة كما ان صورة الانسان
وصورة الفرس وصورة الحمار متواردات على الشمع والطبيعة الشمعية باقية في
جميع الحالات لكن الشمع لا يسمى باسم التماثيل لا بتلك الصور المتواردة عليه بل
تلك الصور في الحقيقة هي التماثيل لكن لا وجود لها الا بضم ضميمة وهي الشمع ووقع
عند الآخرين من الشهودية ان العالم عكوس الاسماء والصفات انطبعت في مرايا
الاعدام المقابلة لتلك الاسماء كما ان القدرة يقابلها عدم وهو العجز فلما انعكس
صورة القدرة في مرآة العجز صارت قدرة ممكنة وعلى هذا القياس سائر الصفات
والوجود ايضا على هذا الاسلوب فالمذهب الاول يسمى بوحدة الوجود والثاني
بوحدة الشهود انتهى ملخصا من تبصير الضرير وتنوير البصير اور تحفۂ اثنا عشریہ
میں ایسا مسطور ہے: اور یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز
کی مشہور ہے کہ شیخ ابن مطہر حلی با وصف اینہمہ دانیہا در کتاب نہج الحق قول
بحلول را بصوفیہ اہل سنت نسبت کردہ حالانکہ ایشان حلولیہ را تکفیر میکنند
و این ہمہ از نافہمی کلام ست مسئلۂ وحدۃ الوجود را بسبب دقتیکہ دارد
نفہمیدہ و بہ حلول حمل نمودہ و ازینجا دقیقہ فہمی علمائے ایشان توان دریافت
ہمین قسم دیگر مطالب غامضہ را کہ در کلام حضرات ائمہ واقع شدہ اند بسبب
غلط فہمی مسخ و تبدیل نمودہ باشند و بعضے از فرق غلاۃ مثل بنانیہ و نصیریہ
و اسحاقیہ اتحاد بجائے حلول استعمال کنند و حالانکہ اتحاد مطلقا باطل ست
و بطلان او از اجلائے بدیہیات ست و شیخ حلی بنا بر کمال دقیقہ فہمی حمل

خود آہن ست لیکن بسبب ہجوم جنود شعل ناریہ حدیدیتش مع آثار و احکام خود را
بفرار آوردہ در زاویۂ اختفا خمول ورزیدہ پس ہرچہ بر نار از آثار و احکام مترتب
میشد ہمان آثار و احکام بتمامہا بے کم و کاست بر آہن پارہ ہم میتواند شد
نے نے بلکہ آن آثار و احکام حالا ہم مترتب بر ناری ست کہ آن آہن پارہ
احاطہ کردہ اما چون آن نار این آہن پارہ را مرکب خود ساختہ عرش سلطنت
خود قرار دادہ این آثار و احکام را بآن آہن پارہ نسبت می توان کرد چنانچہ
وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي تصریحی ست ازان فَأَرَادَ رَبُّكَ تلویحی ست بآن القصہ
اگر آن آہن پارہ را درینحال مجال مقال بودی ہر آئینہ بصد زبان آوازہ عینیۃ
خود با نار و غلغلۂ اتحاد نار با حدید در گنبد افلاک انداختی البتہ ساعتی از
خود رفتہ و از حقیقت خود غافل گشتہ باین کلمہ متکلم شدی کہ من اخگری از
آتش سوزانم و منم آنکہ کار و بار طباخان و حدادان و صواغان بلکہ جمیع
ارباب صنایع منوط بمن ست ہمچنین چون امواج جذب و کشش رحمانی نفس
کاملہ اینطالب را در قعر لجج بحار احدیت فرو میکشد زمزمہ انا الحق و لیس فی
جُبّتی سوی اللہ ازان سر بر میزند کہ کلام ہدایت التیام كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي
يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا
و در روایتے وَلِسَانَهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهٖ حکایتی ست ازان وَإِذَا قَالَ اللّٰهُ
عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ
کنایتی ست ازان این مقالیست بس باریک و مسئلہ ایست بس نازک
باید کہ دران نیک تامل کنی و تفصیل اورا بر مقامی دیگر تفویض نمائی شعر

یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا دوم آنکہ خود را مرآتِ حق دانند و مظہرے از مظاہر او شناسد بوجہیکہ بعض احکام ظاہر بمظاہر منسوب گردد بالعکس لکن بوصفیکہ قادح باشد در نزاہت ظاہر از مظہر ترقی نکند و بوضعیکہ عنوان مرتبہ ظاہر باشد بمظہر نزول نفرمائد و اینمعنی نیز از قرآن مجید و اقوالِ عترت طاہرہ نیز ظاہر ست قولہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ وخطبۃ الافتخار و خطبۃ البیان حضرت امیر علیہ السلام در کتب امامیہ معروف و مشہور ست الی آخر ما قال قال المقداد فی شرح الفصول فی علم الاصول فی ذکر الاحوال السانحۃ للسالکین ان المراد من الاتحاد ھو ان لا ینظر الا الیہ من غیر ان یتکلف ویقول ما سواہ قائم بہ فیکون الکل واحدا من حیث انہ اذا صار بصیرا بنور تجلیہ لا یبصر الا ذاتہ انتہی اور صراط المستقیم کی ہدایت رابعہ مین سطور مسطور ہے ؛ مولوی اسمٰعیل کی تحریر سید احمد صاحب مرحوم کے مناقب مین مذکور ہی ؛ کہ چون قائد توفیق دست این مدہوش ابتہاج مشاہدہ را گرفتہ بالا میکشد مقام فنا و بقا از پردہ اختفا و بظہور می آرد بیان اجمالش آنکہ چنانکہ آہن پارہ را در آتش می اندازند و زبانہائے آتش او را از ہر جانب محیط میشود بلکہ اجزائے لطیفہ ناریہ در نفس جوہر آن آہن پارہ مداخلت مینماید و شکل و لون او را ہم رنگ خود میسازد و حرارت و احراق کہ از خواص نار ست باو می بخشد ہر آئینہ آنقطعہ حدید معدود از جملہ قبسات ناریہ خواہد شد نہ بآن معنی کہ آن حدید از حقیقت خود متبدل شدہ بنار صرف متحول گردیدہ کہ این امر یست بدیہی البطلان بلکہ این آہن پارہ در حقیقت

جسم خاک از عشق بر افلاک شد عشق جانِ طور آمد عاشقا		کوہ در رقص آمد و چالاک شد طور مست و خرّ موسیٰ صاعقا

وازلوازمِ اینمقام ست دم از وحدتِ وجود زدن ولب بمعارف الٰہیہ کشودن وترنّم بہ مضامین این ابیات نمودن **شعر**

آنچہ نے میگوید اندر زیر و بم جملہ معشوق ست و عاشق پردۂ		فاش گر گویم جہان برہم زنم زندہ معشوق ست و عاشق مردۂ

یقول المؤلف المسکین انا فہ اللہ رحیق المحبین کہ اب فرقۂ وہابیہ خارجیہ ہندیہ کلام صدق انجام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو جو مسطور ہے ؛ اور تعبیر منیر حضرت شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ الحریز کو جو مذکور ہے ؛ اور تحریر مولوی اسماعیل جو کہ صراط المستقیم سے بالا نگارہے ؛ اور یہ کتاب حرفا حرفا اول سے آخر تک شنیدہ سید احمد صاحب مرحوم بلا انکار ہے ؛ صدق جنان اور حق الایقان سے عمل مین لاوین ؛ تاکہ وہ اپنے مرشدین کے منکرین مین شمار نہ کیئے جاوین ؛ اور معتقدان وحدۃ الوجود کو اپنی جہالتِ جبلیہ اور ضلالتِ ازلیہ سے مثلِ روافض فرقۂ حلولیہ نہ ٹھہراوین ؛ اہل سنت و جماعت ارباب رحمت و طاعت کے حق مین طعن و تشنیع سے باز آوین ؛ اور انکار عبارتِ صراط المستقیم سے اپنا مسکن و ماویٰ نارِ جحیم نباوین ؛ بلکہ صراطِ مضمون اس تعبیر پہ کہ زنہار برین معاملہ تعجب ننمائی و بانکار پیش نیائی زیرا کہ چون از نارِ وادیٔ مقدس ندائے انی انا اللہ رب العالمین سربرزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرفِ موجودات و نمونۂ حضرت ذات است آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست استقامت ظہور مین لاوین اور عذاب موفو . بو آسما

سِرٌّ لِسَانُ النُّطْقِ عَنْهُ اَخْرَسٌ	وَوَرَاءَ ذٰلِکَ فَلَا اَقُوْلُ لِاَنَّهٗ

و زنهار برین معامله تعجب نمائی و بانکار پیش نیائی زیراکه چون از نار وادی
مقدس ندای اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سر برزد اگر از نفس کامله که اشرف
موجودات و نمونهٔ حضرت ذات ست آواز اناالحق برآید محل تعجب نیست و از
جمله لوازم این مقام صدور خوارق غریبه و ظهور تاثیرات قویه و استجابت دعوات
و دفع بلیات است که لَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ
مصرح ست باینمعنی و از جمله لوازم آن ظهور نکبت و وبال بر عدو بدسگال
این صاحب حال ست که مَنْ عَادٰی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ مفید همین
مضمون ست باز گفته که اگر لطیفهٔ دیگر از غیب و جذبی جدید از پردهٔ لاریب
باو میرسد ادراک و وسعتی بس عظیم و پهنائی بس فخیم پیدا میکند که بسبب آن
اضمحلال جمیع حقائق کونیه و موجودات امکانیه در جنب ذات بیچون هویدا میگردد
و نسبتی که مابین نفس این طالب و حضرت حق ظاهر شده بود همان نسبت
درمیان هر چیزی که در عرصهٔ وجود بظهور رسیده و حضرت حق روشن
میگردد و بالجمله انبساط قیومیة حضرت حق بر بساط وجود و قیام این حقائق متکثره
بآن ذات متوحده مدرک میگردد و بمضمون هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَلَوْ دُلِّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی
لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ دم میزند سبحان الله زهی تاثیر حب عشقی و خوشا جذب تجلی
علمی که بسبب آن این مشتی خاک در مقام مقدس و پاک چندان چالاک گردید
و این تراب نهیبت در مجلس تقرب رب الارباب عظیم چه مقعد صدق و مقام کریم یافته

انیق اور تطبیقِ عتیق جلدِ مذکور مین نگار ہے ؛ کہ ہمہ آباؤ اُمّہاتِ سیّد الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام ؛ اہلِ توحید واسلام ہین لاکلام ؛ اور جملہ حضرات کفر وشرک سے طاہرین وطاہرات ؛ مقربانِ جنابِ ربِّ البریّات ؛ مفیضان خلائق ہین علی الدّوام ؛ تو یہی اعتقادِ پُرسداد ہے ؛ موجبِ رضائے ربّ العباد ہے ؛ شایانِ شانِ شافع یوم التّناد ہے ؛ وسیلۂ جمیلۂ نجاتِ روزِ میعاد ہے ؛ واسطۂ خوشنودیٔ باعثِ مبدؤ معاد ہے ؛ پس ہر اہلِ ایمان صاحبِ ایقان پر لازم والزم ہر زمان کہ اسی اعتقادِ پُرعرفان پر استقامت فرماوے ؛ تاکہ رضامندیٔ سیّدِ انس وجان اور قُربِ حضرتِ ایزد منّان حصول مین لاوے ؛ اور مبادا اگر وہ اعتقادِ پُرسداد خاطرِ فاترین خلاف رائے نہاد عکسِ چہرہ دکھلاوے ؛ تو مناسب کہ دلِ حیران خاطرِ پریشان کو شقِ سکوت مقامِ اہلِ ہبوط پر ٹھہراوے ؛ اور فحوائے صدق انتمائے کلّ حزبٍ بما لدیہم فرحون سے خاطرِ محزون کو مسرور بناوے ؛ اور وِردِ قلبِ حزین لکم دینکم ولی دین سے حظِّ کثیر اور لذّتِ وفیر اوٹھاوے ؛ اور یہی اعتقادِ مذکور یعنے سکوت در مسئلۂ مسطور عقیدۂ مقتدایانِ فرقۂ وہابیّہ خارجیّہ ہندیّہ آشکار ہے ؛ چنانچہ اتحاف النبلا تالیفِ صدیق حسن قنوجی پھر بھوپالی مین نگار ہے ؛ کہ احوط درین مسئلہ سکوت بلا انکار ہے ؛ اور اگر آتشِ حسد وعناد اور نارِ فتنہ وفساد سے زبانۂ انانیّت سوئے عنانِ آسمان ترقی پاوے ؛ اور کچھ تحریر در بارۂ تحقیرِ نسبِ منیر سیّدِ بشیر ونذیر جنابِ حبیبِ ربِّ قدیر خیالِ پُرضلال مین آوے ؛ یعنے معاذ اللہ بغیر نسبت کفر وشرک بسوئے بعض آبائے سیّد المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین

عبارت مین مذکور کہ از جملۂ لوازم آن ظہور نکبت و وبال بر عدو و بد سگال انیصاب حال ست کہ مَن عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ مفید ہمین مضمون است اپنی ذات بصفات کو بچاوین ؛ اور ان اشعار پُر اسرار کے مضمون فیض مشحون کو گوش ہوش سعادت نیوش سے سماعت فرماوین ؛ **شعر**

من بجانان زندہ ام وَ از جان نیم	من ز جان بگذشتم و جانان نیم
چشم و گوش و دست و پایم او گرفت	من بدر رفتم سرائم او گرفت
این بصر وین سمع چون آلاتِ اوست	ملکِ ذراتِ تنم مرآتِ اوست
چون تجلّی افگند بر ذاتِ من	حسنِ خود بیند درین مرآتِ من
آئنہ چون صاف و بے رنگ آمدست	با جمالِ دوست ہمرنگ آمدست
تا توانی رنگِ بیرنگی گزین	تا شوی ہمرنگِ آن نور الیقین
ہر کہ در بحرِ ہویّت غرق شد	آب او را ہم قدم ہم فرق شد
خوض کم کن اندرین معنیٰ عمیق	تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمہ از نائیست نے از نے بدان	مستی از ساقی ست نی از مے بدان
ما چو مست از دیدنِ ساقی شدیم	در گذشتیم از فنا باقی شدیم

اَللّٰہُمَّ اعْصِمْنَا مِنَ الْبَیْنِ وَاَوْصِلْنَا اِلَی الْعَیْنِ بِجَاہِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ مِلاَءَ الْخَافِقَیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَنْوَارِ اللّٰہِ اٰرَیْن ؛

اَلْبَصِیْرَۃُ التَّاسِعَۃُ ناظرین جلد اوّل عقائد خیوریّہ کی خدمت مین یہ التماس نیاز اساس آشکار ہے ؛ اس مُؤلّفِ مسکین محمد خیر الدین کیطرف سے یہ گذارش بصد انکسار ہے ؛ کہ مواہبِ لدنیّہ اور منح محمدیّہ سے بتوفیقِ رفیق جو کچھ تحقیقِ

مالك يوم التناد بالعناية ؛ خذ من الخيبوري هذه الوقاية ؛ تكفي لك في الدارين غاية الكفاية ؛ لانها لب اللباب نهاية النهاية ؛ **شعر**

فانهض وتب مما غويت وقم الى باب الكريم ولذ به متفردا
وادعوه في الاسحار دعوة مذنب واعزم ولا تك في المتاب مفندا
واذا طردت عن الجناب فقم الى اعتابه بالنوح مات معددا
فلعل رحمته تعم فانها تسع العباد ومن بغى ومن اعتدى
واذكر وقوفك في المعاد وانت في كرب الحساب وجئت عبدا مفردا
سوفت حتى ضاع عمرك باطلا واطعت شيطان الغواية والعدا
فليندم من الذنب العاصي اذا لم ينتبه من قبل ان ياتي الردى
واذا اردت بان تفوز وتتقي نار الجحيم وحرها المتوقدا
لذ بالنبي الهاشمي محمد خير الورى نسبا واكرم محتدا

صلى عليه الله ما سرت الصبا
وشدى الهزار على الغصون وغردا

شرطِ دوم یہ کہ جو کلام نزدِ علمائے اعلام ائمۂ دین و ہداۃ مرۃ بعد اخری مردود ہے ؛ صراحت براہینِ قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ اوسکے رد و زد پر زُبرِ معتبرہ مین موجود ہے ؛ تو اوس کلامِ بد انجام سے منکرِ طعام اوپر تحریر مین تمسک نہ ٹھہرائے زینہار ؛ تاکہ دلیلِ مردود سے شہود ذلیل و مطرود وہ ادعائے نمرود عند اولی الابصار ؛ مثلِ کلام ابن دحیہ و ملا علی القاری رحمہما اللہ الباری جو عدمِ اسلام والدین شریفین سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام مین بصد

نفس امّارہ کو نہ ہرگز اطمینان ہو ؛ غوایتِ بغایت اور فقدانِ ہدایت سے بحرِ
خذلان وخسرانمین کشتئیِ ایمان وعرفان پر طلاطمِ امواجِ طغیان ہو ؛ توالزام چند
شرائط اوس تحریر پُر غوایت مین ضرور ہے ؛ اور بغیر اِن شرائط کے اظہارِ تحریرِ
مذکور نزدِ منصفِ ذی شعور از بسکہ فترائو زور اور بہتانِ پُر شرور ہے ؛ محض
استیلائے ہواجس نفسانیّہ اور اغوائے وساوس شیطانیّہ اور موجبِ عذابِ
موفور ہے ؛ شرطِ اوّل یہ کہ جسطور نصوصِ قرآنیّہ اور تفاسیرِ آیاتِ ربانیّہ سے
بصراحت ووضاحت اسلامِ ہمہ آبائے سیّد الانام علیہ افضل الصلوۃ واجمل السلام
ہویدا و آشکار ہے ؛ اور مضامینِ احادیثِ مُنقّدہ مہرۂ مُعتمدین اور اخبار و آثارِ
مُستندۂ ثقاتِ مُدقّقین اور براہینِ شارحینِ محققین اہلِ سُنّت وجماعتِ اجلّۂ
ائمۂ دینِ متین سے اسلام آبائے ممدوحین بتصریح تام ہر ایک جائے مین
نگارش ہے ؛ اوسیطور نصوصِ آیاتِ فُرقانیّہ اور تفاسیرِ کلماتِ رحمانیّہ اور احادیث
مُنقّدۂ حضراتِ محدّثین اور اخبار و آثارِ مُعتبرۂ ائمۂ دینِ مُبین سے معاذ اللہ
اِثباتِ کفر و شرکِ لئام مُنکرِ اسلامِ آبائے کرام پر لازم وسزاوار ہے ؛ اور
اگر یہ شرط مفقود ہو ؛ تو اوس تحریرِ مذکور سے کیا سود ہو ؛ ہان وہ تحریرِ مسطور سراسر
مردود ہو ؛ اور مُنکرِ اسلامِ ہمہ آبائے سیّد الانام علیہ الصلوۃ والسلام نمرود ہو ؛
ہوائے نفسانی اور اغوائے شیطانی سے اوسکا دار نار خلود ہو ؛ اوس پر عذابِ
الیم اور عقابِ عظیم قہارِ ودود ہو ؛ فیاایّہا الرافد علے مہاد العمایۃ ؛ فاستیقظ
برفض الالحاد والغوایۃ ؛ والزم صدق الاعتقاد بنور الدرایۃ ؛ وتب ممّا ارتکبت
من العناد فی البدایۃ ؛ وتوسّل بنبیّنا ذریعۃ العباد الی الہدایۃ ؛ لیوصلک الی

علیہ من نصوص العلماء ولم نر لغیرہ ما یخالفہ الا ما یشم من نفس ابن دحیة وقد تکفل بردہ الامام القرطبی رضی اللہ عنہ وسئل القاضی ابو بکر احد ائمة الامة محی السنة رضی اللہ عنہ عن رجل قال ان ابا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی النار فاجاب بانہ ملعون لقولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرة واعد لہم عذابا مہینا ولا اذی اعظم من ان یقال ذلک القول السوء انتہی قال جلال الدین السیوطی حافظ السنة المحمدیة اسکنہ اللہ اعلی غرف الفرادیس العلیة بہذہ العبارة فی المقامة السندسیة وخصہ اللہ رب البریة علیہ اطیب الصلوة والتحیة بطہارة النسب تعظیما لشانہ وحفظ آباءہ من الدنس تتمیما لبرہانہ وجعل کل اصل من اصولہ خیر اہل زمانہ کما قال فی حدیث البخاری الذی نقطع بصدورہ منہ فیہ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ وقال علیہ الصلوة والسلام انا انفسکم نسبا وصہرا وحسبا لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاہرة مصفی مہذبا لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرہما فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا وینظم فی سلک ہذہ الدرر قول حافظ العصر ابی الفضل ابن حجر قدس اللہ سرہ الانور شعر

نَبِیُّ الْهُدٰی الْمُخْتَارُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	فَعَنْ فَخْرِهِمْ فَلْیَقْصُرِ الْمُتَطَاوِلُ
تَنَقَّلَ فِیْ اَصْلَابِ قَوْمٍ تَشَرَّفُوْا	بِهٖ مِثْلَ مَا لِلْبَدْرِ تِلْكَ الْمَنَازِلُ

وقد ورد ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبیح الملائکة بتسبیحہ علیہم الصلوة والسلام ثم القوہ لعلہ

اہتمام سیفِ اَقلام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ العلام وغیرہ علمائے عظام سے حرفاً حرفاً مقطوع ہے؛ کیونکہ اس بارے مین اونکی ہمہ مقال پُر زوال نزد اربابِ کمال محض از درائو افترا باستیلائے اہوا از بسکہ مصنوع ہی؛ اور ایسے طور کلامِ متبعانِ ابنِ دحیہ و ملا علی القاری علیہما رضوان اللہ الباری عدم اسلام والدین سید الثقلین مین بھی مردود و موضوع ہے؛ کیونکہ وہ بطور تقلید متفرع ہے اوسی اصلِ بے وصل پُر فصل پر جو نزدِ ائمۂ اعلام غیر مسموع ہی؛ قال الحافظ القسطلانی علیہ الرضوان الربانی فی المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ ولحذر لحذر من ذکر والدیہ صلے اللہ علیہ وسلم بما فیہ نقص فان ذلک یوذی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لان العرف جار بانہ اذا ذکر ابو الشخص بما ینقصہ او وصف بوصف وذلک الوصف نقص فیہ تاذی ولدہ بذلک الذکر ولاریب ان اذاہ صلے اللہ علیہ وسلم کفر قال العلامۃ الزرقانی شارح المواہب للقسطلانی قدس اللہ سرہما النورانی وقد بذل الحافظ جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ فی ذلک جہدہ فالّف فیہ ست مولفات حفلۃ فاللہ تعالیٰ یثیبہ علی قصدہ الجمیل قال فاذا سئلت عنہما ای عن حکم الوالدین الشریفین فقل انہما ناجیان فی الجنۃ لانہما کانا علی الحنیفیۃ والتوحید ولم یتقدم لہما شرک کما قطع بہ الامام السنوسی والہمام التلمسانی شارحا السنوسیۃ قدس اللہ سرہما ولانہما ماتا فی الفترۃ قبل البعثۃ ولا تعذیب قبلہا کما جزم بہ العلامۃ الابی فی شرح مسلم رحمہ اللہ الاکرم ولان اللہ تعالیٰ احیاہما فآمنا بہ صلے اللہ علیہ وسلم کما جزم بہ الامام السہیلی و الطمطام القرطبی والشیخ ناصر الدین بن المنیر وغیرہم رضی اللہ عنہم ہذا ما وقفنا

من النقول ؛ او معارض بالحدیث المتواتر او الکتاب المقبول ؛ فیطلب لترجیح علی
ماتقرر فی الاصول ؛ وقد اتی ائمة السنة بجواب ساطع ؛ فقالوا ھذہ اخبار
احاد لاتعارض القاطع ؛ ولیت شعری ماذا یقول المنکر فی اطفال المشرکین
والخبر بانھم فی النار متین مبین ؛ فان قال بمقتضاہ فقد اکبر القول ؛ واعظم
الفریة والھول ؛ وان قال بقول الناس ؛ ورفع عنھم الباس ؛ فقد سلم العدول
والفرار ؛ عن الاخبار الواردة بانھم فی النار ؛ ولیس ذلک الا لکونھا من المنسوخ
عند اھل التحقیق والرسوخ ؛ وذلک بالشفاعة الواقعة فیھم من الرسول الکریم ؛
علیه اطیب الصلوة وازکی التسلیم ؛ حیث قال سألت ربی عن اللاھین من
ذریة البشر فاعطانیھم وقد وقع الناسخ للاطفال ومن لم تبلغه الدعوة مقترنین
نزولا فی قوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا فالجملة الاولی نسخت تعذیب الاطفال والثانیة نسخت اخبار التعذیب
قبل الارسال فانظر الی ھذہ الاسرار المودعة فی نظم القران ؛ والمناسبات
المبتدعة فی ترتیب الفرقان ؛

قُلْ لِلسَّخَاوِيِّ إِنْ یَعْرُوْكَ مُشْكِلَةٌ	عِلْمِيْ كَبَحْرٍ مِنَ الْأَمْوَاجِ مُلْتَطِمِ
وَالْحَافِظُ الدَّیْمِيْ غَیْثُ السَّحَابِ فَخُذْ	غُرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّیَمِ

قال المحقق العلامة والمدقق الفھامة سیدی السنوسي والتلمسانی قدس الله
سرہما النوراني فی شرح الشفا لازالة الشقا لم یتقدم لوالدیه صلی الله علیه وسلم
شرک وکانوا مسلمین لانه علیه الصلوة والسلام انتقل من الاصلاب الکریمة
الی الارحام الطاھرة ولا یکون ذلک الا مع الایمان بالله تعالی وما نقله المورخون

النور فی صلب ادم وھو الدرة الفاخرة قال ثم لم یزل ینقلنی من الاصلاب الکریمة الی الارحام الطاھرة: واجری علی یدیه من المعجزات الوفا جملة وآتاه من الخصائص ما لم یوته نبیا قبله وکان مما نسب من المعجزات والخصائص الیه احیاؤہ حتی آمنا به ابویه: وما زال اھل العلم والحدیث فی القدیم والحدیث: یروون ھذا الخبر وبه یسرّون وینشرونه بین الناس ولا یسرّون: ویجعلونه فی عداد الخصائص والمعجزات ویدخلونه فی حیز المناقب والمکرمات: الی آخر ما حقق اسناد حدیث الاحیاء من ائمة السنة فی ھذه الامة الکملاء. ولله الغفار درّ ما فی ھذه الاشعار

اَیْقَنْتُ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّهٗ	اَحْیَاھُمَا الرَّبُّ الْکَرِیْمُ الْبَارِیْ
حَتّٰی لَهٗ شَهِدَا بِصِدْقِ رِسَالَةٍ	صَدِّقْ فَتِلْكَ کَرَامَةُ الْمُخْتَارِ
ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَمَنْ یَقُوْلُ بِضُعْفِهٖ	فَهُوَ الضَّعِیْفُ عَنِ الْحَقِیْقَةِ عَارِیْ

ثم عطر شمومھم یہ کہ جو احادیث وآثار متعلقہ عذاب اہل فترت وآبائے سید مختار صلی اللہ وسلم علیہ بعد د قطرات الامطار: معلول وموضوع ہین یا ضعیف غیر مسموع ہیں یا صحیح منسوخ عمل ہین ممنوع ہین عند اولی الابصار: حالانکہ وہ ہمہ قسیم اعادیث نہ دار باب سداد معارض ہین بنصوص پروردگار: تو لازم کہ اوسسے تمسک نہ ٹھہرا وسے منکر اہل عناد: کہ اونکے عدم تثبت پر متفق ہین جملہ ائمہ نقاد: قال فی المقامة السندسیة: بھذہ العبارة السنیة ومضمونھا بالبرھان المنیر فی التحریر والتحبیر واما قول المنکر انه وردت احادیث کثیرة فی عذابھما فقد وقفت علیھا باسرھا: وبالغت فی جمعھا وحصرھا: واکثرھا ما بین ضعیف ومعلول: والصحیح منھا منسوخ بما تقدم

کہ ہمہ آبا و امہات حبیب اللہ الملک العلام ؛ اصحاب توحید اربا ب تفرید این
علی الدوام ؛ محبوبان الٰہی سلالۂ اہل اسلام ؛ بعض خلعت نبوت و رسالت سے
مشرف بصد احترام ؛ اور باقی زبدۂ خاصان زمرۂ اولیاے ذوی الاکرام ؛ علی نبینا
وعلیہم اطیب الصلوٰۃ وازکی السلام ؛ سر اسرار قرآنیہ ہے ؛ نور انوار فرقانیہ
ہی ؛ در فرید خزائن مصونہ ہے ؛ گوہر وحید دفائن مکنونہ ہے ؛ اصل اصول
علوم لدنیہ ہے ؛ وصل وصول قروم ربانیہ ہے ؛ نعمت عظیمہ رحمانیہ ہے ؛
رحمت فخیمہ صمدانیہ ہے ؛ طلعت لطیفہ ارباب ہدایہ ہے ؛ خلعت شریفہ
اصحاب عنایہ ہی ؛ مفتاح ابواب کنوز عرفانیہ ہے ؛ مصباح ارباب ہوشہا
یزدانیہ ہی ؛ [illegible] ہمدردون کے لیئے بعد [illegible] نحن اقرب الیہ
من حبل الورید کے لیئے سراج منیر ہے ؛ محک امتحان ترا ہم ینظرون الیک
وہم لا یبصرون ہی ؛ خلاصۂ عرفان انی اعلم ما لا تعلمون ہے ؛ نہ ہر کس اس علم
مخصوص کے سزاوار ہے ؛ کہ یہ علم مخصوص ہے اسی خاصان پروردگار [illegible]
لہذا بعض حضرات علما نے درباب دربارۂ طہارت نسب سید المرسلین صلے اللہ
وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ؛ بعض مقامات [illegible]
اقتدا کیا اون حضرات نے اون علما کا جو اس علم سے [illegible] اگرچہ
دیگر فنون مین ہم اقران سے لاریب تھے وہ فائقین ؛ مثل صاحب [illegible]
وقاضی بیضاوی ناصر الدین ؛ کیونکہ علم مذکور نزد ارباب شعور [illegible]
ہی بالقصہ ورکہ ماہر نہ تھے اوسے بعض متقدمین ؛ چہ جائیکہ [illegible]
اور مثل اونکے دیگر علماے ظاہرین ؛ بناء علیہ شیخ اللمعات شرح مشکٰوۃ

فہو قلۃ حیاء انتہی فبطل ما یخرص القصاصون: فی شان نبینا الامین المیمون
علیہ اطیب الصلوۃ والسلام: وعلی آلہ واصحابہ الکرام: بانہ رای ابویہ لیلۃ
المعراج فی النار: واختار علیہما شفاعۃ امتہ عند الغفار: نعوذ باللہ من ذلک
الازدراء والافتراء: ثم العیاذ باللہ من ذلک الاغتراء والاجتراء: ومن القصاص
الذی یوذی نبی الانبیاء: اذ لیس لہ من معرفۃ الایمان والحیاء: قال اللہ جل
جلالہ وعلی لعالمین عم نوالہ فی کتابہ الکریم: ان الذین یوذون رسول اللہ لہم
عذاب الیم: اعلم ایہا الصفی والمحب الوفی: ان فضلاء الامۃ الکرام: وکملاء
السنۃ العظام: حرروا فی الخصائص النبویۃ: وقرروا فی النفائس المصطفویۃ
علی صاحبہا اطیب الصلوۃ والتحیۃ: بان لا تلج النار بلطف اللہ وعنایاتہ: جوفاً
فیہ قطرۃ من فضلاتہ: فاذا بلغ امر الخصوصیۃ: ہذہ الغایۃ النفیسۃ:
فکیف بالاصلاب والارحام الفاخرۃ: حملت حبیب اللہ سید الدنیا والاخرۃ
ومما قلت فی المجرۃ الشمائل

لوالدی طہ مقام وقد علا	فی جنۃ الخلد ودار الثواب
فقطرۃ من فضلاتہ لہ	فی الجوف تنجی من الیم العقاب
فکیف ارحام لہ قد غدت	حاملۃ تصلی بنار العذاب

اللہم خالق ما یشاء ویختار: صل وسلم علی نبینا المختار: وعلی من ینسب الیہ
من العبید والاحرار: ما زجل زاجل بحسن التذکار: ہذا ملخص ما فی
نجم المبین: من زبر المہرۃ المحققین: کالخفاجی ومنہل الصفا فی خصائص المصطفی
علیہ الصلوۃ والثنا شرطِ چہارم یہ ہے کہ علم طہارتِ نسبِ جناب سید الانام

عم یعقوب علیہا السلام انتہی وقال فی اسرار التنزیل والتحریر وغیرہما
کالجامع الکبیر ان العرب تسمی العم ابا قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ
واصحابہ البررۃ الکرام ردوا علی ابی یعنی بہ العباس رضی اللہ عنہ قال العلامۃ
الزرقانی فی شرح المواہب للقسطلانی علیہما الرضوان الربانی ان آزر کان عم
سیدنا ابراہیم علیہ السلام ودلیلہ کالشمس فقد خرج الشہاب الہیتمی
رضی اللہ عنہ بان اہل الکتابین والتواریخ قد اجمعوا علی انہ لم یکن اباہ
حقیقۃ وانما کان عمہ والعرب تسمی العم ابا کما جزم بہ الفخر الرازی رحمہ اللہ
وقد نزل القرآن بذلک کما قال اللہ عن بنی یعقوب علیہ السلام نعبد الٰہک
والٰہ آبائک ابراہیم واسمٰعیل واسحاق بل لو لم یجمعوا علیہ لوجب تاویلہ
جمعا بین الاحادیث واما من اخذ بظاہر لفظہ کالبیضاوی وغیرہ فقد
استروح وتساہل انتہی وروی البیہقی والطبرانی والقاضی عیاض عن ابن
عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ تعالیٰ قسم الخلق ای الثقلین قسمین
ای سعیدا وشقیا فجعلنی من خیرہم قسما ای من قسم السادۃ التی ہم ارباب
السعادۃ کما قال اللہ تعالیٰ واصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب
الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا ای ثلاثۃ اصناف بجعل
ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرہا ثلثا وہم المقربون فذلک قولہ
تعالیٰ فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشامۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین
وانا خیر السابقین الی آخر الحدیث وقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کتابہ المبین

مسطور ہے ؛ یہ فرمانِ واجب الاذعان شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ الابق پُرنور ہے کہ ولعمری این علمیست کہ حق سُبحانہ وتعالی مخصوص گردانیدہ است باین متاخرین را یعنے علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ بردینِ توحید و اسلام بودہ اند وذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَخْتَصُّ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ اور تفصیل اس اجمال کی اور تبجیل اس مقال کی نجم المبین مین آشکار ہے ؛ اور مشتے نمونہ خروارے ازدلیلِ بسیار جلدِ اوّل عقائدِ ضیوریہ مین نگار ہے ؛ اور نظیر لغزش مذکور ؛ دربارۂ نسب طہور یہ کہ لفظِ اَب از روئے لغت و عرف چند معنے مین مستعمل بلا انکار ہے ؛ اور احادیث وکُتبِ سماویہ مین بھی وہ استعمال ظاہر و باہر عند اولی الابصار ہے ؛ چنانچہ اصلِ ہرشئے اور مظہر و مُربی و علما پر بھی اطلاقِ اَب سزاوار ہے ؛ اور باپ و دادا و چچا و ماموں پر اطلاق اَب کالشمس علٰی نصف النہار ہے ؛ انجیل و شرائعِ سابقہ مین اطلاق لفظ اَب وارد برذاتِ پروردگار ہے ؛ اور یہ بیان قرآن و اخبار اور کُتبِ اولی الابصار سے جلدِ اوّل عقائدِ ضیوریہ مین شمّہ بالتصریح نگار ہے ؛ پھر یہان اعادہ کرنا اون براہینِ قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ کا موجبِ اطناب و تکرار ہے ؛ امّا اسقدر بیان پر اکتفا کرنا اسمقام مین لاریب درکار ہے ؛ کہ شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ اطلاق ابی برعم آمدہ است چنانکہ در قول وی سُبحانہ در اخبار از بنی یعقوب علیہ السلام واقع ست اِذْ قَالَ لِبَنِیْہِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰـہَکَ وَاِلٰـہَ اٰبَآئِکَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اسماعیل علیہ السلام را اب خوانند وحالانکہ وی

اما ومنه قوله تعالى ورفع ابويه على العرش يعنى اباه وخالته لیا وکانت امه قد ماتت
لان كل من كان سببا لايجاد شيئ او اصلاحه او ظهوره فهو اب له وقد روى
ان سيدنا عيسى عليه السلام قال انطلق الى ابى وابيكم واراد به الرب سبحانه
لانه القائم بمصالح العباد واتمام امورهم وايضا ورد ان الخال احد الابوين فالعم
والخال سميا ابا لقيامهما بمصالح ابن الاخ والاخت وكانا سببا لاصلاحه وتربيته
وظهوره بالصلاح والفلاح ولايجاد انواع التربية وتحصيل المنافع الدنيوية
والدينية وسمى النبى صلى الله عليه وآله وسلم ابا للمؤمنين لانه سبب الايجاد
والظهور والاصلاح لهم والعلماء والشيوخ آباء التلاميذ والمريدين لتلك الاسباب
المذكورة والاب طينى ودينى واطلاقه عليهما بحسب اللغة والعرف بغير ريب
واذا عرفت هذه التمهيد فاعرف ايها السعيد ان والد سيدنا ابراهيم
عليه الصلوة والتسليم كان تارح وآزر كان عما له والعم اب كما مر واما قوله
تعالى واذ قال ابراهيم لابيه آزر اتتخذ اصناما آلهة انى اراك وقومك فى
ضلال مبين فلا مانع لما حررناه ولا يخالفه ما عبرناه لان المراد من ابيه
فى الاية عمه على التحقيق لاهل التصديق العميق بالادلة القاطعة العديدة
والحجج الساطعة السديدة منها ان الاحاديث التى تدل على طهارة نسب
سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وآله الطاهرين من دنس الشرك ورجس الكفر
قد بلغ مضمون مجموعها حد التواتر وهو مغنى قاطع الشبهات وساطع بالبينات
لاريب فيه بالتكاثر فوجب ان يراد بذلك الاب عم سيدنا ابراهيم على نبينا
وعليه الصلوة والتسليم جمعا بين الاحاديث والكتاب منعا للوصمة عن

الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین پس اطلاقِ لفظِ آب آزر پر
بطور پدرِ حقیقی صریح البطلان ہے ؛ خلافِ احادیث و اجماعِ اہلِ تواریخ
و حضرتِ فرقان ہے ؛ لغزش حضرت قاضی بیضاوی وغیرہ بعض علمائے
دین ؛ جو طہارتِ نسبِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نہین ماہرین
متحقق بلا فتور ہے ؛ وہ اطلاق بمعنائے پدرِ حقیقی سراسر ناسزاوار و پر زور ہے ؛ پس
منکر کو وقتِ تحریر اوس اطلاق سے اجتناب ضرور ہی ؛ کیونکہ وہ دعویٰ
بلا دلیل ادّعائے پُر ذلیل نزدِ مہرۂ محققین از بسکہ مردود ہے ؛ خلافِ
اجماعِ ائمہ دینِ متین و موجبِ عذابِ الیم مُہین عند اہلِ سعود ہے ؛ جبکہ
اطلاق لفظِ اب چند معانی پر صادق بلا انکار ہے ؛ ہر ایک حسبِ لغت و عرف
و احادیث و کتاب کردگار ہے ؛ تو تخصیص ایک معنی اور انکار باقی بلا دلیل
جمیل و اصلِ اثیل اقتضائے جہالتِ جبلیہ ہے ؛ خواہش ہواجس نفسانی اور
وساوسِ شیطانی اور استیلائے ضلالتِ ازلیہ ہے ؛ چہ جائیکہ دوسرا معنے
موافقِ احادیث جناب [illegible] رہے ؛ اور مطابقِ اجماعِ ائمہ دینِ متین اور
کتابِ مستطاب پروردگار ہے ؛ اور یہی معنے موجبِ خوشنودیٔ ایزدِ
غفار ہی ؛ اور وسیلۂ جمیلہ از بسکہ نبیلۂ جلیلۂ رضائے شفیعِ روز شمار ہے ؛
خلاف عند اہلِ سنّت و جماعت کوئی امر کسیطرح اوسمین آشکار ہے ؛ نہ
از روئے احادیث و کتاب نقلی ہیں اوسمین کچھ کسیطور جائے انکار ہی ؛ قال فی التہ
والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر ان القران المجید والفرقان الحمید انزل علی
عرف الاعراب و لغۃ ہولاء ذوی الالباب وکانوا یجعلون العم ابا و لخال

ان والد سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ما کان من المشرکین : فبما
کان آزر مشرکا باتفاق ائمۃ الدین فوجب ان المراد من قولہ المبین لابیہ
آزر ھو عم الخلیل بالیقین واللہ یھدی بہ المتقین وما یضل بہ الا الفاسقین
ومنھا ما روی البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن : علیھما رضوان اللہ
الملک المنان : انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : وعلی آلہ واصحابہ
ذوی الکرم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن
الذی کنت منہ واخرج الامام احمد عن سیدنا عبد اللہ بن عباس واخرج
عبد الرزاق وابن المنذر عن سیدنا علی کلاھما بسند صحیح علی شرط الشیخین
رضی اللہ عنھم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل علی وجہ
الارض سبعۃ مسلمون فصاعدا فلولا ذلک ھلکت الارض ومن علیھا
فانتج من ھذا ان جمیع آباء سید الثقلین : صلی اللہ وسلم علیہ وعلی الہ کلما ذکر وغفل
کانوا ارباب التوحید والاسلام : ما کان فیھم احد من المشرکین اللئام :
لان المنکر ان اقر بان کل جد نبینا الکریم : علیہ اطیب الصلوۃ وازکی التسلیم
کان من جملۃ السبعۃ المذکورین : فی زمانہ فھو المدعی عند ائمۃ الدین
وان انکر وخرص ان احدا کان من غیر السبعۃ المسلمین : لزمہ احد الامرین
وانھما فی غایۃ الشین : لانہ ان قال انہ ما کان خیرا منھم بحکم الشرع الصریح
فھذا باطل لمخالفتہ الحدیث المذکور الصحیح : وان قال انہ کان خیرا ولکنہ
کان من المشرکین : فھذا ایضا باطل باجماع ائمۃ الدین : لان اللہ فاطر
السموات والارضین : قال ولعبد مومن خیر من مشرک فی کتابہ المتین :

الخطاء والصواب وعلی ذلک اتفق اولوا الالباب ولاعبرة بخرص المنکر
اهل الارتیاب **ومنها** ان جمیع اباء الانبیاء الکرام علیهم الصلوة والسلام
کانوا اصحاب التوحید والاسلام وما کان فیهم احد من الکفار اللئام تشریفا
لمقام النبوة وتنظیفا لمرام الفتوة هذا امر متفق علیه ما وصل الانکار الیه
وقد قال الله سبحانه فی کتابه المبین الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین
والمراد من الساجدین ان جمیع اباء نبینا خاتم النبیین صلی الله وسلم علیه
وآله اجمعین کانوا موحدین المصلین کما اخرج ابن سعد والطبرانی وابو نعیم
وغیرهم رضی الله عنهم ای وتقلبک فی اصلاب المصلین من مصلی الی مصلی
حتی اخرجتک نبیا فی هذه الامة فهذه الایة الکریمة وسائر الایات الفخیمة
فی طهارة نسبه العظیمة دالة بالصراحة مُبیّنة بالوضاحة علی ان جمیع
آبائه الکرام ارباب التوحید والاسلام فحینئذ یجب القطع بان والد سیدنا
ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم کان موحدا مومنا بالقلب السلیم فالمراد
بقوله لابیه آزر عمه عند الفهیم علی النهج الوجوبی اللازم القویم هذا هو الصراط
المستقیم ولا عبرة لهذیان المنکر المضل السقیم **ومنها** انه علیه الصلوة
والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام قال لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین
الی ارحام الطاهرات ومضمون هذا الحدیث النفیس قد بلغ حد التواتر
وقد قال الله جل جلاله وعلی العالمین عم نواله انما المشرکون نجس فهذا
یوجب ان احدا من آباء نبینا الکریم علیه اطیب الصلوة والتسلیم ما کان
من المشرکین لان بغیر الایمان لا یمکن ان یکونوا طاهرین فثبت من هذا

موصوف اللہ بالحلیم مثل ذلک الجفاء العظیم مع الاب الحقیقی الشفیق فثبت
ان آزر عمہ علی التحقیق ومنہا انہ لما بعث اللہ الملک العلام ؛ سیدنا موسی
علیہ السلام ؛ الی فرعون امرہ بالرفق التام ؛ فقال فقولا لہ قولا لینا لعلہ
یتذکر او یخشیٰ ؛ وھذا رعایۃ لحق تربیۃ فرعون الطغام ؛ فہاھنا الوالد اولیٰ
منہ بالرفق والاحترام ؛ اے منصفِ حاذق ؛ وے محبِّ صادق جبکہ براہین
قاطعۂ عدیدۂ مذکورہ اور مضامینِ ساطعۂ سدیدۂ مسطورہ سے آشکار ہے ؛
نصوصِ صریحۂ کتاب اللہ اور احادیثِ صحیحۂ رسول اللہ سے یہ مضمون فیض
مشحون متحقق بلا انکار ہے ؛ کہ مراد بطورِ وجوب آیتِ لِاَبِیْہِ آزَرَ سے عمِّ خلیلِ
پروردگار ہے ؛ اور حملِ اب بہ پدرِ حقیقی پر اُس آیت مین خلافِ قرآن و
احادیث عند اولی الاَبْصار ہے ؛ موجب انکارِ کتاب و اخبار وسیلۂ وصال
نکال و وبالِ دار البوار نزد ائمۂ دینِ متینِ کبار ہے ؛ باعثِ ایذائے جنابِ
رسولِ کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم اور واسطۂ حصولِ لعنِ ایزدِ غفار ہے
قال الحافظ جلال الدین قدس اللہ سرہ المبین فی الدرج المنیفہ ؛ فی طہارۃ
الاباء الشریفہ ان آزر ھو عم سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم لا ابوہ و قد
سبق الی ذلک جماعۃ من السلف رضی اللہ عنہم فروینا بالاسانید عن ابن
عباس ومجاھد وابن جریج والسدی رضی اللہ عنہم قالوا لیس آزر ابا ابراہیم
علیہ السلام انما ھو ابن تارخ وقد وقفت علی اثر فی تاریخ ابن المنذر صرح
فیہ بانہ عمہ پس اس تصحیح و تحقیقِ حقیق اور تصریح و توثیقِ انیقِ اربابِ
تنقید و تدقیقِ عمیق اصحابِ تفرید و تصدیقِ رشیق سے منکرِ مضل کو فرار ہے

فثبت ان جمیع آباء نبینا الکریم ؛ علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ؛ کانوا علی ملۃ التوحید و الصراط المستقیم ؛ لیکونوا خیر اھل الارض فی زمانھم القویم ؛ فوجب ان یکون المراد بقول اللہ الجلیل :۔ اذ قال ابراھیم لابیہ آزر عم الخلیل ؛ ومنھا ماروی ائمۃ الامۃ :۔ اصحاب تنقید السنۃ ۔ عن سیدنا عبداللہ بن عباس ؛ علیھم رضوان اللہ ملک الناس ؛ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ؛ ان اللہ قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرھم قسما الی ان قال فانا من السابقین وانا خیر السابقین ؛ فکان والد الخلیل من المقربین ؛ خیر اصحاب الیمین عند رب العالمین ؛ ولایخفی ان آزر کان من المشرکین فوجب ان یکون المراد بما فی التنزیل ؛ لابیہ آزر عم الخلیل ؛ ومنھا ماقال اللہ سبحانہ فی کتابہ تعلیما واتقانا ؛ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ؛ وایضا قال اللہ تبارک وتعالی تادیبا موصوفا ؛ ولا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا معروفا ؛ وھذان النصان من اللہ المکرم ؛ عامان فی حق الاب الکافر والمسلم ؛ فلا تجوز الغلظۃ والجفاء ؛ للولد بالوالدین بلا امتراء وتلک الایۃ دالۃ علی ان سیدنا ابراھیم ؛ علیہ الصلوۃ والتسلیم ؛ شافہ آزر بالعلم علی الازدراء ؛ محمولا علی قرءۃ الضم بالنداء ؛ وحیث شافہ آزر بالایذاء والتوھین ؛ انی اراک وقومک فی ضلال مبین ؛ وھذا من اعظم انواع الجفاء وافخم اصناف الاستخفاف والایذاء ؛ وھذا لایلیق بسیدنا ابراھیم الخلیل ؛ فوجب ان المراد بقولہ لابیہ آزر عمہ عند التنزیل ؛ **ومنھا** ماقال الملک العلام الالہ :۔ ان ابراھیم لحلیم اواہ ؛ فکیف یلیق بسیدنا ابراھیم مع انہ

زینہار ⁂ لاریب وہ اونکا چھاپ ہے بلا انکار ⁂ تو واسطے ردِّ طعن ملحدانِ مذکورین
اون بعض علمانے کہ جن پر معترض تھے اوسوقت وہ مُضلّین ⁂ بلا تأمّل و تفکّر
حسب ظنِ صواب ظاہر کیا چند اجوبہ پُر ارتیاب اور اسطور پر ہین وہ جملہ
چھے جواب ⁂ کہ مثل مشہور ہے عند اولی الالباب ⁂ کہ ازباران فرار ساختہ
خود را در چاہ انداختہ ⁂ یعنے برسات سے بھاگ کر کپڑونکو تری سے بچایا
اور اُسکے ڈر کر کوئے مین گر کر سکو تر بنایا ⁂ تو اُس فرار سے کیا نتیجہ ظہور مین آیا
مگر اُن چھے مین ایک جواب ⁂ لاریب صحیح ہے پر صواب ⁂ اور وہ اجوبہ
اعتراض ملحدین جن زبرِ جہرۂ محققین مین مذکور ہین ⁂ تو اُنہین زبر مین
اوسی جاے تکلفات و سخافات اُن جوابات کے بھی مسطور ہین ⁂ چنانچہ
تحریر و تحبیر اور اسرار التنزیل اور بصائر و درۃ التاویل وغیرہا کتب مین
نگار ہین ⁂ نجم المبین لرجم الشیاطین مین مفصلاً اور اس جا مجملاً آشکار ہین

اعلم واللہ اعلم ان الملحدین بعد زمان التابعین جعلوا طعناً فی کتاب اللہ المتین
فی قولہ اذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناماً آلھۃ انی اراک وقومک فی ضلال مبین ⁂
ھذا النسب خطأ صریح عند المنصفین لان اباہ تارخ لا آزر کما ثبت عند
المحققین من اھل التواریخ والصحابۃ والنسابین فردہ بحسب الزعم بعض
العلماء بھذا التبیین کلہ سخیف لا وجہ واحد متین فقالوا لعل کان لوالد
سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم اسمان آزر اصلیاً وتارخ لقباً او بالعکس
بانہ تارخ اصلیاً وآزر لقباً والثانی ان آزر اسو ذم فی لغتھم اذ معناہ المخطی
فکانہ قیل یا ایھا المخطی فسیدنا ابراھیم علیہ السلام عاب لابیہ بزیغہ وکفرہ

اور احتمالات واہیہ اور ہذیانات لاہیہ اور خرافات غاویہ اور ہفوات ساہیہ سے وہ باقرار ہے ۔ جب کشتیٔ عقل قاضیٔ بیضاوی اور ابن دحیہ و ملا علی القاری اس بحر زخار مین ہکنار ہے ۔ تو کب تشبثات منکر سید المرسلین مونویٔ حبیب رب العالمین تحنثۂ تحریر تفسیر روفی سے استوار ہے ۔ صدق اللہ جل جلالہ و علی العالمین عم نوالہ وکتابہ المصئون ۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۔

لَکَ المَجدُ فِی الکَونَینِ یَا سَیِّدَ الوَرٰی	لَکَ العِزُّ فِی الدَّارَینِ یَا بَالِغَ العُلٰی
وَسُوْدُوکَ لَعَنٌ حَقُّهُم عِندَ رَبِّنَا	بِاَعْدَادِ رَمْلِ البَرِّ مَا رُفِعَتِ السَّمَا
فَلَا یُمکِنُ الاِطفَاءُ بِالفُوہِ نُورُہٗ	وَاِن اَحْرَقَ الحُبَّاتِ مُوذُوۃٌ بِالهَوٰی
عَلَیکَ صَلٰوۃُ اللہِ یَا خَیرَ خَلقِہٖ	عَانَاحَتِ القُمرِیُّ بِالصِّدقِ وَالوَفَا

عَلَی الاٰلِ وَالاَصحَابِ فَاغفِر بِحَقِّہِم
ذُنُوبَ الحُیُوریِّ یَا غَفُورُ تَفَضُّلًا

اے منصف صفی ۔ و محب وفی ۔ اصل مغالطۂ بعض حضرات علما یہ ہے عند اولی الابصار ۔ کہ زمان سابق مین بعض ملحدین نے اسطور طعن کیا قرآن مجید فرقان حمید پر آشکار ۔ کہ والد سیدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ ہین باتفاق اہل تواریخ و نسابین و حضرت صحابۂ کبار ۔ اور آزر عم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہے باجماع حضرات معتمدین اخیار ۔ تو یہ فرمان حضرت فرقان کتاب اللہ المتین ۔ کہ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِیمُ لِاَبِیهِ آزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا آلِهَةً اِنِّی اَرَاکَ وَقَوْمَکَ فِی ضَلَالٍ مُّبِینٍ ۔ خطائے صریح ہے ۔ اور نسب قبیح ہے ۔ کہ آزر انکا والد نہین

انتہی یقول المولف المسکین اناف الله رحیق المحبین ولا ریب فی ان الشمس شمس وان لم یرہا الضریر ۞ ولا یخطر فی قلب المنافق الامثله الشریر ۞ وطہارۃ نسب نبینا کالصباح مستغن عن المصباح ۞ ولکن للخفاش الخناس لیس بالشمس من الانباس

ذو الظالم النحس یہوی من نحوسته	زوال نعمۃ ذی الاقبال والرتب
ان کان لا یبصر الخفاش وقت ضحی	فما الذی لشعاع الشمس فی الریب
وفی الحقیقۃ عمیان نموا اعددا	الیسوا کالانکار نور الشمس فی النسب

وللہ ما افاد فی الفارسی واجاد

شور بختان بآرزو خواہند	مقبلان را زوال نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان	کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

واما قول بعض المسترو حین وھو لیس من حضرات المحدثین وبہ تشبث بعض المضلین بان قولہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات خبر واحد لا یعارض قولہ تعالیٰ واذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناما آلہۃ انی اراک وقومک فی ضلال مبین فباطل عند العلماء المھرۃ المحققین ؛ لان مضمون ذلک الحدیث النفیس الرصین ؛ قد بلغ حد التواتر عند ائمۃ الدین ؛ ولا خفاء فیہ عند الماہر من المنصفین ؛ ولیس المراد بالآیۃ المذکورۃ اباہ الحقیقی باوضح البراھین ؛ کما مر بالادلۃ الساطعۃ والحجج القاطعۃ فی التبیین ؛ نعم یتحقق المعارضۃ بین النصوص من الکتاب والاخبار ؛ کما ھو جلی عند الائمۃ

والثالث انه یحتمل ان آزر کان اسما للصنم ولعل کان والد سیدنا ابراهیم علیه السلام یعبده فیحتمل ان یکون المراد عابد آزر فحذف المضاف واقیم المضاف الیه مقامه ویحتمل انه جعل اسم المحبوب اسما للمحب والرابع ان آزر هو الشیخ الهرم بالخوارزمیة وهو ایضا فارسیة اصلیة فکانه قال لابیه الشیخ الهرم هذا والوجه الثانی علی قول من یقر بجواز اشتمال القران علی الفاظ قلیلة من غیر لغة العرب والخامس ان الیهود والنصاری والمشرکین کانوا فی غایة الحرص علی تکذیب الرسول الکریم علیه اطیب الصلوٰة والتسلیم فلو کان هذا النسب کذبا لما امتنعوا عن تکذیبه وانهم ما کذبوه فعلمنا ان هذا النسب صحیح وان آزر ابوه والسادس ان والد سیدنا ابراهیم علیه السلام کان تارخ وآزر کان عماله والعم یطلق علیه لفظ الاب کما نطق به الفرقان العظیم حکایة عن اولاد یعقوب علیه الصلوٰة والتسلیم انهم قالوا نعبد الٰهک واله آبائک ابراهیم واسماعیل واسحاق ومعلوم بالاتفاق ان سیدنا اسماعیل عم سیدنا یعقوب علیهما السلام وقد اطلقوا علیه لفظ الاب فکذا ههنا هذا هو الحق الحقیق بصدق المآل ÷ وماذا بعد الحق الا الضلال ÷ والوجوه الخمسة المذکورات من الاحتمالات الواهیات لا ریب انها من الاوهام والهفوات ÷ عند ذوی الافهام والدرایات ÷ لا یتشبث بها اصحاب الهدایات ÷ کیف والبراهین القاطعة والمضامین الساطعة من النصوص الجلیة والاخبار السنیة والآثار البهیة اظهر من الشمس علی نصف النهار ÷ علی ان آزر عم سیدنا ابراهیم علیه الصلوٰة والتسلیم لا ابوه الحقیقی عند اولی الابصار

وبحق حبك ما قلبي بمنقلب ۔ الى سواك ولا حبي بمنتقل
ولو سفكت دمي عمدا بلا سبب ۔ لكان اهنا من الاغفاء للمقل
انا الذي ما لقلبي منك من عوض ۔ كلا ولا لي فيك من بدل
من خان عهدك او الوى على بدل ۔ واضيعة العمر بل يا خيبة الامل
من لي سواك اذا ادرجت في كفني ۔ ومن انيسي اذا افردت من خولي
ما لي سوا حسن ظني عند منقلبي ۔ فلا تلمني على المنقوص من عملي
ولي شفيع اذا حان اللقاء غدا ۔ هو المشفع في جرمي وفي زللي
خير الورى نسبا ازكاهم حسبا ۔ اصفاهم عربا في السهل والجبل
اقواهم سببا اوفاهم ادبا ۔ اعلاهم رتبا في العلم والعمل
فبحقه يا الهي جد بمغفرة ۔ على عبيد غدا بالذنب في خجل
واسمح له منك يوما بالمسير الى ۔ جنابه الرحب من قبل انقضا الاجل
وبجاه كل اب النبي محمد ۔ اغفر لنا سائر الزلات والخطل
يا رب شفعه فينا يوم تبعثنا ۔ فنحن من خوفنا في غاية الخجل

يا رب صل عليه كلما طلعت ۔ شمس النهار وما لاحت على الجبل

البصيرة العاشرة الكاملة بعناية الله والطافه الشاملة اے محب صادق و منصف حاذق کتاب البحر المورود فی المواثیق والعهود میں ایسا مسطور ہے اور یہ کتاب سیدی و سندی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی ازبسکہ مشہور ہے کہ اخذ ساداتنا ومشائخنا العهد منا علی ان

اولی الابصار؛ ان لم نرد بآزر عم الخلیل علیہ السلام؛ کما مر عن الشہاب الہیتمی وغیرہ من الاعلام؛ واما حمل الاحادیث اللتی مصرحۃ بالطہارۃ؛ علی عدم السفاح فقط فی نسب نبینا صاحب البشارۃ؛ فہو جلی البطلان والخذلان والخسارۃ لانہ مخالف الکتاب والاخبار؛ ولا یطابق باجماع الائمۃ الکبار؛ لانہم اتفقوا علی ان المراد من الطہارۃ؛ فی تلک الاحادیث المقبولۃ عند اہل البصارۃ؛ طہارۃ التوحید والایمان؛ کما ستعرفہ بعون اللہ الملک المنان؛ وقد قال اللہ انما المشرکون نجس فی کتابہ الفرقان؛ وروی عن ابن عباس علیہما رضوان اللہ القدیر ان اعیانہم نجسۃ کالکلاب والخنازیر؛ واما قول القاضی لو کان الکافر نجس لما تبدلت النجاسۃ بالطہارۃ بسبب الاسلام؛ فہو قیاس فی معارضۃ النص الصریح جلی المرام؛ والتشبث بسائر التاویلات بمثلہ فی ہذہ الآیۃ؛ عدول عن الظاہر بغیر الدلیل الاثیل عند اہل الدرایۃ؛ ومخالف ما نطق بہ الکتاب المبین؛ حیث قال وتقلبک فی الساجدین؛ واللہ یہدی بہ المتقین؛ ولا یضل بہ الا الفاسقین؛ ہذا ملخص ما فی نجوم المبین لرجوم الشیاطین من زبرائمۃ الدین کاسرار التنزیل والتحبیر والزرقانی والجامع الکبیر اللہم اعصمنا من شرور المعاندین والاہواء؛ واحفظنا من غرور الملحدین والاغواء؛ وثبت قلوبنا علی اعتقاد الاصفیاء؛ وزین غیوبنا بوداد نبی الانبیاء؛ وطہرنا من العیوب والاوہام؛ بطہارۃ نسبہ علیہ الصلوۃ والسلام؛ واغفرلنا جمیع الذنوب والآثام؛ بحرمۃ امہاتہ وآبائہ الطاہرین العظام؛ ولا تسئلنا عن اعمالنا یا عالم احوالنا بغیر حسن الظن والرجاء التام؛ شعر

از اولادِ حضراتِ ساداتِ کبار ہے۔ فاطمہ زہرا کا لخت جگر علیؑ مرتضی کا نور الابصار ہے: کیونکہ بطور اعتقادِ پر سدادِ حضراتِ مشائخ دین اور فضلائے متکلمین پائدار ہے: کہ محبت سیدنا علی شیر خدا اور حضرت حسن مجتبیٰ اور شاہزادہ کونین شہید کربلا اور انکی اولادِ امجاد پر صفامین تعالی وکثرت مطلوب پروردگار ہے چنانچہ قرآن شریف فرقانِ منیف مین یہ فرمانِ حصیف ربِ لطیف آشکار ہے: کہ قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ یعنے ظاہر کرائے میرے حبیب شفیع گنہگارون کے طبیب اپنی اُمت عالی ہمت سے یہ فرمانِ پُر انوار: کہ نہین چاہتا مین تم سے تبلیغ رسالت پر اُجرت اے بندگانِ ایزد غفار مگر یہ دلی آرزو ہے میری تمسے دائم لیل و نہار: کہ دل و جان سے اختیار کرو میرے خویشونکی محبت بسیار و بے شمار: اوس محبت سے کسی وقت کسیطور غافل نہو تم زینہار: کیونکہ مطلوب الٰہی اور محبوب سید پناہی مودت اہل بیت ہی نہ تنہا محبت عند اولی الابصار: پس جو شخص از روئے محبت افضل جانے اپنی جد کو غیر سے اے ہوشیار: اور وہ افضلیت مخالف نصوص الٰہیہ نہو زینہار: تو اوس شخص کی مذمت سے سکوت لازم و الزم ہے نزد ائمہ کبار: کیونکہ جس شخص کو اپنے آباؤ اجداد سے شرافت حاصل ہی بلا انکار: تو اونکو وہ لابد افضل ہی جانے غیرون سے بصد اختیار: اور یہ افضلیت اکثر علماؤ فضلا سے ظاہر ہوئی ہے کالشمس علی نصف النہار: چہ جائیکہ بعض افراد شرفا سے یہ افضلیت نہو آشکار: فلہذا یہ امر مشہور ہے نزد علمائے اخیار: کہ عجائب و غرائب سے ہو وہ سُنی از اولادِ حسنین: جو کہے کہ علی مرتضی سے افضل ہین شیخین

لا نسب الذین یقدّمون سیدنا علیاً علی سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما الاّ الذین یسبّون الشیخین لا سیمّا ان کانوا شرفاء من اولاد سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا والذی نعتقد ان التغالی فی محبۃ سیدنا علی والحسنین وذریتہما مطلوب بنص القرآن فی قولہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ والودّ ثبات المحبۃ بدوامہا فنسکت عن سنۃ من قدّم جدّہ فی المحبۃ علی غیرہ مالم یعارض النصوص وذلک لان تعصّب الانسان لاجدادہ الذی حصل لہ بھم الشرف امر واقع فی کثیر من العلماء فضلاً عن احاد الناس من الشرفاء فلھذا قالوا من النوادر شریف سنّی یقدّم سیّدنا ابا بکر علی جدّہ سیدنا علی رضی اللہ عنہما وکان سیّدنا الامام الشافع رضی اللہ عنہ ینشد **شعر**

اِنْ کَانَ رِفْضاً حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ	فَلْیَشْھَدِ الثَّقَلَانِ اِنِّی رَافِضِی

فاعذر یا اخی کل من قامت لہ شبہۃ مالم تھدم شیئاً من اصول الدین کانکار صحبۃ سیّدنا ابی بکر الصدّیق لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او براءۃ سیدتنا عایشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا اے محبِ دیندار و وے منصفِ نیکوکار نوّر اللہُ فکرکَ بانوارہٖ وشرح صدرکَ باسرارہٖ تحریرِ مذکور اور تحبیرِ مسطور سے چند امور آشکار ہین ضمائرِ اربابِ اسرار اور اصحابِ بصائر اونسے حظ بردار ہین ازانجملہ یہ کہ جو شخص معتقدِ افضلیتِ سیّدنا حیدرِ کرار ہی اما دشنامِ شیخین سے وہ ازبسکہ بیزار ہے فضیلتِ چاریارِ کبار کا معتقد بلا انکار ہے تو اوس شخصکو دشنام دینا ازبسکہ ناسزاوار ہی مخالفِ اعتقاد اربابِ سداد اصحاب وداد متقبولانِ پروردگار ہے خصوصاً اگر وہ شخص شریف

تو وہ ہے رفض لاریب نزدِ فحول	نہ ہے رفض کچھ حُبِّ آلِ رسول
جو ہیں خارجی منکرانِ علی	وہ اعدائے حسنین از بس جلی
تو ہے اونکا یہ اعتقادِ جہول	کہ ہے رفض بس حُبِّ آلِ رسول
یہی اعتقادِ وہابی مدام	کہ ہے خارجی وہ نہ اسمیں کلام
وہ ہے منکرِ حُبِّ خیر الانام	تو کب حُبِّ حسنین اسکا مرام

جسے حُبِّ حسنین سے ہی فرار
نُخوری وہ لاریب اہل نار

ثم قال العارف المدوح قدس اللہ سرہ الممنوح و اما من یسب الشیخین او غیرھما من الصحابۃ رضی اللہ عنھم فالواجب علینا تادیبہ و تعلیمہ اسباب محبتھما و نقول لہ لو صحت محبتک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحببت من احبہم من اصحابہ و قدمت من قدمھم و قد سئل سفیان الثوری رضی اللہ عنہ ما منزلۃ سیدنا ابی بکر الصدیق و عمر الفاروق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و منزلۃ غیرھما فقال منزلتھما ما ھما علیہ فی القبر من القرب واللہ اعلم و علمہ احکم انتھی یقول المؤلف المسکین تراب اقدام المحبین: من احب سیدنا ابا بکر فقد اقام الدین: ومن احب سیدنا عمر فقد کتب من الصادقین: ومن احب سیدنا عثمان فقد فاز فوزا بالفتح المبین: ومن احب سیدنا علیا فقد صار من الصدیقین لا یتفق حبھم الا فی قلوب المومنین: ولا یتفرق الا فی قلوب المنافقین: ومن ابغضھم فقد ابغضہ اللہ ابد الآبدین: فسبحان من یخلق ما یشاء و یختار: خلق سیدنا محمدا و اصطفاہ رسولہ المختار: واجتبی سیدنا ابا بکر الصدیق بمزید التصدیق

یعنے سیدنا ابو بکر اور حضرتِ عمر بن الخطاب ؛ علیہم رضوان اللہ ربّ الارباب ؛ اور از انجملہ یہ کہ جب سیدنا الشافعی قطب الاقطاب ؛ ہمام ائمۃ الامہ بغیر الارتیاب ؛ فضائل و شمائل اہلِ بیتِ نبوی سے رطبُ اللسان ہوئے ؛ اور دلائلِ حسنِ خصائلِ آلِ اطہار مصطفوی سے عذبُ البیان ہوئے ؛ تو حسادِ اربابِ فساد نے سطور کیا آشکار ؛ کہ امام شافعی رافضی ہین بلا انکار ؛ تو اون لئام کے اتہام کا جوابِ تام سطور سے آپ نے کیا اظہار ؛ شعر

اِن کانَ رِفضاً حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ	فَلیَشہَدِ الثَّقلانِ اِنّی رافِضی
اگر رفض بس حُبِّ آلِ رسول	تو اُسسے نہین مجکو ہرگز ملول
ادائے شہادت کرین اِنس و جان	بدرگاہِ خلّاق مجپر عیان
کہ ہون رافضی ہین بحُبِّ رسول	بحُبِّ علیؔ و بحُبِّ بتول
بحُبِّ حسن جو کہ ہین مجتبا	بحُبِّ امامِ شہِ کربلا
ہوا جنکے صدقے یہ ارض و سما	سما سے ہوا فوق اونکا سما
مکانسے ہوئے جب وہ در لامکان	تو امکان نہین اونکا ہرگز بیان
اگر حُبِّ حسنین کا رفض نام	تو صدیق ہو رافضی لا کلام
کہ وہ از محبانِ حسنین ہین	وہ حسنین سے قرۃ العین ہین
نہین بلکہ جو شاہِ ثقلین ہین	تو وہ از محبانِ حسنین ہین
تو کب رفض ہو ودِّ آلِ رسول	کہ الّا المودّۃ بقرآن نزول
جو ہے بغضِ صدیق و عادل عمر	وہ ہمدو وزیرانِ خیر البشر
جو ہی بغضِ صدیقۂ نیک دان	کہ مدّاح جنکا خدائے جہان

وحسبی عثمان بن عفان انه ... علیه اعتمادی هو سؤلی ومقصدی

هو الجامع القرآن والقانت الذی ... اذا جن لیل لیس یاوی لمرقد

علی ابنتی المختار ارخی ستوره ... فناهیک من عز ومجد مجدد

ولم یدع ذا النورین الا لانه ... حوی بیته نورین من نور احمد

وان لعثمان بن عفان رتبة ... من المجد تسمو عن سماک وفرقد

وان علیا کان سیف رسوله ... وصاحبه السامی لمجد مشید

وقال رسول الله انی مدینة ... من العلم هو الباب والباب فاقصد

ومن کنت مولاه علی ولیه ... ومولاک فاصدق فی حب مولاک ترشد

وانک منی خالیا من نبوة ... کهارون من موسی وحسبک فاحمد

وکان من الصبیان اول سابق ... الی الدین لم یسبق بطالع مرشد

ومازال صواما منیبا لربه ... علی الحق قواما کثیر التعبد

لقد طلق الدنیا ثلاثا وکلما ... راها وقد جاءت یقول لها ابعدی

وبالحسنین السیدین توسلی ... بجدهما فی الحشر عند تفردی

هما قرتا عین الرسول وسیدا ... شباب الوری فی جنة وتخلد

وقال هما ریحانتای احب من ... احبهما فاصدق فهما الحب تسعد

وکان الحسین الصارم الحازم الذی ... متی یقصر الابطال فی الحرب یشدد

شبیه رسول الله فی الناس والندی ... وخیر شهید ذاق طعم المهند

بمصرعه تبکی العیون وحقها ... فلله من جرم وعظم تودد

فبعدا وسحقا للیزید وشمره ... ومن سار مسری ذلک القصد الردی

والهيبة والوقار و انتفى للصواب عمر بن الخطاب تملأ ذكره وطاب للبادين والحضار وارتضى عثمان لجمع القرآن فجمعه بين اخماس واعشار واختار علی بن ابی طالب لاظهار العجائب والغرائب واشتهره بالحيدر الكرار فهم الذين فی حقهم انزل الله الغفار محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار فسيدنا ابوبكر مؤنسه فی الغار وسيدنا عمر امينه على الاسرار وسيدنا عثمان مخزن حيائه شهيد للدار - وسيدنا على خازن خزائن علمه والانوار - اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وآله الاطهار وعلى جميع اصحابه واحبابه ائمة الابرار ما زجل زاجل بحسن التذكار ولله در ما فی هذه الاشعار

مِنهُم اَبُوبَكرٍ خَلِيفَتُهُ الَّذِي ۔ لَهُ الفَضلُ وَالتَّقدِيمُ فِي كُلِّ مَشهَدِ

وَصَاحِبُهُ فِي الغَارِ اِذ قَالَ لَاتَخَف ۔ فَنَالَ الثَّنَا ذُو العَرشِ اَوثَنی بِمُجِدِ

وَسَدَّ عَلَى المُختَارِ مَخرَجَ حَيَّةٍ ۔ هُنَاكَ بِرِجلٍ مِنهُ فَازَت بِاَسعَدِ

فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ قَبضَ نَبِيِّهِ ۔ وَصَارَ اِلٰى دَارِ النَّعِيمِ المُخَلَّدِ

تَقَدَّمَ فِي نَيلِ الخِلَافَةِ بَعدَهُ ۔ بِاِجمَاعِهِم لَا بِالحُسَامِ المُهَنَّدِ

وَمَا اَشبَهَ الصِّدِّيقَ فِي الفَضلِ مُشبِهٌ ۔ وَلَا اَحصَتُ اَوصَافَهُ بِتَعَدُّدِ

وَيَتبَعُهُ فِي فَضلِهِ عُمَرُ الَّذِي ۔ رَمٰى عَن قِسِيِّ الصِّدقِ قَوسَ مُسَدَّدِ

هُوَ المَرءُ لَم يَترُك لَهُ الحَقُّ صَاحِبًا ۔ وَلَا قَعَدَ الشَّيطَانُ مِنهُ بِمَقعَدِ

وَحَسبُكَ اَنَّ اللّٰهَ وَافَقَ رَايَهُ ۔ لَدٰى يَومِ بَدرٍ اِذ رَاٰى قَتلَ مُزوِيٍ

كَذَا فِي اَذَانٍ وَالحِجَابِ وَجَعلِهِم ۔ مُصَلًّى مَقَامًا لِلخَلِيلِ بِمَسجِدِ

وَمَا اَبغَضَ الفَارُوقَ اِلَّا مُفَارِقٌ ۔ لِدِينِ الهُدٰى ذُو مَذهَبٍ لَم يُسَدَّدِ

ظاہر کرے باقرار پائدار: کہ اذا صان اللہ رب الارباب: جسم نبینا عن قرب الذباب لمخالطتہ القاذورات، فکیف لم یصنہ رب البریات: عن اصلاب المشرکین وارحام المشرکات

إنّ الذي بعث النبيّ محمدًا ... أنجى به الثقلين ممّا تجحف
ولأمّه وأبيه حكمٌ شائعٌ ... أبداه أهل العلم فيما صنّفوا
فأئمّة أجروهما مجرى الذي ... لم يأته خبر الدعاة المسعف
والحكم فيمن لم تجئه دعوة ... أن لا عذاب له بحكمٍ يؤنف
وبسورة الإسراء فيه حجّة ... وبنحو ذا في الذكر آيٌ تعرف
ولبعض أهل الفقه في تعليله ... معنى أرقّ من النسيم وألطف
ونحا الإمام الفخر والرازيّ كذا ... منحى به للسامعين يشنّف
إذ هم على الفطر التي ولدوا ولم ... يظهر عنادٌ منهمو وتخلّف
قالوا الذي خير البريّة أحمد ... كلٌّ على التوحيد إذ يتحنّف
من آدمٍ لأبيه عبد الله ما ... فيهم أخو شركٍ ولا مستنكف
فالمشركون كما بسورة توبةٍ ... نجسٌ وكلّهمو بطهرٍ يوصف
وبسورة الشعراء فيه تقلّب ... في الساجدين فكلّهم متحنّف
هذا كلام الفخر والرازيّ في ... تفسيره هو هبطت عليهم ذرّف
فجزاهما ربّ السماء خير الجزا ... وحباهما دار النعيم بزخرف
ولقد بدا بين في زمان الجاهلي ... ية فرقة دين الهدى وتحنّفوا
زيد بن عمرو وابن نوفل هكذا الـ ... ـصدّيق ما شرك عليه يعكف
قد فسّر السبكي بذاك مقالة ... للأشعريّ وما سواه مزيّف

صَلوٰۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْمُھَیْمِنِ دَائِمًا
عَلَی الْمُصْطَفٰی وَالْآلِ نُوْرِ الْمُحَمَّدِ

قال فی الصواعق عن نبراس العارفین قسقاس الواصلین شیخ الاسلام ابی ذرعۃ الولی العراقی قدس اللہ سرہ الباقی من احب سیدنا علیاً اکثر من محبۃ سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہما لکونہ من ذریتہ او لغیر ذلک من المعانی المتعلقۃ بالامور الدنیویۃ فلا تناقض فی ذلک ولا امتناع فیہ انتہی ملخصاً لبّ لباب فی ھذا الباب یہ کہ جس ذات ستودہ صفات سے جس شخصکو علے الخصوص شرافت حاصل ہو یا اوس ذات مبرور سے شخص مذکور کو خصوصاً کوئی احسان وکرامت واصل ہے تو لاریب وہ ذات ممدوح نزد شخص ممنوح غیرون سے افضل بلا انکار ہے یہ افضلیت اگرچہ جہت مخصوصہ سے آشکار ہے اما اس اعتقاد پر و داوین نہ کہے جائے انکار علماے کبار ہے پس جو ذات حمیدہ صفات از روے نصوص صریحۂ قاطعہ اور احادیث صحیحۂ ساطعہ اور اجماع حضرات صحابۂ کرام اور قیاس حضرات ائمہ اعلام بالاتفاق ہمہ خلائق سے افضل واجل ہے اور از روے عصمت ذاتیہ اور عفت صفاتیہ اور فضائل وخصائص علیہ اور شمائل نفائس جلیہ اور معجزات قاہرہ اور کرامات باہرہ کافۂ انام خواص وعوام سے بالاجماع اجل واکمل ہو تو ہر ایک اہل ایمان صاحب اذعان پر لازم والزم فرض متحتم کہ از روے نسب وحسب اوس ذات سید الکائنات علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیمات کو ہمہ انبیاؤ مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے اشرف والطف انفس والطف تصدیق انیق جنانی اور تحقیق حقیق ایمانی سے جانے بصد اختیار اور یہی اعتقاد پر سداد بصد وداد لسان صدق عنوانسے

بِالذَّوْقِ لَا بِالْعِلْمِ یُدْرِكُ عِلْمُنَا ... سِرٌّ بِمَكْنُونِ الْكِتَابِ مُصَدَّقُ

خَيْرُ الْوَرَا نُورُ الْإِلٰهِ حَبِيبُنَا ... أَنْوَارُهُ فِي هَدْيِهَا تَتَأَلَّقُ

إِنْسَانُ عَيْنِ الْكَوْنِ مَبْلَغُ سِرِّهِ ... قُطْبُ الْكَمَالِ وَغَيْثُهُ مُتَدَفِّقُ

سِرُّ الْوُجُودِ وَنُكْتَةُ الدَّهْرِ الَّذِي ... كُلُّ الْوُجُودِ بِجُودِهِ يَتَعَلَّقُ

يَا سَيِّدَ الْإِرْسَالِ غَيْرَ مُدَافِعٍ ... وَأَجَلَّهُمْ شَرَفًا وَإِنْ هُمْ أَعْنَقُوا

أَرْجُوكَ يَا غَوْثَ الْأَنَامِ فَلَا أَنْدَ ... بِبَابِ إِرْضَادٍ وَفِي يُسْدَّ وَيُغْلَقُ

حَاشَاكَ تَطْرُدُ مَنْ أَتَاكَ مُؤَمِّلًا ... فَلِأَنْتَ لِي مِنِّي أَحَنُّ وَأَرْفَقُ

فَعَلَيْكَ يَا أَسْنَى الْوُجُودِ تَحِيَّةٌ ... مِنْ طِيبِ نَحْيِهَا الْبَسِيطَةُ تَعْبَقُ

وَعَلَى صِحَابِكَ الَّذِينَ تَنَافَسُوا ... رُتَبَ الْكَمَالِ وَمِثْلُهُمْ لَا يَلْحَقُ

أَعْظِمْ بِأَنْصَارِ النَّبِيِّ وَحِزْبِهِ ... وَبِمَنْ أَتَى بِعِبَادَتِهِ يَتَعَلَّقُ

اے منصفِ مقرِّ وے متعسف مفرّ جبکہ ازروے براہین قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ جوکہ آیاتِ الٰہیہ اور احادیثِ نبویہ سے اس کتاب میں نگارش ہیں اور چند کلماتِ زاکیات زبرار باب درایاتِ سے جوکہ اس بصیرتِ عاشرہ میں آشکار ہیں: اسلام ہمہ آبا و امہاتِ سید الکائنات علیہ افضل الصلاۃ والتسلیمات اظہر من الشمس علی نصف النہار ہے: اسی پر اتفاق ائمۂ دینِ متین حضراتِ مفسرین و محدثین بلا انکار ہے: تو کیونکر اسطور ہذیانات و خرافات بکتے ہیں منکرانِ سید المرسلین: صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ وصحابہ الطاہرین: کہ یہ اعتقادِ پرفسادِ فرقہ رافضیہ ہے: نزدِ اربابِ سداد اصحاب رشاد از بسکہ نام رفضیہ ہے: خلاف اعتقاد پروداد اہل سنت وجماعت سنیہ ہی

لما لم تزل عين الرضا منه على	وصدّ بقية فطول عمر احنف
مادت عليه صحبة الهادي فما	في الجاهلية للضلال لم يعرف
فلامه وابوه اجرى سمّه	ودان من الآبات ما لا يوصف
احبى اله العرش نيل فضله	ابويه ثم آمنوا لا تحرفوا
تكفي لسن لا يرتضيه ضمته	اداما ولكن اين من هو منصف
صلى الاله على النبي محمد	ما جدد الدين الحنيف محنف
وعلى صحابته الكرام وآله	ادنى رضاه يدوم لا يتوقف

کیونکہ شرافت وکرامت جناب سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین سے ہمہ عرشیات وفرشیات اولین وآخرین علی قدر مراتب ومآرب بالیقین مشرف ومکرم ہین آشکار ہ وجود وجود رحمۃ للعالمین انعام واکرام شفیع المذنبین سے کوئی فرد افراد مخلوقات کوئی عدد اعداد موجودات بے نصیب نہین زینہار ہ لطف وعنایات بے غایات ذات قدسی صفات حبیب رب البریات ہر آن وزمان مین عمر بجے جمیع انام ہے ہ ہر شان وہر عرفان مین وہی مددگار خواص وعوام ہے۔ کما قال اللہ فی کتابہ المبین: وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فھو رحمۃ التوادی ونعمۃ الغوادی مربی المجسدی والجادی لانہ سر حضرۃ الاحدیۃ برالحضرۃ الاعظمیۃ منہ الفیض علی جمیع الاکوان وبہ دوام الارواح واشباح الاعیان ھو السر الساری فی جمیع العوالم کسریان الروح فی جسد بنی آدم منہ الکل ولہ الکل وھو الکل واللہ کل الکل **شعر**

يا سائلي عن بعض كنه صفاته	كلّ اللسان وكلّ منه المنطق
فاسئلك مقامات الرجال محققا	انّ المحقق شأوه لا يلحق

معتقد ہین روافض بصد احترام ؛ اونکی فرضیت کے ہرگز معتقد نہون معاندین لئام
ورنہ اوس اعتقاد سے وہ بھی روافض ہون نزد فہام ؛ اور حال یہ کہ معاندین
فرضیتِ امورِ مذکورہ کے معتقد ہین علی الدوام ؛ تو وہ بھی موافق اپنے اعتقاد کے
روافض ہوئے نزدِ منصفین کرام ؛ اور حق تو یہ ہے کہ وہ خارجی ہین
منکرانِ حیدرِ کرار ؛ اور منکرانِ سیدنا حسنین وسائر آلِ اطہار ؛ اور
منکرانِ جنابِ مستطابِ حبیبِ پروردگار ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ عددَ
قطراتِ الامطار ؛ اے محبِ حبیبِ کریم ؛ وے معتقد بقلبِ سلیم ؛ جبکہ اسلامِ
ہمہ آبا و اُمہاتِ صاحبِ خلقِ عظیم ؛ علیہ اطیب الصلوۃ وازکی التسلیم ؛ نصوصِ
الٰہیہ اور احادیثِ نبویہ سے آشکار ہے ؛ اور یہی پر اتفاقِ ائمۂ امۂ اربابِ
السنۃ بلا انکار ہے ؛ تو اوس اعتقاد پر سدادِ اہل وداد سے کیونکر اہلِ ایمان
رفض شعار ہے ؛ فرضیتِ صلوۃ وزکوۃ مین بصد توقیر وتسکین آیتِ
اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ سے روافض مستدل ہین ؛ اور اوسی آیت سے
استدلالِ اہلِ سنت وجماعت ہی بالیقین ؛ فرضیتِ صلوۃ وزکوۃ مین علی
الدوام ؛ تو اس استدلال سے اہل سنت پر رفض لازم نہین عند الفہام
نعم ایک ہی آیت سے فریقین کا استدلال ہے ؛ اور یہ اتحادِ استدلال نہ جائے
قیل وقال ہے ؛ ایسے ہی اسلامِ ہمہ آبائے کرام اور اُمہاتِ سیدالانام
علیہ الصلوۃ والسلام مین اتحادِ استدلال ہی ؛ اور یہ اتحاد نہ مذموم نزد علمائے
ذوی الکمال ہی ؛ واما قول القائل بان ابا حیان قال فی البحران الرافضۃ ہم القائلون
ان جمیع آباء النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانوا مومنین مستدلین بقولہ تعالٰی وتقلبك

مخالف قرآن و احادیث سید انس و جان بلا مریہ ہے۔ خذلهم الله انّٰی یؤفکون کُبکِبُوا فِی جَهَنَّمَ وَاَنَّهُمْ جُنُودُ اِبْلِیسَ اَجْمَعُوْنَ۔ وَبِرَبِّ اَخَصِّ الْخَوَاصِ۔ یُفَضِّلُ بِالْاِخْتِصَاصِ اِنَّهُمْ اَخَسُّ مِنَ الْخَنَّاسِ بِاِلْقَاءِ الْوَسْوَاسِ فِی صُدُوْرِ النَّاسِ

جب سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بہ سبب اظہار مناقب آل اطہار منسوب برفض کیا بعض حساد پر عناد نے جیساکہ بالا ہوا نگارش اور آپنے اسطور اسکا جواب باصواب ظاہر کیا بطرز اولی الالباب بلا اطناب۔ شعر

لَوْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ		فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضِیْ	

تو کب یہ مؤلف مسکین طعن حساد و معاندین سے نجات پاوے۔ اور اگر یہ جواب پر صواب زبان عجز بیان پر نہ لاوے۔ تو اہل ارتیاب منکران صحب رب الارباب سے کیا کیا جاوے۔ شعر

لَوْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ صَحْبِ الْاَنْبِیَاءِ		فَلْیَشْهَدِ الْحُسَّادُ اِنِّیْ رَافِضِیْ	

اے محب سعید وے منصف رشید استدلال بالکتاب والاخبار منحصر نہیں روافض پر عند اولی الابصار۔ جو ہر کتاب الہی اور سنت سید نیا ہی سے آشکار ہے۔ اور سپر عمل کرنے میں سنی و رافضی ہر ایک مساوی بلا انکار ہے۔ او ستے نہ سنی پر اسم رافضی صداقت شعار ہے۔ نہ او ستے رافضی پر اطلاق اسم سنی سزاوار ہے۔ اسم سنی و رافضی کا دیگر امور پر مدار ہے۔ اگر نزدیک معاندین و حاسدین طغام۔ محض استدلال بقرآن و احادیث علیہ الصلوۃ والسلام۔ موجب رفض روافض ہے لا کلام۔ تو صلوۃ و زکوۃ و صوم و حج بیت الحرام۔ و غیرہا ملزوم و فرائض اسلام۔ کہ جنکی فرضیت کے

محمد خیر الدین تراب اقدام المحبین قلب للباب فی ھذا الباب ان اعتقادنا واعتقاد سائر اھل السنۃ : من اصحاب الظواھر والبواطن ائمۃ الامۃ بالنص الحقیق والتحقیق الانیق والتوفیق الرفیق بغیر المریۃ ـ ان جمیع آباء نبینا وامھاتہ علیہ الصلوۃ والتحیۃ ـ من سیدنا آدم وحوا علیھما السلام : کانوا سالکین مسالک التوحید والتجرید والتفرید علی الدوام : طھر اللہ نسب حبیبہ تعظیماً لشانہ : وحفظ جمیع آبائہ تتمیماً لبرھانہ ـ وجعل کل اصلہ من الاصول خیر اھل زمانہ ـ ھذا اعتقاد کل فحل من الفحول باوثق اثباتہ فھو انفس الانساء نسباً واخص الاصفیاء حسباً نصوص قرآنہ اللھم بحق حبیبک الاطھر الاطیب ذی المراتب الفاخرۃ : طھرنا من دنس الذنوب فی الدنیا والآخرۃ ـ وبجاہ آلہ الاطھار المنتجبین ـ وبحرمۃ صحابہ الاخیار المنتجبین ـ واحفظنا من حب الاغیار لیسیل الاسرار علی الدوام ـ وارزقنا الصلاح والفلاح فلاح لنا جمیع المرام **شعر**

طلعت لنا باللہ منہ بدور
من نور احمد نسمۃ صبا ؤھا
وبہ بدا ذاک النور حساً نفاً
محمد ما خیر البریۃ نسبہ
فربنا بحر العالمین محمد
لاحت لنا انوارہ فرمانا
یا المصطفی المختار قاملنا الرضی
اللہ فضلہ علی کل الوری

ابداً علی قطب السعود تدور
وبھاؤھا حتی الیک النور
یوم القیامۃ والانام حضور
یوم النشور لواؤہ منشور
وجری بوفق مرادنا مقدور
نور وانس دائم وسرور
بین الانام فسعینا مشکور
فھو الحبیب وفضلہ مشھور

فی الساجدین و بقوله علیه الصلوة والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی
ارحام الطاهرات انتهی فساقط عن عین الاعتبار مردود عند اولی الابصار
لان اجماع ائمتنا الاخیار مستدلین بالکتاب والاخبار علی ان جمیع آباء
نبینا المختار مومنون بالله الغفار صلی علیه الطیبون الابرار وسلم عدد قطرات
الامطار بنفی حصر اعتقاد الشیعة المسطور ولا بصرنا استدلالهم فیه بالکتاب
والخبر المبرور وقد شدد الحافظ الشهاب الهیتمی المغفور انکارا علی قول القائل لعاطل
المذکور حیث قال وقول بعضهم نقل ابو حیان الی آخره سوء تصرف منه لانه
اعنی ناقل هذا الکلام عن ابی حیان لو کان له ادنی مسکة من علم او فهم لتعقب قوله
ان الرافضة هم القائلون بذلک وقال له هذا الحصر باطل منک انها الغوی البعید
عن مدارک الاصول والفروع کیف والائمة الاشاعرة والماتریدیة رض قد اتفقوا
علی ما مر به التصریح فی نجاة جمیع آبائه علیه الصلوة والسلام وکونهم اهل الجنان
بفضل الله العلام فلو کنت ذا المام بذلک لما حصرت نقله عن الرافضة ولا بقیت
انهم المستدلون بالایة والحدیث والعلامة الماوردی والفخر الرازی والغیث المطیر
ابن النقیب البحر وغیرهم من اکابر اهل السنة والجماعة المرضیة استدلوا علی
اسلام جمیع آبائه علیه الصلوة والتحیة بالکتاب والسنة السنیة ونقلوا ذلک عن السلف
الصادقین رضی الله عنهم اجمعین فلذلک ایها الناقل عن ابی حیان سکت
عن ذلک ووقیت عرضه وعرضک من رشق سهام الصواب فیهما هذا ملخص
ما فی نجوم المبین لرجم الشیاطین من درج الدرة الشریفة والدرج المنیفة
ومنهل الصفا فی خصائص المصطفی علیه الصلوة والثنا یقول العبد المسکین

وَتُحْظَى بِالشَّفَاعَةِ يَوْمَ تُجْفَى — وَمَا لَكَ مِنْ مُقِيلٍ أَوْ مُنِيلٍ
فَأَكْبِرْ أَوْ أَقِلْ فَأَنْتَ تُجْزَى — بِذَلِكَ مِنْ كَثِيرٍ أَوْ قَلِيلٍ
فَصَلِّ عَلَيْهِ تُجْزَ جَزَاءَ ضِعْفٍ — وَتُجْزَ مُضَاعَفًا لِلْأَجْرِ الْجَزِيلِ
وَأَوْلَى النَّاسِ أَكْثَرُهُمْ صَلَاةً — عَلَيْهِ بِهِ وَأَحْرَى بِالْقَبُولِ
وَصَلِّ عَلَى حَبِيبٍ حَازَ فَضْلًا — مَكَى شَتَا وَالْكَلَامُ مَعَ الْجَلِيلِ
فَآتَاهُ الْوَسِيلَةَ مُسْتَجِيبًا — وَبَلَّغَهُ بِهَا بِهِ كُلَّ سُولٍ
وَأَزْلَفَهُ وَشَفَّعَهُ لِيَأْوِي — إِلَيْهِ النَّاسُ فِي ظِلٍّ ظَلِيلٍ
وَشَرَّفَهُ وَلَمْ يَبْرَحْ شَرِيفًا — فَيَجْمَعُ جُمْلَةَ الْمَجْدِ الْأَثِيلِ
وَزَادَ مُحِبَّهُ شَرَفًا وَفَخْرًا — بِتَفْضِيلٍ وَتَنْوِيلٍ أَصِيلٍ
وَزَادَ عُلَاهُ مِنْهُ بِطُولِ عُمْرٍ — فَصَيَّ مِنْ مَوَاهِبِهِ طَوِيلٍ
وَأَوْرِدْنَا عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَفْدًا — لِنَرْوِيَ بِالرَّوِيِّ مِنْ سَلْسَبِيلٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ۔ وَعَلَى آبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ الْوَاصِلِينَ إِلَيْهِ عَدَدَ حَرَكَاتِ الْقُرْآنِ وَحُرُوفِهِ ۔ وَابْتِدَاءِ آيَاتِهِ وَوُقُوفِهِ ۔ وَعَدَدَ غَامِضِهِ وَمَعْرُوفِهِ ۔ وَعَدَدَ غَرِيبِهِ وَمَأْلُوفِهِ ۔ وَعَدَدَ مَوْجُودِهِ وَمَحْذُوفِهِ ۔ وَعَدَدَ مَسْتُورِهِ وَمَكْشُوفِهِ ۔ وَعَدَدَ مَحْجُوبِهِ وَمَظْرُوفِهِ ۔ صَلَاةً نُنَجِّنَا بِهَا نَوَائِبَ الدَّهْرِ وَصُرُوفِهِ ۔ وَتَسْلِيمًا تُسَلِّمُنَا بِهِ عَنِ الصَّلِيعَاءِ وَصُنُوفِهِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

دعائے حصول سداد برائے منکران اہل وداد

خدایا ہمہ منکران رسول — نباشند زنہار از حق ملول

بالقرب [illegible] صحبه وعظم نوره — سماء بهجة نوره تاجور

خير النبيين الكرام نبينا — يا النور في العرش اسمه مسطور

يا صبا حيي نداء صب مغرم — قلبي بحب المصطفى معمور

إن لم أزر بالجسم قبر المصطفى — فالقلب من بعد المزار يزور

نيران قلبي بالبعاد توقدت — ومدامعي خدي بها ممطور

فمن الفراق تحدم نيران لها — لهب ومن فيض الدموع بحور

فمتى أفوز بيومه في طيبة — والقلب مني فارح مسرور

إن جاد دهري بالوصول لطيبة — بعد المطال فذنبه مغفور

هي جنة من حلها نال المنى — وسماؤه [illegible] وصحا تحته الحور

حتى النسيم إذا سرى من نحوها — يصبو إليه المسك والكافور

قال الله جل جلاله وعلى العالمين عم نواله بسم الله القديم بسما الجليل وتفخيما لذكره الاصيل وتعظيما ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما إن الله وملئكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ۝ شعر

ألا إن الصلوة على الرسول — شفاء للقلوب من الغليل

فصل عليه إن الله صلى — عليه ولا تكونن بالبخيل

وصل عليه قد صلت عليه — ملائكة السماء بجبرئيل

ألا إن الصلوة عليه نور — لدى الظلمات في يوم الهول

وتقبل لمرات خفيف — وتخفيف من الوزر الثقيل

إذا صليت صلى الله عشرا — بواحدة عليك على الرسول

بصدیق و فاروق و عثمان علی
که این عنصرِ حُبّ ایمان جلی

ز توفیق و توثیقِ تصدیقِ تام
عطا کن بران منکرانِ لئام

که از حُبّ آبائے خیر الانام
که آنجمله اربابِ دار السّلام

مُوَفَّق مُصَدِّق بجان و جَنان
بإقرار باشند از مومنان

بتقدیسِ نَسَبِ شهِ مُرسَلین
ز انجاس باشند از طاهرین

ازین دَه بصائر بدِه اے کریم
همه منکرا از عطائے فخیم

که عشره حواسِ خفی و جلی
مُبَشَّر به بُشرائے حُبِّ علی

شود هر یکے حق شناس و بصیر
مُنَوَّر بنورِ سراجِ مُنیر

نباشد بحُبِّ همه پنج ذات
بدیدن شنیدن بجمله صفات

خطا و فتورے گہے زینهار
که از حق نباشد یکے را فرار

همین وِردِ عشره بحبّ دلی
که صدیق و فاروق و عثمان علی

حَسَن هم حسین و بتولِ رسول
بلا حُبِّ ایشان نه ایمان قبول

که حُبّ همه شرطِ حُبِّ رسول
برین مُتّفق جمله اهلِ وصول

و دادِ حبیبی شهِ مُرسلان
همین شرطِ حُبِّ خدائے جهان

هویدا و پیدا شده زین کلام
که حبِّ همه حُبِّ ربّ الانام

ز عشره بصائر بعشره نصیب
شود حُبِّ عشره طفیلِ حبیب

ازین عشرهٔ کامله بس مُبین
کمالِ محبّت بصدق و یقین

خیوری ازین اعتقادِ سداد
شده از تو راضی شفیع العباد

بتحقیقِ ایمان و اسلام تام — بتوثیقِ عرفانِ خیر الانام

بکن جملہ را فائزین بالمرام — ز فوزاً عظیماً بصد احترام

کہ تسبیح و تقدیس و توحیدِ ذات — بہ تطہیر و تنفیسِ جملہ صفات

ہمین وصفِ ایمان نہ چیزے دگر — ہمین جملہ قرآن و جملہ خبر

خدا ذات واحد ز جملہ صفات — ز اوصاف موصوف آن پاک ذات

بہ تقدیس ذات و صفاتِ خدا — مساوی بایمان بلا امترا

ہمین اعتقادِ امامانِ دین — ز اسلاف و اخلافِ اہلِ یقین

ازین اعتقادِ سداد و وداد — ہویدا شدہ پیشِ اہلِ رشاد

کہ تنزیہِ خیر الورا لاکلام — ز جملہ عیوب و نقائص مدام

یقیناً شدہ شرطِ ایمان ضرور — نہ مشروط بے شرط یا بد ظہور

ہمین شرط معدوم در منکرین — لہذا نباشند از مومنین

کہ نورِ الٰہی شفیعُ الورا — ظہورِ خدائی شہِ دوسرا

ز جملہ نقائص منزّہ مدام — مقدّس بہ تقدیسِ ربّ الانام

ولے مصطفا پیشِ اہلِ ضلال — نہ موصوف با وصفِ جملہ کمال

شرافت کہ باشد ز آبائے طین — نجابت کہ باشد ز آبائے دین

نہ قائل بآن منکرانِ لئام — برائے حبیبی شفیعُ الانام

کہ گویند آنہا بخبثِ لعین — کہ آبائے خیر الورا مشرکین

نہ از شرم دارند ہرگز نصیب — ندارند آنہا ز حبِّ حبیب

خدایا طفیلِ شہِ مرسلین — طفیلِ ہمہ آلِ اقطابِ دین

اونکا دشمن خاسر و مخذول ہو
آرزوئے شر سے معزول ہو

خواہش قلبی جو در قلب لعین
منقلب از بہر خیر المرسلین

بھی نصوص الدین جملہ ملحدین
منکران رحمۃ للعالمین

از حسد چون سوختہ دنیا مین وہ
آتش حسّاد سے ہین زشت خو

ہمچنان وہ منکران حاسدین
سوختہ نار حسد مین یوم دین

جب رضا جوئے حبیبی کردگار
پھر نُخیوری کو نہین غم زینہار

جسکے وہ غمخوار ہین دلدار ہین
اوسکے سب غمخوار دائم زار ہین

کر بیان وہ جو یہان منظور ہے
چھوڑ حاسد کو وہ خود مقہور ہے

جو بزرگان ائمہ پر صفا
دلسے ہین وہ عاشقان مصطفا

جست جوئے عیب سے محفوظ ہین
عین حق سے دائما ملحوظ ہین

پس اگر دیکھین وہ طرز اختلاف
ان عقائد مین جو ہین یہ پر صاف

غور فرماوین وہان ترجیح مین
خوب دیکھین قوت تصحیح مین

شرط ہے انصاف نزد منصفین
ورنہ عین اعتساف حاسدین

حق سے ہے مردود وہ از اہل نار
کیونکہ ہے وہ معترض بر کردگار

قسمت ایزد یہ دل سے نا رضا
خواہش دل اوسکی تبدیل قضا

شر حاسد سے رکھے محفوظ رب
وہ جلے نار حسد مین بے ادب

اے عزیز و پر تمیز و باصفا
تمسے راضی در دو عالم مصطفا

یہ نخیوری درد دوری پر صبور
بر حضور سید سروری ہی شکور

معذرت مؤلف مسکین اَنَاقَہُ اللہ رحیق المحبّین

عُذر کیا ور کار نزدِ مُنصفین — بس ہے معذور مسکینِ حزین

نزدِ مُنصف ہی خیوری خیرِ دین — شرّ دین مشہور نزدِ مُنکرین

بحرِ خیر و شرّ بس زخّار ہے — کشتیٔ فضلِ خدا درکار ہے

دیکھیے ربّ الورا روزِ شمار — کس مُسمّیٰ سے کرے وہ آشکار

گر ندا ہو روزِ محشر اے امین — تم خیوری یا محمد خیرِ دین

تب تو راضی ہوں شفیعُ المذنبین — بھی تمامی اہلِ حق جو مُنصفین

شرِّ دین سے گر کریں اوسکو ندا — تب تو راضی ہو لعینِ پُرجفا

نائبِ دجّالِ اَبدالِ رجیم — جو وہابی مُنکرِ اہلِ نعیم

اوس ندا سے بھی وہ سب مسرور ہوں — درحقیقت گرچہ وہ مقہور ہوں

نصِّ قرآن و اَحادیثِ رسول — اسطرح ناطق وہ ہیں پیشِ فحول

حق رضا جوئے شفیع المرسلین — دائما در حقِ جملہ مُذنبین

نیز در جملہ حوائج لاکلام — حق رضا جوئے نبیِ خیر الانام

ہیں وہ محبوبِ الٰہ العالمین — رحمتِ عامہ شفیعِ یومِ دین

اور یہ بھی ہے محقق لاکلام — اِسّے ماہر بالیقین ہر خاص و عام

جو رضا محبوب کی محبوب ہے — بس وہی مطلوب ہے مرغوب ہے

جو رضا مغضوب کی مغضوب ہے — کیونکہ وہ معیوب نامطلوب ہے

پس یقین ہمکو یہی حق الیقین — روزِ محشر میں وہ ربّ العالمین

ہی رضا جوئے شفیع المذنبین — تاکہ ہوں مسرور خیر المرسلین

حضرتِ شاعر نہ شعرا سے شمار | شعر اوسکا ہیچو گل ہے خار دار
ہے یہ ضرب المثل نزدِ ہوشیار | خاطرِ گل کن تحمّلِ جورِ خار
گل کو لے تو خار سے اے گلعذار | گرچہ ہی آغوشِ گل بر دوشِ خار
بلبلِ شیدا کا ہی اوس گل سے کار | خار سے کیا کار عاشق جان نثار
یہ عقائد مثلِ گل در باغِ دین | خارِ اشعارِ خیوری بالیقین
طالبانِ این عقائد عندلیب | اپنے مقصد پر فدا وہ اے لبیب
ان عقائد پر وہ شیدا جان نثار | کیون ترنّم گو نہون لیل و نہار
خار کب دیکھین کہ جب وہ منصفین | عاشقانِ رحمۃ للعالمین
خار کیا بل نارا و نیر لاکلام | بردِ سالم ورد و عالم ہے مدام
ثمرۂ اعمال نیّت پر تقسیم | نیّتِ بندہ سے ماہر وہ علیم
روح نیّت جملہ اعمالِ بدن | چون بدن زندہ ز نیّت ای فطن
یا الٰہی روحِ ما باشد سلیم | از طفیلِ صاحبِ خلقِ عظیم
اے خدائے خالقِ ہر نور و نار | اے فدائے لطفِ تو جملہ کبار
از طفیلِ سرِّ ذاتِ احدیت | واز طفیلِ بہرِ ذاتِ صمدیت
دیدِ احمد سے منوّر ہو جنان ؐ | جبکہ ہو اس جسم سے پروازِ جان
اس لسان سے ہو یہی عذب البیان | یا حبیبی انت ربی للجنان

یہ خیوری از حضوری فیضیاب
نارِ دوری سے نہو اوسیر عذاب

درِّ صلواتِ خدا بر تو نثار | بر ہمہ آلِ تو و اصحابِ کبار